﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد23

جمعۃ المبارک05فروری 2016ء

06ربیع الثانی 1437 ہجری قمری ❁ 05تبلیغ 1395 ہجری شمسی

شمارہ06

دعا اور صدقہ

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اپنے مریضوں کا علاج صدقہ وخیرات سے کرو اور بلاؤں کے طوفان کا دعا اور تضرّع سے مقابلہ کرو‘‘۔

(الترغیب و الترھیب کتاب الصدقات باب الترغیب فی اداء الزکوٰۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

ہمارا یہ زمانہ ہر بدعت، شرک اور ضلالت کا طوفانی زمانہ ہے۔ مجھے تلوار دے کر نہیں بھیجا گیا لیکن بایں ہمہ مجھے ایک عظیم جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ جنگ عظیم کیا ہے؟ اُس جنگ کا ہتھیار لوہے کا قلم ہے۔ نہ کہ شمشیر وسنان۔ اگر اللہ کا یہ اِرادہ ہوتا کہ تم کفّار سے برسرِ پیکار ہو تو لازماً وہ تمہیں اُن سے کہیں بڑھ کر دیتا اور تم ہر اس شخص پر غالب آجاتے جو تمہارے سامنے آتا اور تمہارا مقابلہ کرتا۔ تم دیکھتے ہو کہ حکمت الٰہی سے تمام فنونِ حرب کافروں کو دے دیئے گئے ہیں۔

’’کیا عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے جبکہ قرآن نے انہیں روکا ہوا ہے۔ جو تم گمان کرتے ہو وہ عقل سے دور بہت ہی دور ہے۔ قرآن کی قید آہنی قید سے زیادہ سخت ہے۔ پس ہلاکت ہو اُن اندھوں پر جو اللہ کی کتاب پر غور نہیں کرتے اور نہ ہی عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ کاش وہ جانتے کہ (عیسیٰؑ) کی موت اِن (مسلمانوں) کے اور ان کے دین کے لئے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰؑ کے بعد ساتویں صدی میں تمہارے پاس تشریف لائے۔ اور مَیں تمہارے پاس اُس صدی میں آیا ہوں جو اس (سات) کا دوگنا (یعنی چودھویں صدی) ہے۔ یقیناً اس میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لئے بڑی بشارت ہے۔ پس جان لو کہ اللہ نے جب سب سے بڑا حَکَم (یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو عیسیٰؑ کے بعد ساتویں صدی میں مبعوث فرمایا تو اس میں تمہارے لئے کیا بعید از عقل بات ہے کہ وہ اس سے دوگنی مدت میں (چودھویں صدی میں) اس حَکَم کو اس فساد کی اصلاح کے لئے بھیج دے جو مخلوق میں پھیل گیا ہے۔ اس لئے اے عقلمند و غور وفکر کرو۔ تم جانتے ہو کہ اس زمانے کا فساد مسلم اور غیر مسلم تمام اُمتوں میں پھیلا ہوا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور وہ (فساد) اُس فساد سے کہیں بڑھ کر ہے جو اُن نصاریٰ میں ظاہر ہوا جو کہ ہمارے نبی مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے گمراہ ہوئے تھے۔ بلکہ تم آج ان کو پہلے سے کہیں بڑھ کر گمراہ اور خبیث پاؤ گے۔ یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ہمارا یہ زمانہ ہر بدعت، شرک اور ضلالت کا طوفانی زمانہ ہے۔ مجھے تلوار دے کر نہیں بھیجا گیا لیکن بایں ہمہ مجھے ایک عظیم جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ جنگ عظیم کیا ہے؟ اُس جنگ کا ہتھیار لوہے کا قلم ہے۔ نہ کہ شمشیر وسنان۔ ہم اسی ہتھیار سے لیس ہو کر دشمن کا سامنا کرنے آئے ہیں۔ اس لئے تم اُس کا انکار مت کرو جو صاحب جبروت اور بزرگ و برتر اللہ کی طرف سے عین وقت پر تمہارے پاس آیا ہے۔ کیا مَیں نے اللہ پر افترا باندھا ہے اور افترا کرنے والا ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔

کیا تم کفّار سے جہاد نہ کرنے اور اُنہیں تیغِ بُرّاں سے قتل نہ کرنے پر مجھے ملامت کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم وقت (کے تقاضے) کو نہیں سمجھتے اور بہکی بہکی باتیں کرنے والے کی طرح باتیں کرتے ہو۔ مزید برآں تم اللہ کے نزدیک اول درجہ کے کافر ہو، تم نے کتاب اللہ کو ترک کر دیا اور دوسری راہیں اختیار کر لیں۔ پس اے لڑنے مرنے پر راضی ہونے والو! اگر تمہارے خیال کے مطابق جہاد واجب ہے تو پھر خود تم قتل کئے جانے کے زیادہ مستحق ہو اس لئے کہ تم نے اللہ کے نبی کی نافرمانی کی اور تمہارے پاس اللہ کی کتابِ مبین سے کوئی دلیل موجود نہیں۔ اے پرستارانِ ہوس! تمہارے پاس دین کی کونسی چیز باقی رہ گئی ہے اور تم نے دنیا اور اس کے بڑے مردار سے کیا چیز چھوڑی ہے۔ حکّام کا قرب حاصل کرنے کے لئے تم ہر حیلہ اختیار کرتے ہو اور اپنے اُس مالک خدا کو بھول گئے ہو جس نے زمین اور بلند وبالا آسمان پیدا کئے۔ تم حضرتِ احدیت کی خوشنودی کے قریب بھی کیسے پھٹک سکتے ہو جبکہ تم نے اس دنیوی زندگی کو دین پر مقدم کیا ہوا ہے اور تمہارے اندر اسلامی شعائر کی ظاہری شکل کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ اور تم نے اللہ کے اوامر و نواہی کو بالکل بھلا دیا ہے اور خود اپنے ہاتھوں سے اسلام اور دینِ حنیف کی عمارت کو گرا دیا ہے۔ کیونکہ تم نے مسکینی، گوشہ نشینی اور عاجزی کے طریقوں کو چھوڑ دیا اور تم نے لوگوں میں شرف حاصل کرنے کا قصد کیا اور تم نے اس دنیا کا زہر کھایا اور حرص وہوا، رِیا اور نخوت کی طرف مائل ہوئے اور بادشاہوں کا قرب اور ان سے درجات و مراتب حاصل کرنے میں تم مسرت پاتے ہو۔ اور تم نے یہودیوں کی عادات میں سے کوئی عادت باقی نہ چھوڑی۔ اور تم نے ان کا انجام دیکھ لیا ہے۔ اے اہلِ دانش! کیا تم ایسی پاکدامنی کے ساتھ کفّار سے لڑو گے؟ تم خوش مت ہو یقیناً اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔

اگر اللہ کا یہ اِرادہ ہوتا کہ تم کفّار سے برسرِ پیکار ہو تو لازماً وہ تمہیں اُن سے کہیں بڑھ کر دیتا اور تم ہر اس شخص پر غالب آجاتے جو تمہارے سامنے آتا اور تمہارا مقابلہ کرتا۔ تم دیکھتے ہو کہ حکمت الٰہی سے تمام فنونِ حرب کافروں کو دے دیئے گئے ہیں اور وہ اس وجہ سے بحر و برّ کے میدانِ کارزار میں تم پر فوقیت رکھتے ہیں اور اُن کی نگاہوں میں تم محض ذرّہ کی طرح ہو۔ سو یہ تمہارے بس میں نہیں کہ تم اُس چیز کو جسے اللہ نے کھول دیا ہے بند کر سکو اور جسے اس نے بند کر دیا ہے اُسے کھول سکو۔ پس تم اللہ کی رحمت میں اُس کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ۔ اور تم اُس شخص کی طرح مت بنو جس نے اپنے ربّ کو ناراض کیا اور غُصّہ دلایا۔ اور نہ اس شخص کی طرح بنو جس نے اللہ سے جنگ کی اور اُس کی نافرمانی کی۔ اور تم ایسے مسیح کا انتظار نہ کرو جو آسمان سے نازل ہو گا اور مخلوق کا خون بہائے گا اور تمہیں مختلف فتوحات سے حاصل کردہ غنیمتیں عطا کرے گا۔ کیا تم ان لوگوں سے مشابہت اختیار کرتے ہو جو تم سے پہلے اسی قسم کے خیالات میں مبتلا ہوئے۔ مومن کا خُلق تو یہ ہے کہ وہ دوسروں سے عبرت حاصل کرے اور جو دیکھے اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور اُس بیابان میں نہ گھسے جس میں کوئی دوسرا ہلاک ہو چکا ہو۔ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ اللہ نے اس زمانے میں جس کا انتظار کیا جا رہا تھا تمہی میں سے تمہارا مسیح بھیجا اور تم گڑھے کے کنارے کھڑے تھے تو اللہ نے تمہیں اس گڑھے سے نجات دینا چاہی اور اپنے احسان عظیم سے تمہیں تھام لیا۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ کس طرح نشانیاں نازل ہوئیں اور علامات جمع کر دی گئیں۔ کیا تمہاری آنکھیں اللہ کے نشانات کو حقیر سمجھتی ہیں یا تم حق کے آجانے پر اُس سے بے رُخی برت رہے ہو۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک تنبیہ کرنے والا آ گیا اور تم نے اُس کا انکار کر دیا اور اپنے بزرگ و برتر خدا کا شکر ادا نہ کیا اور تم اللہ کے دلائل پر ایمان نہ لائے۔ اور اسی طرح اللہ نے اُن لوگوں کے دلوں میں یہی روش جاری کر دی جنہوں نے بدبختی کو اختیار کیا۔ تمہاری رائے آنے والے امام کے متعلق بھٹک گئی اور تم نے خیال کیا کہ وہ یہود میں سے ہو گا اور یہ یقین نہ کیا کہ وہ تمہیں میں سے ہو گا۔ اسی نابینائی نے تمہیں ہلاک کیا اور اِسی طرح تم سے پہلے گروہ ہلاک ہوئے۔ ان کی خبریں تمہارے پاس آئیں لیکن تم نے انہیں بھلا دیا اور تم انہیں کی راہ پر چل نکلے تا کہ تمہارے بارے میں ہمارے ربّ کی بات اُن لوگوں کی مانند جو گزر گئے پوری ہو۔ جب بھی ہدایت اُن کے پاس ایک نئے انداز سے آئی تو لوگوں کے لئے اس پر ایمان لانے میں کوئی امر مانع نہ ہوا سوائے اس کے کہ اُنہوں نے یہ کہا کہ جو باتیں ہمارے پہلوں (آباء واجداد) کی طرف سے ہم تک پہنچی ہیں وہ ساری کی ساری باتیں ہم اِس شخص میں نہیں پاتے۔ اِس لئے ہم صرف اُسی شخص پر ایمان لائیں گے جو اُن خبروں کے مطابق آئے گا جو ہمیں دی گئیں اور ہم نئی باتیں کرنے والوں کی پیروی نہیں کریں گے۔ اگلوں پچھلوں کی یہی عادت رہی ہے۔ کیا ان لوگوں نے ایک دوسرے کو ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے کی وصیّت کر رکھی ہے؟ نہیں بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رسولوں پر ایمان نہیں لاتے۔ (تذکرۃ الشہادتین، عربی حصّہ کا اردو ترجمہ۔ صفحہ 17 تا 22)

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے

عورتیں چونکہ بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور ان کی ابتدائی تعلیم وتربیت کرتی ہیں اس لئے انہیں خود بھی نمازوں کا اہتمام کرنا چاہئے

بچوں کو بھی چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بچوں کو پہلے سادہ نماز سکھائیں پھر ترجمہ سکھائیں اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی کی نصیحت اور نگرانی کرتی رہیں کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے جن کو نماز کی عادت پڑتی جاتی ہے وہ باقی نیک نصائح کو بھی آسانی سے مان لیتے ہیں اور ان کی تربیت اور اصلاح زیادہ بہتر طور پر ہوسکتی ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت، اکتوبر 2015ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن

20-09-15

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مَیں اس موقعہ پر آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّٰرِیٰت:57) یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور عبادات میں نماز سب سے اہم عبادت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز کی اہمیت اور افادیت کو بار بار مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آپ نے ایسے لوگوں کو جو مسجد سے چمٹے رہتے ہیں جنت میں خدا تعالیٰ کے سایہ میں جگہ پانے کی بشارت دی ہے۔ اور وہ لوگ جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں انذار بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلَاتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ یعنی بندے سے قیامت کے دن اس کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر اس کی نمازیں ٹھیک ہیں تو وہ کامیاب وکامران ہوگیا اور اگر ان میں خرابی ہے تو وہ ناکام ونامراد ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ بھی یہی بتاتا ہے کہ آپ نے ہر حالت میں نمازوں کا خاص اہتمام فرمایا۔ آپ نے حالتِ قیام میں بھی نمازوں کی پابندی کی اور سفروں میں بھی۔ صحت کی حالت میں بھی نمازیں پڑھیں اور بیماری میں بھی۔ امن کی حالت میں بھی نمازوں کا التزام کیا اور جنگ اور خوف کی حالت میں بھی نماز سے غافل نہیں ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نماز کو خوب سنوار کر پڑھنا چاہیے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گذرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لیے اکمل اَتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔ (ملفوظات، جلد 8 صفحہ 310)

پس نماز اسلام کا بنیادی حکم ہے۔ یہ انسان کو صراطِ مستقیم پر چلاتی ہے۔ برائیوں اور فحش باتوں سے بچاتی ہے۔ روحانیت میں بڑھاتی اور اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کا ہر احمدی کو خاص خیال رکھنا چاہئے۔ عورتیں چونکہ بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور ان کی ابتدائی تعلیم وتربیت کرتی ہیں اس لئے انہیں خود بھی نمازوں کا اہتمام کرنا چاہئے اور بچوں کو بھی چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بچوں کو پہلے سادہ نماز سکھائیں۔ پھر ترجمہ سکھائیں اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی کی نصیحت اور نگرانی کرتی رہیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے جن کو نماز کی عادت پڑتی جاتی ہے وہ باقی نیک نصائح کو بھی آسانی سے مان لیتے ہیں اور ان کی تربیت اور اصلاح زیادہ بہتر طور پر ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق دے اور دین ودنیا کی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جون 2013ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں جس نکاح کا اعلان کروں گا یہ عزیزہ رضوانہ اسلم بنت مکرم محمد اسلم صاحب لنگاہ یوکے کا ہے جو عزیزم احسان نصیر ابن مکرم سفیر احمد قریشی صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکے کے والد بھی واقفِ زندگی ہیں اور ان کے دادا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کار چلایا کرتے تھے اور قریشی نذیر احمد صاحب ان کا نام تھا۔ بڑا پرانا خدمتگار خاندان ہے۔ جو رشتہ آج قائم ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ایک تو اپنے رشتے نبھانے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرے آئندہ نسلوں کو بھی اپنے باپ دادا کی طرح جماعت اور خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اعلان نکاح اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس، لندن)

خدا تعالیٰ کے فضل کا مورد ہونے کی علامت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جس کسی شخص پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو اس کی یہ علامت نہیں ہے کہ وہ بہت دولتمند ہوجاتا ہے۔ یا دنیوی زندگی اس کی بہت آرام سے گزرتی ہے۔ بلکہ اس کی یہ علامت ہے کہ اس کا دل خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے اور وہ خدا سے فعل اور قول کے وقت ڈرتا ہے اور سچی تقویٰ اس کے نصیب ہوجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضی کی راہوں پر چلاوے اور دنیا وآخرت کے عذاب سے بچاوے۔ آمین‘‘

(مکتوبات احمد جلد چہارم۔ صفحہ 485۔ مکتوب بنام قاضی عبد المجید صاحب)

تبصرہ کتب

کتاب کا نام: **Invocations of the Holy Prophet (sa)**

مصنف کا نام: Dr. Karimullah Zirvi

کُل صفحات: 427

ناشر: KZ Publications, USA

زبان: انگریزی

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ دعاؤں کا ایک انتخاب ہے اور مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب نے اسے انگریزی زبان میں مرتب کیا ہے۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن جون 2005ء میں امریکہ سے شائع ہوا تھا اور اس نے انگریزی دان طبقہ میں پذیرائی بھی حاصل کی تھی۔ چنانچہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن اضافہ جات کے ساتھ اگست 2014ء میں امریکہ سے ہی شائع ہوا ہے۔

اس کتاب میں دعا کی اہمیت وعظمت اور قبولیت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں دعا کے 9 فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے حسین تذکرہ کا آغاز ہوتا ہے۔ مصنف نے 240 متنوع عناوین کے تحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔

اس کتاب کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی ہے کہ اصل عربی متن کے ساتھ ساتھ ایسے افراد کے لئے جو عربی زبان پڑھ نہیں سکتے، عربی متن کی انگریزی زبان میں ٹرانسلیٹیریشن (Transliteration) بھی دی گئی ہے۔ اور اس کے بعد اس دعا کا انگریزی زبان میں ترجمہ لکھا گیا ہے۔

دیدہ زیب کور (cover) کے ساتھ یہ کتاب شائع کی گئی ہے جو جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ایک خوبصورت اضافہ ہے اور انگریزی دان افراد کے لئے ایک بہت اچھا اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

یہ کتاب جماعت احمدیہ امریکہ کے بکسٹال سے دستیاب ہے۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 386

مکرم ابومحمد عبداللطیف صاحب (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرم ابو محمد عبد اللطیف صاحب کے ایمانی سفر کا ایک حصہ نذر قارئین کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں:

خاندان کی مخالفت کے پیشِ نظر میں نے جہاں اپنی اہلیہ کو یہ کہا کہ ہمیں اپنے اہل خانہ کی مخالفت کے بالمقابل صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، وہاں میں نے اپنے رشتہ داروں سے بھی کہا کہ ہماری ایک اپنی دنیا ہے، اپنا گھر ہے اور سب سے الگ ماحول ہے۔آپ جب چاہیں ہمارے گھر تشریف لائیں، ہم آپ کی خدمت کریں گے، اور آپ اپنے گھروں میں جو چاہیں کہتے پھریں لیکن ہمارے گھر میں بیٹھ کر احمدیت اور بانیٔ احمدیت کے خلاف ہتک آمیز باتیں کریں گے تو مَیں اسے ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔

دستور صدابندی کا سامنا

مَیں نے قبولِ احمدیت کے بعد اپنے علاقے میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیا اور کبھی اپنے ایمان کو چھپایا نہیں۔نیز جو بھی احمدیت کے خلاف بات کرتا میں خود اس تک پہنچ کر اس کے اعتراضات کا جواب دیتا اور جماعت کے موقف کی وضاحت کرتا تھا۔

یہ بات دیکھ کر میرے علاقے کے مولویوں کو خطرہ محسوس ہونے لگا۔انہوں نے کہا کہ یہ ''کافر وضال'' اب لوگوں کے ایمان کے لئے خطرہ بن رہا ہے۔اور ایسے خیالات پھیلا رہا ہے جو ہمارے موروثی عقائد کے خلاف ہیں، لہٰذا اس کا سدّ باب ازبس ضروری ہے۔

میری اہلیہ کے ایک رشتہ دار وکیل ہیں اور اپنی خباثت کی وجہ سے بہت مشہور ہیں انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس یوں نکالی کہ میرے خلاف عدالت میں کیس دائر کردیا جس میں میرے بارہ میں یہ کہا گیا کہ یہ شخص اسلام سے مرتد ہو کر کسی نئے دین کی تبلیغ کر رہا ہے، لوگوں کے صحیح اسلامی عقائد کو استخفاف کی نظر سے دیکھتا اور خلافِ حق عقائد وامور کی علی الاعلان تبلیغ سے علاقے کے مسلمانوں کو شدید ابتلاء میں ڈالنے کا سبب بنا ہوا ہے۔لہٰذا اس شخص کو روکا جائے اور اسلامی قانون کے مطابق اسے سزا دی جائے۔مجھے عدالت میں بلایا گیا اور وہیں پر گرفتاری کی خبر سنائی گئی۔میں نے کہا کہ مجھے وکیل رکھنے کی اجازت دی جائے تا وہ آپ کے کیس کا جواب دے سکے۔اس پر مجھے کہا گیا کہ تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے۔اور یوں مجھے اسی وقت جیل میں ڈال دیا گیا۔

میں آناً فاناً ہونے والے ایسے سلوک کی توقع نہ رکھتا تھا، بلکہ جو شخص بھی مجھے جانتا تھا اسے اگر میری قید کے بارہ میں بتایا جاتا تو وہ کبھی بھی اس خبر پر یقین نہ کرتا کیونکہ میری شخصیت اور کردار کے پیش نظر کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں کسی روز جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گا۔

یہ دن میرے لئے اس قدر مشکل تھے کہ شاید عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ہاتھ میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں

عجیب عجیب تہمتیں لگا کر قید کرنے کے بعد مجھے خطرناک ثابت کرنے کے لئے یہ حربہ بھی استعمال کیا گیا کہ جیل کے اندر ہی میرے ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بھاری بیڑیاں ڈال دی گئیں۔پھر مجھے ایک جیل سے دوسری اور دوسری سے تیسری میں منتقل کیا جاتا رہا۔ان جیلوں کے درمیان دو سے تین گھنٹے کا بس کا سفر تھا جو میں بیڑیاں پہنے گزارتا لیکن اس انوکھے سفر کی ان عجیب گھڑیوں کو دعاؤں، استغفار اور درود شریف سے معطّر کرتا رہتا۔

ثباتِ قدمی کی الٰہی توفیق

یہ محض اور محض خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان حالات میں بھی صبر کی طاقت اور توفیق عطا فرمائی۔میرے جیل میں جاتے ہی میری اہلیہ کے بھائی آئے اور میری اہلیہ کو زبردستی اپنے گھر لے گئے۔وہاں اسے کہا گیا کہ تمہارا خاوند کافر ہو گیا ہے اور ہم تمہاری اس سے طلاق کی کارروائی کرنے جا رہے ہیں۔

میری اہلیہ نے کہا کہ کل تک ابو محمد تمہاری نظر میں سب سے افضل انسان تھا، کل تک تم اس پر فخر کرتے تھے۔لیکن آج وہ تمہاری نظر میں دنیا کا خراب ترین انسان بن گیا ہے۔جبکہ میں نے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی۔ہاں اگر کوئی تبدیلی ہے تو وہ بہتری کی تبدیلی ہے، وہ فکری اعتبار سے اور اپنے نیک اعمال کے لحاظ سے پہلے سے بہتر ہو گیا ہے۔ایسے شخص کو کافر کہنے والوں کو تو خود ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔بہرحال انہوں نے میری اہلیہ کی ایک نہ مانی اور میری اہلیہ کی مرضی کے بغیر ہی عدالت میں قاضی سے اس کے نکاح کے فسخ کرنے کی درخواست دے دی۔اس درخواست پر کوئی کارروائی تو نہ ہوئی تاہم اسے جج کے سامنے میرے خلاف گواہی کے طور پر استعمال کیا گیا۔

میرے خلاف گواہی دینے والوں کے ساتھ میرا ایک سگا بھائی بھی آیا۔میرے لئے یہ دیکھنا شاید نا قابل برداشت تھا کہ میرا سگا بھائی اس وقت میرے خلاف گواہی دینے آیا جب مَیں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنے کھڑا تھا۔میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ میرے بھائیوں میں سے بھی کوئی ایسا کرے گا۔لیکن یہ حقیقت تھی جو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میرے سامنے کھڑی تھی۔

ایسی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی اور خود سہارا دیا اور میں کسی لمحے بھی تحقیقات کے دوران نہ گھبرایا، نہ خوفزدہ ہوا۔بلکہ جب بھی مجھ سے سوال کیا جاتا کہ تم قادیانی ہو؟ تو میں بڑے وثوق، اعتماد، اور بہادری سے جواب دیتا کہ الحمد للہ میں احمدی ہوں۔خدا کے فضل سے میں نے ان سوالات کے جواب میں وہی کچھ کہا جو خدا کو راضی کرنے والا تھا۔

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

جب مجھے جیل میں ڈالنے کا حکم صادر ہوا تو میرا ایک بھائی آیا اور مجھے کہنے لگا کہ کچھ ہوش کے ناخن لو، میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ احمدیت چھوڑ دو لیکن خدا کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ بے شک جھوٹے طور پر ہی سہی یہاں عدالت میں یہ کہہ دو کہ تمہارا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں ہے، تاکہ اس قید سے چھوٹ جاؤ اور بعد میں بے شک خود کو احمدی کہتے رہو۔مَیں نے کہا کہ مجھ سے جھوٹ نہیں بولا جاتا۔مَیں نے جو حق اور سچ قبول کیا ہے وہ اتنا کمزور نہیں کہ اسے جھوٹ کا سہارا دینا پڑے۔پھر جھوٹ تو شیطان سے آتا ہے، میں شیطان کی بجائے خدا تعالیٰ سے اس کی مدد کا طالب ہوں۔پھر یہ صرف میرا مسئلہ نہیں بلکہ یہ دنیا میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدیوں کا مسئلہ ہے۔مَیں تمہارے کہنے پر جھوٹ بول کر ان سب کے سر نہیں جھکا سکتا۔یہ بھی یاد رکھو کہ احمدی اور غیر احمدی میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ احمدی کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔یہ تمہارا کیسا اسلام ہے کہ جسے تم کافر کہہ کر پکارتے ہو وہ تو جان پر کھیلنے کو تیار ہے لیکن سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑ رہا مگر تم بار بار اس ''کافر'' کو جھوٹ کی تلقین کرنے کے بعد بھی پکے مسلمان ہو؟!

کاسۂ دروغ میں رہائی کی بھیک

میرے دفاع کے لئے بعض افرادِ جماعت کی مدد سے مقامی وکیل رکھا گیا۔وہ مجھ سے ملنے آیا اور میرے کیس کی تفصیل پوچھنے کے بعد مجھ سے ایسے امور پر مبنی بیان دینے کو کہا جن کا حقیقت سے دُور کا بھی تعلق نہ تھا۔دوسرے لفظوں میں اس نے مجھے صاف جھوٹ بولنے کا مشورہ دیا۔میں نے کہا کہ تمہیں جماعت نے وکیل کیا ہے اور ہماری جماعت وہ ہے کہ ہمارے امیر المومنین افراد جماعت کو سچ بولنے اور سچ پر قائم رہنے کی تلقین فرماتے ہیں جبکہ تم مجھے سراسر جھوٹ بولنے کی ترغیب دے رہے ہو۔

وکیل صاحب: تم کس امیر المومنین کی بات کر رہے ہو؟

ابو محمد: حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی جو امام جماعت احمدیہ اور حضرت امام مہدی کے پانچویں خلیفہ ہیں۔

وکیل صاحب: خلافت حضرت علیؓ کے بعد ختم ہو گئی تھی اور ان کے بعد کسی کو امیر المومنین کہلانے کا حق نہیں ہے۔تم کس دنیا میں رہ رہے ہو۔ان باتوں کو چھوڑو اور اگر جان بچانی ہے تو جیسے میں کہتا ہوں ویسے بیان دو۔

ابو محمد: کیا تم نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پڑھا ہے؟ اس کے نفی میں جواب دینے پر مَیں نے کہا کہ میں تمہیں کتابیں دوں گا۔پہلے تم جماعت کے بارہ میں پڑھو پھر میری وکالت کرنا۔اس نے کہا کہ مجھے اس جماعت کے بارہ میں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے کہا پھر مجھے کاسۂ دروغ میں ملنے والی رہائی قبول نہیں ہے۔مجھے نہ تمہاری ضرورت ہے نہ تمہاری وکالت کی، اور نہ تمہارے مشوروں کی۔میں تو سچ بولوں گا۔نیز مَیں نے اسے کہا کہ اگر میں نے تمہیں اگلی تاریخ پر کمرۂ عدالت میں دیکھا تو میں جج صاحب سے کہوں گا کہ یہ شخص مجھے جھوٹ بولنے پر اکساتا ہے۔چنانچہ وہ ڈر کر دوڑ گیا اور پھر میری درخواست پر دوسرا وکیل رکھا گیا جسے میں نے پہلی ملاقات میں ہی کہہ دیا کہ آپ کو ایک شرط پر میری وکالت کے لئے رکھا جائے گا اور وہ یہ ہے کہ ہر بات میں سچائی کو مدنظر رکھا جائے گا۔اگر سچائی کی شرط آپ کو قابل قبول ہے تو آپ میرے وکیل ہیں ورنہ کل دستبردار ہونے کی بجائے آج ہی اپنی راہ لیں۔

عصمت وایمان کے محافظ

شروع شروع میں مجھے انفرادی جیل میں رکھا گیا اور مجھے کہا گیا کہ تمہیں دوسرے قیدیوں کے ساتھ اس لئے نہیں رکھا جا رہا تا تم اپنے گمراہ کن خیالات سے دیگر قیدیوں کے دماغ بھی خراب نہ کر دو۔

مَیں حیران تھا کہ ان قیدیوں میں چور اور بٹمار بھی تھے، ان میں زانی اور فحشاء میں ملوّث بھی تھے، ان میں قاتل وسفّاک بھی تھے۔جیل والوں کو ان سے کوئی خطرہ نہ تھا کہ وہ اپنے گندے خیالات دوسروں میں پھیلا دیں گے۔اگر خطرہ تھا تو مجھ سے کہ کہیں مَیں اس قماش کے قیدیوں کو امام الزمان علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں نہ بتا دوں۔لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه۔بالآخر انہوں نے مجھ سے عہد لیا کہ میں کسی قیدی سے اپنے عقائد کے بارہ میں بات نہیں کروں گا۔اور اس عہد کے بعد مجھے دیگر قیدیوں کے کمرہ میں منتقل کیا گیا۔

تمہارا کفر اس کے اسلام سے بہتر ہے!!!

اسی عرصہ میں جیل میں ایک چینی شخص بھی کسی جرم کی پاداش میں لایا گیا۔تمام قیدی حسب معمول ناچ گانے میں مصروف تھے جبکہ مَیں ایک طرف ہو کر بیٹھا ذکر الٰہی کر رہا تھا۔چینی قیدی میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کچھ دیر کے بعد کہنے لگا کہ سب قیدی ناچ رہے ہیں آؤ ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔مَیں نے کہا کہ میں رقص نہیں کرتا۔مَیں یہاں ذکر الٰہی کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں۔اس نے کہا اچھا اگر یہ بات ہے تو میں تمہارے ساتھ بیٹھتا ہوں اور وقت بِتانے کے لئے ایسا کرتے ہیں کہ تم مجھے کچھ عربی سکھاؤ اور مَیں تمہیں کچھ چینی زبان سکھاتا ہوں۔چنانچہ اس نے مجھے چینی زبان کے بعض ابتدائی فقرے سکھائے۔جب میری باری آئی تو میں نے اسے کہا کہ مَیں تمہیں کلمہ شہادت سکھاتا ہوں۔اس نے بڑی خوشی سے اسے قبول کیا اور چونکہ تھوڑی بہت عربی جانتا تھا اس لئے بڑی جلدی صحیح پڑھنا بھی شروع کر دیا۔شاید ہماری آواز جیل کے دروازے پر کھڑے گارڈ تک بھی پہنچ گئی اور وہ فوراً ہمارے قریب آ کر کہنے لگا کہ تم کیا کر رہے ہو؟ مَیں نے کہا تمہیں اس سے کیا غرض؟ جاؤ اپنا کام کرو۔لیکن لگتا ہے وہ ہماری باتیں سن چکا تھا۔چنانچہ اس نے چینی قیدی کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہیں کلمۂ شہادت پڑھا کر جو مسلمان کر رہا ہے اس کی بات نہ سنو، بلکہ اپنے کفر پر ہی قائم رہو کیونکہ تمہارا کفر اس کے اسلام سے ہزار درجے بہتر ہے۔

پسِ دیوارِ زنداں

میری طبیعت ایسی ہے کہ گند کو دیکھ کر بھی الجھن محسوس ہوتی ہے اور جسم پر خارش کا احساس شروع ہو جاتا ہے۔لیکن جس جیل میں مجھے منتقل کیا گیا شاید وہ گندگی میں پہلے نمبر پر تھی۔ہر طرف گند بکھرا ہوا۔ٹائلٹس اتنے گندے کہ بو سے دماغ پھٹا جاتا تھا۔چند روز کے مقابلہ کے بعد بالآخر میری جسمانی قوت مدافعت جواب دے گئی اور مجھے الرجی اور خارش شروع ہو گئی، جسم پر دانے بن گئے اور ان پر شدید خارش کرنے کی وجہ سے جسم پر زخم ہونے لگے۔

جیل میں مجھے اس کے علاج کے لئے ایک کریم دی گئی جس سے خارش کا حملہ کچھ دیر کے لئے کم ہو جاتا تھا۔لیکن مسلسل گندگی میں رہنے کی وجہ سے یہ الرجی میرے پورے جسم میں پھیل گئی۔جیل سے رہائی کے بعد بھی بہت علاج کروایا لیکن وقتی افاقہ ہوتا اور چند دنوں کے بعد ہی خارش دوبارہ عود کر آتی۔پھر ایک سال بعد اس سے معجزانہ طور پر چھٹکارا حاصل ہو گیا۔اس کا بیان اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

عقل، منطق اور الہام کی تقابلی حیثیت کے بارہ میں مختلف مکاتبِ فکر

(ازکتاب ' الہام،عقل،علم اور سچّائی'
مصنّفہ :حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

قسط 4

صوفی ازم

تصوف ترکی، ایران اور دریائے آمو سے مشرق کے علاقہ میں، جو تاریخی طور پر ماوراء النہر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، خاصا مقبول تھا۔ سابقہ سوویت یونین میں رہنے والے بہت سے مسلمان باشندے تصوف کے بہت دلدادہ تھے۔ تصوف نے پہلے روس کے زاروں اور پھر اشتراکیت کے دور میں ان علاقوں میں اسلام کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ تصوف جس بات پر شدت سے زور دیتا ہے وہ یہ ہے کہ مذہب کی ظاہری یا صوری ہیئت کے پس پردہ ایک مصنوعی حقیقت بھی ہوا کرتی ہے جو الہام اور اس کی روح سے عبارت ہے۔ صوفیاء کے نزدیک اس روح کو ظاہر پر ہر صورت میں فوقیت حاصل ہونی چاہئے۔ اس روح سے مراد صوفیاء کی آخری منزل ہے جس تک پہنچنے کے لئے تمام مذاہب کوشاں ہیں۔ یہ آخری منزل عشق الٰہی اور تعلق باللہ کی ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک مذہب کی ظاہری شکل وصورت پر کاربند رہتے ہوئے یا اس کے بغیر اگر انسان کسی نہ کسی طرح اس منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہوجائے تو مقصد حاصل ہوجاتا ہے اور یہی اس کا منتہیٰ اور مقصود ہے۔ تاہم سب صوفیاء نے ظاہر کو کلیۃً ترک نہیں کیا بلکہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق شریعت کے تحت زندگیاں بسر کرتے چلے گئے۔ لیکن وہ اپنی تمام تر کوششیں ظاہری عبادات میں صَرف کرنے کی بجائے شب و روز اللہ تعالیٰ کی بعض خاص صفات کے ورد میں مشغول رہتے تا کہ ان کی تمام تر توجہ ذکر الٰہی پر مرکوز رہے۔

کبھی کبھی تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ ریاضتیں آہستہ آہستہ یوگا کی ان کسرتوں کی ہم شکل ہوگئی ہوں جن کا ذکر ہندومت کے باب میں کیا گیا ہے۔ بعض اوقات صوفیاء کرام نے ذکر کے نئے سے نئے طریقے اور انداز ایجاد کر لئے جو ہوتے ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے بہت دُور چلے گئے۔ تاہم ان صوفی فرقوں کے پیروکار قرآنی تعلیمات سے بھی شدت کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس طرح مسلم دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف اوقات میں تصوّف کے نئے مکاتب جنم لیتے رہے۔

اس بحث سے مراد یہ نہیں ہے کہ تصوف کے ارتقا اور تاریخ کا تفصیلی جائزہ لیا جائے یا مختلف صوفی فرقوں کے ان باہمی اختلافات پر بحث کی جائے جو بعد میں پیدا ہوئے۔ لیکن ایک فرق جو اسلامی تصوف کو اس سے ملتے جلتے دیگر مذاہب کے صوفیانہ مسالک سے ممتاز کرتا ہے وہ صوفیائے اسلام کا وحی کے جاری رہنے اور تعلق باللہ پر غیر متزلزل ایمان ہے۔ درحقیقت تمام معروف صوفیاء کرام کا دعویٰ ہے کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مستقل تعلق قائم ہے۔ چنانچہ ان کے بہت سے الہامات وکشوف مختلف مستند کتب میں درج ہیں۔ البتہ صوفیاء کرام میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسلام کے بنیادی اصولوں سے کلیۃً اپنا تعلق توڑ دیا۔ ان کے نزدیک مذہب کا مقصد صرف اتنا ہے کہ انسان کی خدا کی طرف رہنمائی کرے۔ اس لئے ان کے نزدیک وہ لوگ جو یہ مقصد حاصل کر چکے ہیں ان کے لئے رسمی عبادات بیکار محض ہیں۔ انہوں نے کچھ ایسی ذہنی اور روحانی ریاضتیں متعارف کروائیں جن کے بارہ میں ان کا دعویٰ تھا کہ وہ خدا اور بندہ کے درمیان ایک قسم کا رابطہ قائم کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس رابطہ کو بعض اوقات انسان کے فنا فی اللہ ہونے کے احساس کا نام دیا جاتا ہے۔ تصوف کے اس مکتبۂ فکر میں موسیقی اور نشہ کی لت نے جلد ہی راہ پالی اور ان لوگوں کو حقیقت سے دُور سراب اور خود فریبی کی دنیا میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا۔ تاہم تمام صوفیانہ تحریکات نے اپنے سفر کا آغاز بدعات سے نہیں کیا اگرچہ بالآخر وہ اپنے انحطاط کے دَور میں اس راہ پر چل نکلیں۔

تصوّف کے چار مستقل مشہور ومعروف سلسلے ہیں جو مرورِ زمانہ کے ساتھ شریعت کی راہ سے دور ہوتے چلے گئے۔ لیکن جہاں تک ان کے بزرگ بانیوں کا تعلق ہے قرآن وسنت کے ساتھ ان کی وفاداری ہمیشہ مسلّم اور شک وشبہ سے بالا رہی ہے۔ یہ بڑے سلسلے چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ اور نقشبندیہ ہیں جو آگے کئی ذیلی فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ یہ سب کے سب حصول حق میں آسانی کے لئے زہد وورع اور نفس کشی کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ آغاز میں صوفیاء کی یہ ریاضتیں روایتی اسلامی عبادات کا متبادل نہیں سمجھی جاتی تھیں بلکہ نوافل کے طور پر ادا کی جاتی تھیں۔ رفتہ رفتہ خالق ومخلوق کے باہمی تعلق کا صوفیانہ تصور ایسے فلسفیوں سے متاثر ہونے لگا جن کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ مثال کے طور پر بعض صوفی سلسلوں میں کلاسیکی یونانی فلسفہ کے اثرات صاف طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ بعض صوفی فرقوں نے وحدت الوجود کا یونانی نظریہ ایک ترمیم شدہ صورت میں اختیار کر لیا اگرچہ بعض نے اس کی شدید مخالفت بھی کی۔ وحدت الوجود کے مخالفین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ایک واضح اور بیّن حدِ فاصل موجود ہے۔ اگرچہ مخلوق خالق کی مظہر ہے اور اس پر اس کے خالق کی چھاپ کے نقوش ثبت ہیں تاہم مخلوق کو خالق کی ذات میں شامل نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس کے بالمقابل بعض دوسرے مسالک اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مظہر ہے اس لئے خالق اور مخلوق کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہیں کی جاسکتی۔ ان کے خیال میں مخلوق کو خالق سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کو مخلوق کی اس فطرت سے الگ نہیں کیا جاسکتا جس پر اس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ لہٰذا دونوں کے درمیان کوئی حدِّ فاصل نہیں کھینچی جاسکتی۔ چنانچہ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا کائنات ہے اور کائنات خدا۔ اس کے باوجود مادہ کے قدرتی خواص میں اللہ تعالیٰ کی آزادانہ مرضی کارفرما ہے۔

بادی النظر میں کائنات کا یہ تصور مکمل طور پر وحدت الوجود کا آئینہ دار دکھائی دیتا ہے یعنی خدا سب کچھ ہے اور سب کچھ خدا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ وحدت الوجود کا نظریہ یہ تسلیم نہیں کرتا کہ وجود کے خارج میں بھی ایک مقتدر اور بااختیار ہستی موجود ہے جو بنی نوع انسان سے بذریعہ الہام مخاطب ہوتی ہے، اس کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی اور اس کی رہنمائی فرماتی ہے۔

مسلمان صوفیاء وحدت الوجود کے اس روایتی نظریہ کے برعکس خدا کی الگ ذات پر یقین رکھتے رہے ہیں جو خالق ہے اگرچہ اس کا عکس مخلوق میں نظر آتا ہے۔ جہاں تک صوفیاء کرام کے مزاج کا تعلق ہے وہ تند وتیز مباحثوں کی طرف بہت کم راغب ہوئے۔ وہ اپنے عقائد کے اظہار میں معتدل رہے اور مخالفانہ رائے کو صبر وتحمل سے برداشت کرتے رہے۔ لیکن یہ بات کٹّر مُلّاؤں کے بارہ میں نہیں کہی جاسکتی جو رفتہ رفتہ حسد میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ اس لئے اکثر صوفی فرقوں کو انتہا پسند مُلّائیت کے ہاتھوں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مُلّاؤں کی طرف سے اکثر جوابی تحریکیں اٹھتی رہیں اور وقتاً فوقتاً ہر صوفی فرقہ کو شدید جارحیت کے مراحل میں سے گزرنا پڑا۔ اور وہ صوفی حضرات جو وحدت الوجود کے عقیدہ سے وابستہ رہے خاص طور پر انتہا پسند علماء کے غیظ وغضب کا نشانہ بنے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات تو وہ موت کے سزاوار بھی ٹھہرے اور بڑی سفّاکی سے قتل کئے گئے۔ ان کا یہ احتجاج کہ ان کا وحدت الوجود کا فلسفہ کبھی بھی خالقِ مطلق کی الگ ذات کے موجود ہونے کے خلاف نہیں رہا، کسی کام نہ آیا اور ان کی اس بنا پر شدید مذمت کی گئی کہ وہ خدا کی خدائی میں شرکت کے مدعی ہیں۔ الغرض نام نہاد کٹّر علماء کی طرف سے ان لوگوں پر طرح طرح کا ظلم وستم روا رکھا گیا۔

خدائی کے دعویٰ کا الزام لگا کر ان صوفیاء سے جو سلوک کیا گیا اس کی ایک موزوں مثال مشہور صوفی منصور الحلاّج کے واقعہ میں ملتی ہے۔ ان صوفیاء پر اس قسم کے الزام لگائے گئے کہ گویا وہ بذات خود خدائی کے دعویدار ہیں۔ منصور الحلاّج کو اس جرم میں سولی پر لٹکایا گیا کہ وہ وجد کی کیفیت میں اَنَاالْحَق ، اَنَا الْحَق کا نعرہ بلند کرتے تھے۔ کٹّر مُلّاؤں نے اس سے یہ مراد لی کہ وہ خود خدائی کے دعویدار ہیں۔ حالانکہ انہوں نے روحانی سرور کی کیفیت میں اپنی ذات کی مکمل نفی کا اعلان کیا تھا۔ اس سے مراد صرف یہ تھی کہ وہ لاشیء محض ہیں۔ اور جو کچھ بھی ہے فقط خدا کی ذات ہے۔ منصور الحلاّج موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سر بلند کئے بے خوف وخطر سولی پر چڑھ گئے۔ اور سبّ وشتم کے اس طوفان میں 'اَنَاالْحَق ، اَنَا الْحَق' کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ متوقع موت کا خوف ان کے عزم کو ذرہ بھر بھی متزلزل نہ کرسکا اور نہ ہی گالی گلوچ کا شور ان کے نعرہ کو دبا سکا۔

خارجی کائنات ایک حقیقت ہے یا محض ایک تخیّل؟ اس نظریہ پر مبنی ایک نئے صوفی فرقہ نے جنم لیا۔ درحقیقت یہ ایک صدیوں پرانا مسئلہ تھا جسے افلاطون اور ارسطو نے بھی حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن نہ اس وقت اس کا کوئی حل نکل سکا اور نہ ہی بعد کے صوفیاء کسی منطقی نتیجہ پر پہنچ سکے۔ فلسفیوں میں اب بھی یہ بحث اسی شدت سے جاری ہے اور کوئی ہمعصر فلسفی اس سے صرفِ نظر نہیں کرسکتا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انسانی ذہن کی شمولیت کے بغیر زمان و مکان کا ادراک ممکن نہیں۔ دیوانہ کو اپنا تخیّل اتنا ہی معروضی اور حقیقی نظر آتا ہے جتنا کسی سائنس دان کو قوانین قدرت کا مشاہدہ۔ ان زاویوں سے دیکھا جائے تو یہ مسائل لاینحل معلوم ہوتے ہیں۔

مزید برآں خارجی کائنات کے متعلق ہر شخص کا تاثر دوسرے سے مختلف ہے۔ تاہم ہمارے اردگرد موجود اشیاء اور ان کی خصوصیات کا ادراک بالعموم ایک سا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اکثر لوگ کسی عام شے مثلاً کرسی یا میز کی ماہیت کے بارہ میں تو اتفاق کریں گے لیکن اور بہت سی ایسی خصوصیات ہیں جن کے بارہ میں ضروری نہیں کہ وہ متفق ہوں۔ مثلاً مختلف حسِّ بصارت رکھنے والوں کو ایک ہی چیز کا رنگ مختلف نظر آئے گا۔ اسی طرح ضروری نہیں کہ تمام انسانی استعدادیں ہر ایک میں یکساں ہوں۔ قوتِ شامّہ ایک سی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہر شخص کا گرمی سردی کا احساس بھی مختلف ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف مزاجوں اور مختلف جسمانی حالتوں کے حوالہ سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ کوئی معروضی حقیقت انسانی ذہن میں موجود کسی بھی موضوعی حقیقت سے مکمل طور پر متفق دکھائی نہیں دیا کرتی۔ المختصر، ضروری نہیں کہ موضوعی تاثرات زمینی حقائق کی ہوبہو عکاسی کرتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض طبقوں کے نزدیک دیکھنے والا کبھی بھی کامل یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے۔

اس لحاظ سے انسانی تجربہ جس تشکّک اور اشتباہ سے دوچار ہے اور جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے، صوفیاء کے ایک ایسے فرقہ کے معرض وجود میں آنے کا باعث بنا جس نے اشیاء کے خارجی وجود کو یکسر مسترد کر دیا اور دعویٰ کیا کہ ابدی حقیقت محض ایک باطنی کیفیت کا نام ہے جس کی کوئی معروضی حیثیت نہیں۔ کچھ صوفی جو اُن سے بھی زیادہ انتہا پسند تھے، انتہا پسندی میں اس سے بھی آگے نکل گئے۔ انہوں نے مادی اشیاء کے وجود کا سرے سے ہی انکار کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنے مادی وجود سے بھی انکار کر بیٹھے۔ چنانچہ ایک علمی تحریک جو شروع تو اس لئے ہوئی تھی کہ حقائق الاشیاء کا لطیف در لطیف ادراک کر سکے بالآخر ایک گونہ دیوانگی کا شکار ہوگئی۔ تاہم اس دیوانگی میں ایک عجیب سحر تھا جس نے اپنے وقت کے علماء اور منطقیوں کو بھی مسحور کر دیا۔

اس فرقہ کے ایک مشہور صوفی رہنما کے بارہ میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ بعض سرکردہ علماء سے مناظرہ کے لئے اسے بادشاہ کے دربار میں طلب کیا گیا لیکن حاضرین کی حیرت اور جھنجھلاہٹ کی انتہا نہ رہی جب بحث کا نتیجہ ان کی توقعات کے بالکل برعکس نکلا۔ سوال و جواب کے آغاز ہی میں یہ دبستانی علماء حواس باختہ ہو گئے اور دلائل کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگے مگر بَن نہ آئی اور کوئی بھی اس صوفی کی ماورائی اور باریک منطق کا مقابلہ نہ کرسکا۔ اس موقع پر بادشاہ کو ایک عجیب خیال سوجھا۔ اس نے فِیل خانہ کے مہاوت کو حکم دیا کہ سب سے خونخوار ہاتھی کو محل کے احاطہ میں لایا جائے۔ یہ ہاتھی دیوانگی کا شکار تھا جو شاید صوفی کی دیوانگی سے کسی طور کم نہ تھی۔ اگر فرق تھا تو صرف اتنا کہ صوفی صاحب تو فقط خارجی اشیاء کے وجود کے منکر تھے جبکہ ہاتھی خارج کی موجودات کو تباہ کرنے کے درپے تھا۔ چنانچہ ایک طرف تو صوفی صاحب کو کھلے میدان میں لا کھڑا کیا گیا اور دوسری جانب ہاتھی کو کھلا چھوڑ دیا گیا۔ صوفی صاحب حواس باختہ ہو کر اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ بادشاہ اپنے محل کے جھروکہ سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ صوفی کو یوں بھاگتا دیکھ کر بولا: صوفی صاحب! آپ کو اس موہوم ہاتھی کو دیکھ کر بھاگنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو محض آپ کے تصور کا واہمہ ہے۔ صوفی بولا، بھاگ کون کمبخت رہا ہے۔ یہ بھی آپ کے تصور کا واہمہ ہے۔ اس طرح صوفی کو خطرناک صورت حال سے چھٹکارا تو مل گیا لیکن یہ بحث آج بھی بڑے زور شور سے جاری ہے۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو۔

نیکوں کی نسل ہونا، ولیوں کی نسل ہونا، بزرگوں کی نسل ہونا بھی اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب خود بھی نیکیوں پر انسان قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہئے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور وقت پر ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

بعض دفعہ بعض لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے کسی بات کی گہرائی میں جائے بغیر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع اس وجہ سے ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے واقعات کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کے حوالہ سے تذکرہ اور احباب کو ضروری نصائح

مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب (یوکے)۔ مکرمہ اقبال نسیم عظمت بٹ صاحبہ اہلیہ غلام سرور بٹ صاحب (یوکے) اور مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد شفیع عابد صاحب مرحوم درویش قادیان کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر و غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15؍جنوری 2016ء بمطابق 15 صلح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی رسالت کے ابتدائی ایام میں اپنے خاندان کے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے دعوت کی تو پہلی دعوت میں کھانا کھا چکنے کے بعد جب اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ کھڑے ہوئے اور ابھی بات شروع ہی کی تھی تو ابولہب نے سب کو منتشر کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس حرکت پر بڑے حیران ہوئے لیکن مایوس نہیں ہوئے۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ حضرت علی سے فرمایا کہ دعوت کا دوبارہ انتظام کرو۔ چنانچہ دوسری دفعہ آپ نے اسلام کا پیغام پہنچایا تو سب مجلس سنّاٹے میں آ گئی۔ سب خاموش تھے۔ کوئی نہیں بولا۔ آخر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ جو بھی لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں گو مَیں عمر میں ان سب سے چھوٹا ہوں لیکن آپ نے جو فرمایا ہے مَیں اس بارے میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ ساتھ دوں گا۔ بہرحال اس کے بعد مکہ میں مخالفت عروج پہ پہنچ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنی پڑی۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی توفیق دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے بستر پر لٹایا اور فرمایا تم یہاں لیٹے رہو تا کہ دشمن سمجھے کہ مَیں لیٹا ہوا ہوں۔ اُس وقت حضرت علیؓ نے یہ نہیں کہا کہ یا رسول اللہ! دشمن باہر گھیرا ڈال کے کھڑا ہے صبح جب انہیں پتا چلے گا تو بعید نہیں کہ مجھے قتل کر دیں۔ بلکہ بڑے اطمینان کے ساتھ حضرت علیؓ آپ کے بستر پر سو گئے۔ اور صبح جب کفّار کو پتا چلا تو انہوں نے حضرت علیؓ کو بہت مارا پیٹا۔ لیکن بہرحال اُس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر چکے تھے۔ حضرت علیؓ کی اس قربانی نے انہیں بعد میں کس قدر انعامات سے نوازا یا نوازنا تھا۔ یہ حضرت علیؓ کے علم میں نہیں تھا۔ کسی انعام کے لئے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے قربانی نہیں دی تھی بلکہ خالصۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں، عشق میں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی دی تھی۔ اُس وقت یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ انہیں اس قربانی کے بدلے میں کس قدر عزت ملنے والی ہے۔ اور نہ صرف حضرت علیؓ کو بلکہ نیکیوں پر قائم رہنے والی آپ کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے گا۔

حضرت علیؓ پر پہلا فضل تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر حضرت علیؓ کے مختلف کاموں کی وجہ سے بڑی تعریف فرمائی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت علیؓ کو مدینے میں رہنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علیؓ! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری میری نسبت وہ ہو جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی۔ حضرت موسیٰؑ ہارونؑ کو پیچھے چھوڑ کر گئے تھے۔ اس سے ہارون کی عزت کم نہیں ہوئی تھی۔ پس حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی اللہ تعالیٰ نے عزت اس طرح قائم فرمائی اور پھر آپ تک ہی نہیں بلکہ اسلام میں جو اکثر اولیاء اور صوفیاء گزرے ہیں وہ حضرت علی کی اولاد میں سے ہی ہیں یا تھے اور ان اولیاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے معجزات اور اپنی تائیدات عطا فرمائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے ایک واقعہ سنا ہوا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ ہارون الرشید نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا اور ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں رسّیاں باندھ دیں۔ اس زمانے میں سپرنگ دار گدیلے تو نہ تھے۔ عام روئی کے گدیلے ہوتے تھے۔ ہارون الرشید اپنے محل میں آرام سے ان آرام دہ گدیلوں پر سویا ہوا تھا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غضب کے آثار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید! تم ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو مگر تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم آرام دِہ گدیلوں پر گہری نیند سو رہے ہو اور ہمارا بچہ شدت گرما میں ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے قید خانے کے اندر پڑا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر ہارون الرشید بیتاب ہو کر اٹھ بیٹھا اور اپنے کمانڈروں کو ساتھ لے کر اسی جیل خانے میں گیا اور اپنے ہاتھ سے امام موسیٰ رضا کے ہاتھوں اور

پاؤں کی رسّیاں کھولیں۔ انہوں نے ہارون الرشید سے کہا کہ آپ تو میرے اتنے مخالف تھے۔ اب کیا بات ہوئی ہے کہ خود چل کر یہاں آ گئے۔ ہارون الرشید نے اپنا خواب سنایا اور کہا مَیں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ مَیں اصل حقیقت کو نہ جانتا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ اب دیکھو اس زمانے میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے زمانے میں کتنا بڑا فاصلہ تھا۔ ہم نے کئی بادشاہوں کی اولادوں کو دیکھا ہے کہ وہ دربدر دھکے کھاتی پھرتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خود دِلّی میں ایک سقّہ دیکھا جو پانی کی مشکیں اٹھایا کرتا تھا، پانی پلایا کرتا تھا جو شاہان مغلیہ کی اولاد میں سے تھا۔ وہ لوگوں کو پانی پلاتا پھرتا تھا مگر اس میں اتنی حیا ضرور تھی کہ وہ مانگتا نہیں تھا اور محنت کر رہا تھا۔ لیکن بہرحال وہ بادشاہ کی اولاد ہونے کے باوجود ایک عام مزدور کی حیثیت سے رہ رہا تھا۔ دوسری طرف دیکھو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو کہ اتنی پشتیں گزرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ ایک بادشاہ کو رؤیا میں ڈراتا ہے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس اعزاز کا پتا ہوتا اور ان کو غیب کا علم ہوتا اور وہ محض اس عزت افزائی کے لئے اسلام قبول کرتے تو ان کا ایمان صرف سودا اور دوکانداری رہ جاتا، کسی انعام کا موجب نہ بنتا۔‘‘

(ماخوذ از تفسیر کبیر۔ جلد 7 صفحہ 26)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ ایک ولی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جہاز میں سوار تھا سمندر میں طوفان آ گیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا۔ اور دعا کے وقت اس بزرگ کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا دیکھو یہ باتیں نری زبانی جمع خرچ سے حاصل نہیں ہوتیں بلکہ اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ نیکیوں کو جاری رکھنا پڑتا ہے جو اپنے آباء کی نیکیاں ہیں۔ پس نیکوں کی نسل ہونا، ولیوں کی نسل ہونا، بزرگوں کی نسل ہونا بھی اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب خود بھی نیکیوں پر انسان قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بیان کردہ بعض اور باتیں بھی اس وقت آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز باجماعت کی پابندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز اتنی پیاری تھی کہ جب کبھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکتے اور گھر میں ہی نماز ادا کرنی پڑتی تھی تو والدہ صاحبہ یا گھر کے بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔‘‘ (خطبات محمود جلد 13 صفحہ 538)۔ صرف نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ایک موقع پر نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگے میں سب پروئے جائیں۔ مذہب وہی ہے جو سب کو اکٹھا کر دے، ایک بنا دے۔ فرمایا کہ یہ نمازیں باجماعت جو ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اس وحدت کے لئے ہی ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔ یعنی نمازی ایک دوسرے سے قوت حاصل کریں۔ فرمایا اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلّہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلّے کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کریں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔ فرمایا کہ تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔

پس باجماعت نماز کا جہاں انسان کو ذاتی فائدہ ہوتا ہے، وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں کہ آ کر آپس میں رنجشوں کو دُور کر کے اُنس اور تعلق پیدا نہیں کرتے انہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ کیونکہ ایک نماز کا عبادت کے علاوہ جو مقصد ہے ایک وحدت پیدا ہونا آپس میں اُنس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔

پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہئے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

نمازوں کے ضائع ہونے کا ایک واقعہ حضرت امیر معاویہؓ کا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ کی صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی اور کھلی تو دیکھا کہ نماز کا وقت گزر گیا ہے۔ اس پر وہ سارا دن روتے رہے۔ دوسرے دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا تُو کون ہے؟ اس نے کہا شیطان ہوں جو تمہیں نماز کے لئے اٹھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تجھے نماز کے لئے اٹھانے سے کیا تعلق؟ یہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کل جو میں نے تمہیں سوتے رہنے کی تحریک کی اور تم سوتے رہے اور نماز نہ پڑھ سکے اس پر تم سارا دن روتے رہے، فکر کرتے رہے۔ خدا نے کہا کہ اسے نماز باجماعت پڑھنے سے کئی گنا بڑھ کر ثواب دے دو۔ (یعنی اس رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کئی گنا ثواب دینے کا حکم دیا) تو مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا۔ (شیطان کہتا ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا) کہ نماز سے محروم رکھنے پر تمہیں اور زیادہ ثواب مل گیا۔ آج میں اس لئے جگانے آیا ہوں کہ آج بھی کہیں تم زیادہ ثواب نہ حاصل کر لو۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے جب کہ انسان اس کی بات کا توڑ کرتا ہے، اس سے وہ مایوس ہو جاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ملائکۃ اللہ۔ انوار العلوم۔ جلد 5 صفحہ 552)

پس ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ہر موقع پر شیطان کو مایوس کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں اور اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور وقت پر ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

بعض دفعہ بعض لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے کسی بات کی گہرائی میں جائے بغیر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع اس وجہ سے ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’ایک دعوت میں مَیں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا۔ (بائیں ہاتھ سے پانی پی رہا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اگر کوئی جائز عذر نہیں ہے تو دائیں ہاتھ سے پانی پیو۔ تو اس نے کہا کہ حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت صاحب کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ آپ بچپن میں گر گئے تھے جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی تھی اور ہاتھ اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ اس سے گلاس تو اٹھا سکتے تھے مگر منہ تک نہیں لے جا سکتے تھے۔ مگر (یہ نہیں کہ سنّت کی پابندی نہیں کرتے تھے) سنّت کی پابندی کے لئے آپ گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے۔‘‘

(ماخوذ از الفضل 17/اگست 1922ء۔ صفحہ 3 جلد 10 نمبر 13)

اپنے ہاتھ کی کمزوری کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک جگہ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا کہ ایک دفعہ مَیں کچھ غیروں کے سامنے (احمدی نہیں تھے یا میرے مخالف تھے جو بحث کے لئے آئے ہوئے تھے) میں نے گلاس یا پیالی چائے کی اٹھائی تو سامنے بیٹھے ہوئے غیر نے اعتراض کر دیا کہ آپ سنّت پر عمل نہیں کرتے اور بائیں ہاتھ سے برتن پکڑ کر پینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ جلد بازی نے اور بدظنی نے اس کو اس پر مجبور کر دیا کہ مجھ پر اعتراض کرے۔ حالانکہ میرا ہاتھ چوٹ کی وجہ سے کمزور ہے اور مَیں دائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیالی منہ تک نہیں لے جا سکتا لیکن نیچے دایاں ہاتھ ضرور رکھ لیتا ہوں۔ تو دشمن کو جہاں جلد بازی بدظنی کروا رہی ہے اور وہاں اپنے جو ہیں ان کی ناسمجھی اور جلد بازی کی سوچ اس بات پر حاوی ہو گئی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنّت کے خلاف یہ حرکت کر رہے ہیں حالانکہ ان کو وجہ معلوم کرنی چاہئے تھی اور جب حضرت مصلح موعود نے روکا تو رُک جانا چاہئے تھا اور پوچھنا چاہئے تھا اس کی کیا وجہ تھی؟ بہرحال یہ جلد بازیاں ہی ہیں جو پھر غلط قسم کی بدعات بھی پیدا کر دیتی ہیں۔ غلط قسم کی خود ہی تفسیریں کر کے انسان خود غلط نتائج اخذ کر لیتا ہے۔

اب ایک اور واقعہ توکّل کے حوالے سے بیان کرتا ہوں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک بات مَیں نے بارہا سنی ہے۔ آپ ترکیہ کے سلطان عبدالحمید خان کا جو معزول ہو گئے تھے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سلطان عبدالحمید خان کی ایک بات مجھے بڑی ہی پسند ہے۔ جب یونان سے جنگ کا سوال اٹھا تو اس سلطان کے وزراء نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ دراصل سلطان عبدالحمید خان کا منشاء تھا کہ جنگ ہو، مگر وزراء کا منشاء نہیں تھا اس لئے انہوں نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ آخر انہوں نے کہا کہ جنگ کے لئے یہ چیز بھی تیار ہے اور وہ چیز بھی تیار ہے لیکن اہم چیز کا ذکر کر کے کہہ دیا کہ فلاں امر کا انتظام نہیں ہو سکا جو جنگ کے لئے ضروری ہے۔ (وزراء یہ مشورے دے رہے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) مثلاً یوں سمجھ لو کہ انہوں نے کہا اور غالباً یہی کہا ہو گا کہ تمام یورپین طاقتیں اس وقت اس بات پر متحد ہیں کہ یونان کی امداد کریں اور اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب وزراء نے اپنا مشورہ پیش کیا اور مشکلات بتائیں اور کہا کہ فلاں چیز کا انتظام نہیں تو سلطان عبدالحمید نے جواب دیا کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی چھوڑنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان عبدالحمید کے اس فقرے سے بہت ہی لطف اٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی یہ بات بہت ہی پسند ہے۔ تو مومن کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا کے لئے بھی چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ اور درحقیقت سچی بات یہ ہے کہ مومن کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا بلکہ دراصل کوئی شخص بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا اور ہر چیز میں

ایک پرفیکشن (perfection) پیدا ہوگئی ہے۔ اگر کوئی انسان کہے کہ مَیں اپنا کام ایسا مکمل کرلوں کہ اس میں کوئی رخنہ اور سوراخ باقی نہ رہے تو یہ حماقت ہوگی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مگر اسی طرح یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کردے کہ ظاہری چیزوں کا انتظام نہ کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت یورپین قومیں پہلی حماقت میں مبتلا ہیں یعنی خدا کا خانہ بالکل چھوڑ دیا ہے اور مسلمان دوسری حماقت میں''۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 542)۔ کہ غلط قسم کا توکّل کر کے ہاتھ پیر ہلانے چھوڑ دیئے ہیں۔ عموماً مغربی قومیں خدا کو بھول گئی ہیں اور مسلمان بھی عموماً اپنے معاملات میں عملاً اللہ کے توکّل کے نام پر محنت نہیں کرتے یا غلط قسم کے استنباط کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے عموماً نوجوانوں کے ذہنوں میں یہاں بھی یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں کہ ترقی یافتہ قومیں خدا سے دور جا کر شاید ترقی کر رہی ہیں اور مسلمان مذہب کی وجہ سے انحطاط کا شکار ہو رہے ہیں۔ جبکہ حقیقتاً مسلمان اپنے نکمّے پَن اور توکّل کے غلط تصور کی وجہ سے اپنی ساکھ کھو بیٹھے ہیں اور کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں اور جہاں کچھ کرتے ہیں وہاں بھی ان کی بالکل غلط approach ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ہے کہ وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ (الذاریات:23) اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور جو کچھ وعدہ کیا جاتا ہے وہ بھی ہے۔ فرمایا اس سے ایک نادان دھوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلے کو باطل کر دیتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ ملے گا۔ اس لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب کچھ بھیج دے گا۔ فرمایا حالانکہ سورۂ جمعۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ۔ (الجمعۃ:11)۔ تم زمین میں منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کو تلاش کرو اور خدا کا فضل تلاش کرنا یہی ہے کہ محنت کرو اور اپنے قویٰ کو استعمال میں لاؤ۔ فرمایا کہ یہ نہایت نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو، دوسری طرف توکّل بھی پورا ہو۔ فرمایا اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تدابیر بھی پوری ہوں۔ جو اسباب ہیں ظاہری ان کو بھی پوری طرح کرو اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کرو۔ یہ حقیقی مومن کی نشانی ہے اور فرمایا کہ اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقع ملتا ہے۔ یعنی تدابیر کرنا اور اللہ پہ توکّل کرنا ان دونوں چیزوں کے درمیان جو فرق ہے بڑا ضروری ہے اور دونوں چیزیں کرنی انتہائی ضروری ہیں اور شیطان ان دونوں کے بیچ میں آ کے رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، ایمان خراب کرتا ہے۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھو۔ فرمایا کہ بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ خدا کے عطا کردہ قُویٰ کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کو جاتے تو تیاری کرتے تھے۔ گھوڑے ہتھیار بھی ساتھ لیتے تھے۔ بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہیں پہن کر جاتے تھے۔ تلوار بھی کمر سے لٹکاتے تھے۔ حالانکہ ادھر خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68)۔ اور اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ پس تدبیر پوری کر کے پھر توکّل کا حکم ہے۔ اسی طرح ہر معاملے میں محنت کر کے پھر توکّل کا حکم ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ 'بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'۔ اس کی ایک بڑی خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی ہے جو مَیں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس نے خود (یعنی اللہ تعالیٰ نے خود) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو وہ کونسے احمق ہوں گے (آپ اپنے سامنے بیٹھے ہوؤں کو مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں) جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ (اس وقت سامنے آپ کے بعض صحابہ بھی ہوں گے۔ بعض تابعی بھی ہوں گے۔ تبع تابعین بھی ہوں گے) فرمایا کون سے احمق ہوں گے جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے صحابہ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے فاصلے پر تھے۔ (یعنی کتنی دیر بعد پیدا ہوئے) لیکن بغداد کے بادشاہ ان سے برکت ڈھونڈتے تھے بلکہ صرف انہی سے برکت نہیں ڈھونڈتے تھے بلکہ ان کے شاگردوں سے بھی برکت ڈھونڈتے تھے۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ طاقت مل جانے کے بعد تم کہیں ظلم نہ کرنے لگ جاؤ اور تمہاری امن پسندی (محاورہ ہے کہ) 'عصمت بی بی از بے چادری' والی نہ ہو۔ یعنی مجبوری کی نیکی نہ ہو۔ وہ ایسی نیکی نہ ہو کہ جس کے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں تمہاری نیکیاں ہو رہی ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم طاقت ملنے پر ظالم بن جاؤ گے تو تمہاری آج کی نرمی بھی ضائع ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ کہے گا کہ پہلے تو تمہارے ناخن ہی نہیں تھے اس لئے تم نے سر کھجلانا کیسے تھا۔ اب میں نے تمہیں ناخن دیئے ہیں تو تم نے سر کھجلانا بھی شروع کر دیا ہے۔

پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو اور اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دعائیں کرو''۔

یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ آج ہم امن امن کی باتیں کرتے ہیں، سلامتی کی باتیں کرتے ہیں جب سب کچھ ملے، جب بادشاہ احمدی مسلمان ہوں اور برکت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس وقت ہمارا جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے وہ پھیلنا چاہئے۔ اس وقت محبت اور پیار پھیلنا چاہئے۔ نہیں تو پھر آج کل تو مجبوری کی باتیں ہوں گی۔

فرمایا کہ ''اور وہ دن دُور نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ بادشاہتیں تو آہستہ آہستہ ختم ہی ہو رہی ہیں لیکن ملک کا پریذیڈنٹ بھی اور صدر بھی بادشاہ ہی ہوتا ہے۔ اگر روس کا وزیر اعظم اور صدر مسلمان ہو جائیں تو وہ بھی بادشاہ سے اپنی حیثیت سے کم نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ (علیہ السلام) کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ''

یہ ایک تعلق ہے۔ وہ بادشاہ اس وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم لوگ جو پرانے احمدی ہو، پہلے احمدی ہو، صحابہ کی اولاد کہلاتے ہو، تابعین ہو، تبع تابعین ہو یا بہرحال ان بادشاہوں سے بہت پہلے احمدیت قبول کرنے والے ہو، تم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے برکت ڈھونڈو۔ اور کتابوں سے برکت ڈھونڈنا یہ ہے کہ آپ کی کتابوں کو پڑھو، علم حاصل کرو، ان مسائل کو جانو جو حقیقی اسلام کے بارے میں ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ''جب تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا جو کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔ تبلیغ ہوگی۔ پھیلے گی۔ بادشاہتیں آئیں گی تب وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ لیکن پھر آپ نے انجمن کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات ہیں کپڑے ہیں ان کو صحیح طرح رکھنے کا انتظام نہیں ہے۔ اب تبرکات کے لئے اللہ کے فضل سے ربوہ میں بھی، قادیان میں بھی کام ہو رہا ہے۔ کافی حد تک اس پہ کام ہو چکا ہے اور محفوظ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بہرحال آپ نے انجمن کو توجہ دلائی کہ اس کا کام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کے تبرکات کو محفوظ کیا جائے اور فرمایا کہ بعض ماہر ڈاکٹروں کو یا سپیشلسٹ کو بلایا جائے جو اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کس طرح محفوظ کئے جا سکتے ہیں۔ ان کپڑوں کو شیشوں میں بند کر کے اس طرح رکھا جائے کہ وہ کئی سو سال تک محفوظ رہتے چلے جائیں یا انہیں ایسے ممالک میں بھیجا جائے جہاں کپڑوں کو کیڑا نہیں لگتا مثلاً امریکہ ہے۔ وہاں یہ کپڑے بھیج دیئے جائیں تاکہ انہیں محفوظ رکھا جا سکے اور آئندہ آنے والی نسلیں اس سے برکت حاصل کر سکیں۔

فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ کی خواہش تھی کہ عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے آپ کی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی مجھے ملے۔ ہم تین بھائی تھے اور تین ہی انگوٹھیاں تھیں۔ مگر باوجود خواہش کے حضرت اُمّ المومنین حضرت اماں جان نے قرعہ ڈالا اور حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ قرعہ تین بار ڈالا اور تینوں دفعہ اَلَیْسَ اللّٰہ والی انگوٹھی میرے نام نکلی اور غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ والی انگوٹھی میاں بشیر احمد صاحب کے نام نکلی جو حضرت مصلح موعودؓ کے دوسرے بھائی تھے اور تیسری انگوٹھی جو وفات کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں پہنی ہوئی تھی اس پر 'مولیٰ بس' لکھا ہوا تھا تینوں دفعہ میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ اب دیکھو کتنا خدائی تصرف ہے کہ ایک بار قرعہ ڈالنے میں غلطی ہو سکتی ہے لیکن تین بار ڈالا گیا اور تینوں دفعہ میرے نام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی نکلی اور میاں بشیر احمد صاحب کے نام غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ والی انگوٹھی نکلی۔ اور میاں شریف احمد صاحب کے حصے میں وہ انگوٹھی آئی جس پر 'مولیٰ بس' لکھا ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے نیت کی ہوئی تھی کہ میں اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی جماعت کو دے دوں گا لیکن میں اس وقت تک اسے کس طرح دے دوں۔ (جب آپ فرما رہے ہیں اس وقت) کہ انتظام ہی نہیں تمہارے پاس اس کو محفوظ کرنے کا جب تک کہ وہ (جماعت) اس کی نگرانی کی ذمہ داری نہ لے لے۔ اگر وہ انگوٹھی میرے بچوں کے پاس رہے تو وہ کم سے کم اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس کی حفاظت تو کریں گے لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں یہ انگوٹھی اپنے بچوں کو نہ دوں بلکہ جماعت کو دے دوں۔ اس کے لئے میں نے ایک اور تجویز بھی کی ہے کہ اس انگوٹھی کا کاغذ پر عکس لے لیا جائے اور بعد میں اسے زیادہ تعداد میں چھپوا لیا جائے پھر نگینے والی انگوٹھیاں تیار کی جائیں لیکن نگینہ لگانے سے پہلے گڑھے میں اس عکس کو دبا دیا جائے اس طرح ان انگوٹھیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی انگوٹھی سے براہ راست تعلق ہو جائے گا۔ گویا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ نگ بھی ہوگا اور وہ عکس بھی نگ کے نیچے دبا ہوا ہوگا۔

پھراس قسم کی انگوٹھیاں مختلف مما لک میں بھیج دی جائیں۔ مثلاً ایک انگوٹھی امریکہ میں رہے۔ایک انگلینڈ میں رہے۔ ایک سوئٹزرلینڈ میں رہے۔ اس طرح ایک ایک انگوٹھی دوسرے مما لک میں بھیج دی جائے تا اس طرح ہر ملک میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کا تبرک محفوظ رہے۔(بعد میں پھرآپ نے یہی فیصلہ فرمایا کہ اَلَیْسَ اللّٰہ والی انگوٹھی خلافت کو دے دی جائے اورآپ نے فرمایا کہ میرے بعد جو بھی خلیفہ ہواس کو میری یہ انگوٹھی دے دی جائے۔اس طرح وہ آگے چلتی جارہی ہے۔) فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں مجھے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی ایک پرانی تحریر ملی تھی۔مَیں نے وہ تحریر انڈونیشیا بھیج دی تا اس امانت کو وہاں محفوظ رکھا جائے اوراس سے وہاں کی جماعت برکت حاصل کرے۔''(اب انڈونیشیا والے ہی بتاسکتے ہیں کہ کیا وہ تحریران کے پاس محفوظ ہے یانہیں۔) فرمایا کہ مگرالہام میں کپڑوں کا ذکر ہے یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ الہام فرمایا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔اس لئے چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے کپڑوں کو ایسی جگہ بھجوادیں جہاں کیڑا نہیں لگتا تا کہ وہ زیادہ لمبے عرصے تک محفوظ رہیں۔ پھرآپ نے نوجوانوں کوفرمایا کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ آگے آئیں اوراپنی ذمہ داری کو سمجھیں (کیونکہ نئی نئی چیزیں، نئے انتظامات نوجوان زیادہ بہتر رنگ میں کرسکتے ہیں کیونکہ وہ نئی روشنی کے لحاظ سے، نئی تعلیم کے لحاظ سے، سائنس کے لحاظ سے پڑھے لکھے بھی ہوں گے اورفرمایا کہ اس کو پھر اسلام کی خدمت کے لئے استعمال کریں تا کہ آپ کو بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہو کہ ان کی وجہ سے ملکوں کے ملک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لائے ہیں۔''

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جن کتب کا ذکر ہوا۔ابتداء میں یہ کتب کس طرح شائع کی جاتی تھیں اس بارے میں کچھ بیان کردوں۔ ابتدائی زمانہ تھا جب کتب تحریر فرمارہے تھے تو وسائل بہت کم تھے اس وقت کی تصویرکشی کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کاتبوں کے نخرے برداشت کرتے تھے اورکس طرح معیار اچھا رکھنے کی کوشش فرماتے تھے۔اس بارے میں آپ حضرت میر مہدی حسن صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں۔(پہلے یہ احمدی نہیں تھے۔جس زمانے کا ذکر ہے اس زمانے میں یہ احمدی نہیں تھے) کہ میر صاحب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے زمانے میں چھپوائی کے انچارج تھے۔جب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی کسی کتاب کی کاپی چھپتی تو وہ بڑے غور سے پڑھتے تھے۔(یہ بعد کا زمانہ ہے) مثلاً اگر کہیں فل سٹاپ بھی غلط جگہ لگا ہوتا تواس کاپی کو تلف کردیتے اورنئی لکھواتے۔اس طرح کام کرنے والے دو چار دن تک جب تک کہ نئی کاپی تیار نہ ہوتی یونہی بیٹھے رہتے۔(اس زمانے کا پریس کا بھی اور لکھنے کا انتظام بھی اَورطرح کا تھا۔آجکل کی طرح نہیں کہ کمپیوٹر پر بیٹھے اورفوراً پرنٹنگ کردی۔اس کے باوجود بیشمار غلطیاں آجکل بھی ہوتی ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں) پھرجب وہ تیار ہوتی تو پھر وہ دیکھتے اوراگر کوئی غلطی دیکھتے تو پھر اسے تلف کردیتے اوراس وقت تک کتاب چھپنے نہ دیتے جب تک کہ انہیں یقین نہ آتا کہ اب اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام دریافت فرماتے کہ کتاب چھپنے میں اتنی دیر کیوں لگی تو وہ کہتے کہ حضورابھی پروف میں بڑی غلطیاں ہیں۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام بھی صاف اوراچھی چیز چاہتے تھے۔اس لئے آپ کبھی بھی اس بات کا خیال نہ فرماتے کہ مزدور اور کام کرنے والے یونہی بیٹھے ہیں اورمفت کی تنخواہیں کھارہے ہیں۔(اس بات کی فکر نہیں تھی کہ جو لکھنے والے ہیں یا دوسرے کام کرنے والے وہ یونہی بیٹھے ہیں بلکہ کیونکہ اچھی کوالٹی چاہئے تھی اس لئے آپ کہتے تھے ٹھیک ہے معیار اچھا ہونا چاہئے اگر یہ چند دن فارغ بیٹھ کر تنخواہ بھی لے لیں تو کوئی حرج نہیں)۔ بلکہ آپ کی بھی یہی خواہش ہوتی تھی کہ لوگوں کے سامنے اچھی چیز پیش ہو۔پھر حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی عادت تھی کہ کتاب میں ذرا نقص ہوتا تواس کو پھاڑ دینا اورفرمانا دوبارہ لکھو۔کاتب نے پھر کتاب لکھنی اوراگر کہیں ذرا بھی نقص ہوتا تو اسے پھاڑ دینا اورجب تک اچھی کتابت نہ ہوتی اس وقت تک مضمون چھپنے کے لئے نہ دینا۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جن سے کتابت کرواتے تھے وہ شروع میں تو احمدی نہیں تھے لیکن بعد میں احمدی ہوگئے۔ان کا لڑکا بھی احمدی ہوگیا۔جو کتابت کرنے والے تھے ان میں یہ خوبی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی قدر پہچانتے تھے اورحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام ان کی قدر پہچانتے تھے۔باوجود غیر احمدی ہونے کے جب بھی حضرت صاحب کو کتابت کی ضرورت ہوتی تو (جن سے بھی کتابت کرواتے تھے) انہیں قادیان بلایا جاتا۔فرمایا کہ اس زمانے میں تنخواہیں کم ہوتی تھیں۔پچیس روپیہ ماہوار اورروٹی کے لئے الاؤنس ملتا تھا۔ان کی (کتابت کرنے والے کی) یہ عادت تھی کہ جب کام ختم ہونے کے قریب پہنچتا تو انہوں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے پاس آنا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں مجھے اب گھر جانے کی اجازت دے دیں۔تو آپ نے فرمانا کہ کیوں اتنی جلدی کیا پڑی ہے۔ ابھی تو کتابیں چھپ رہی ہیں۔ ہمیں کاتبوں کی، کتابت کی ضرورت ہے۔تو انہوں نے کہنا حضور ضرور جانا ہے۔آپ نے فرمانا ابھی تو کچھ کتابت باقی ہے۔کہنا حضور یہاں تو روٹی پکانی پڑتی ہے۔اس پر سارا دن صَرف ہوجاتا ہے اورروٹی پکایا کروں یا کتابت کیا کروں۔سارا دن روٹی پکانے میں لگ جاتا ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمانا اچھا آپ کی روٹی کا مَیں لنگر سے انتظام کروادیتا ہوں۔اس طرح ان کو پینتیس روپے تنخواہ بھی مل جاتی اورروٹی بھی مفت مل جاتی۔کچھ دن کے بعد انہوں نے پھرحضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنا کہ حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں، جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔حضرت صاحب نے پوچھنا کیوں کیا بات ہے۔کہنا حضور لنگر کی روٹی بھی کوئی روٹی ہے۔دال الگ ہے پانی الگ ہے اورنمک ہے ہی نہیں۔(یہاں بھی آجکل بعض دفعہ اس طرح ہی پک جاتی ہے) اورکسی وقت اتنی مرچیں ڈال دینی کہ آدمی کو سوکھی روٹی کھانی پڑتی ہے۔یہ روٹی کھاکر کوئی انسان کام نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمانا اچھا تو بتاؤ کیا کروں پھر۔تو انہوں نے کہنا اس کے لئے کچھ رقم الگ دے دیا کریں اس مصیبت سے تو خود روٹی پکانے کی مصیبت اٹھانا بہتر ہے۔مَیں خود روٹی پکالیا کروں گا۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام نے دس روپے اور بڑھا دینے اور کہنا لو اب آپ کو پینتالیس روپے ملا کریں گے۔پچیس روپے سے شروع ہوئے پینتالیس تک آگئے۔پھرانہوں نے دس دن کے بعد آجانا اورکہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔مجھے گھر جانے کی اجازت دیں۔یہاں سارا دن روٹی پکاتا رہتا ہوں کام کیا کروں۔آپ نے فرمانا پھر کیا کریں۔کہنا حضور لنگر خانے میں انتظام کروادیں۔آپ نے فرمانا اچھا تمہیں پینتالیس روپے ملتے رہیں گے اورکھانا بھی لنگر خانے سے مَیں لگوادیتا ہوں۔انہوں نے واپس آکر پھر کام شروع کردینا۔کچھ دنوں کے بعد پھر آجانا اورکہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔حضور نے پوچھنا بات کیا ہے۔کہنا حضور لنگر کی روٹی تو مجھ سے نہیں کھائی جاتی۔بھلا یہ بھی کوئی روٹی ہے۔آپ مجھے دس روپے روٹی کے لئے دے دیں مَیں خود انتظام کرلوں گا۔حضرت صاحب نے دس روپے بڑھا کر پچپن روپے کردیئے۔چونکہ وہ حضرت صاحب کی طبیعت سے واقف تھے۔انہوں نے اپنے لڑکے کو سکھایا ہوا تھا کہ مَیں تیرے پیچھے ڈنڈا لے کر بھاگوں گا اورتُو شور مچاتے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اوراس طرح کہنا۔چنانچہ باپ نے ڈنڈا لے کر اس کے پیچھے بھاگنا اوراس نے شور مچاتے اور چیختے چلّاتے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اورکہنا حضور ماردیا ماردیا۔اتنے میں والد نے بھی آجانا اورکہنا باہر نکل تیری خبر لیتا ہوں۔حضرت صاحب نے یہ حالت دیکھ کر پوچھنا کہ کیا بات ہے۔کیوں چھوٹے بچے کو مارتے ہو؟ کہنا حضور سات آٹھ دن ہوئے اس کو جوتی لے کردی تھی وہ اس نے گم کردی ہے۔اس وقت مَیں خاموش رہا۔پھر لے کر دی وہ بھی گم کردی۔اب مجھ میں طاقت کہاں ہے کہ اس کو اَور جوتی لے کردوں۔میں اسے سزا دوں گا۔اگر آج سزا نہ دی تو کل پھر جوتی گم کردے گا۔حضرت صاحب نے بتانا میاں بتاؤ جوتی کتنے کی آتی ہے؟ کہنا حضور تین روپے کی۔حضرت صاحب نے فرمانا اچھا تین روپے لے لو اوراس کو کچھ نہ کہو۔تین روپے لے کر واپس آجانا۔چار دن بھی نہیں گزرے ہوں گے پھر لڑکے نے شور مچانا۔حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جاتا تھا۔شور مچاتا ہوا۔انہوں نے پھر لاٹھی لے کر اس کے پیچھے پیچھے آنا اور کہنا باہر نکل۔اس دن حضرت صاحب کے کہنے پر چھوڑ دیا تو آج تجھے نہیں چھوڑوں گا۔یہ اسے کہتے۔حضرت صاحب نے پوچھنا کیا بات ہوئی۔آج کیوں بچے کو مارتے ہو؟اس نے کہنا حضور اس دن تو میں نے آپ کے کہنے پر چھوڑ دیا تھا۔آج اسے نہیں چھوڑنا۔آج پھر یہ جوتی گم کرآیا ہے۔حضرت صاحب نے فرمانا اسے نہ مارو، جوتی کی قیمت مجھ سے لے لو۔پھر انہوں نے جو رقم بتانی وصول کرکے لے جانی اورکہنا حضور میں نے اس دفعہ چھوڑنا تو نہیں تھا لیکن آپ کے فرمانے پر چھوڑ دیتا ہوں۔غرض اس طرح انہوں نے کرتے رہنا لیکن کتابت ایسی اچھی کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام انہی سے اپنی کتابیں لکھوایا کرتے تھے اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی معمولی کاتب سے کتاب لکھوا کر خراب کی جائے کیونکہ اس طرح کتاب کا معیار لوگوں کی نظر میں کم ہوجاتا ہے۔

(ماخوذ از انوارالعلوم۔جلد18 صفحہ 227 تا230)

بہرحال یہ تو ایک لطیفہ تھا کہ جوتی کا ذکر کیا یا تنخواہ بڑھانے کا ذکر کیا لیکن اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنی کتب کی چھپوائی کے بارے میں جو ایک خاص فکر نظر آتی ہے اس کا پتا چلتا ہے کہ غیروں کے سامنے بھی اسلام کے دفاع اوراس کی خوبصورتی کے بارے میں جو ممکنہ عمدہ چیز پیش ہوسکتی ہے وہ کی جائے اوراپنوں کے علم میں اضافے کے لئے بھی بہترین شکل میں اسلام کی تعلیم سامنے آئے۔

پس حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اورہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اوردنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے۔اصل برکت تو یہ ہے کہ بادشاہوں کو اسلام کا حقیقی علم حاصل ہو اور وہ اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالیں ورنہ تو بہت سے بلکہ اکثریت بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اِلّا ماشاء اللہ اس وقت سب کے سب جو مسلمان بادشاہ ہیں اور جو لیڈر ہیں وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کام کررہے ہیں۔منہ پر تو اسلام کا نام ہے اوردل ذاتی مفادات کے حصول کے پیچھے ہیں۔ان سے ظلم ہورہے ہیں۔

پس جب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام پھیلنا ہے اورآپ کے ذریعہ سے، کپڑوں سے لوگوں نے برکت حاصل کرنی ہے۔جو بادشاہ آئیں گے وہ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھ کر آئیں گے اوریہی حقیقی برکت ہے اوراس کے لئے ہمیں بھی اس حقیقی تعلیم کا علم ہونا چاہئے

اوراس کے مطابق تبلیغ ہونی چاہئے اورنوجوانوں کوبھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔تبھی الہام ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ کی صحیح حقیقت آشکار ہوسکے گی اوراس کی ہمیں سمجھ بھی آئے گی اورہم تبلیغ کے اعلیٰ معیار پیدا کرسکیں گے۔اللہ تعالیٰ اس بات کوسمجھنے کی ہم سب کوتوفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کی نماز کے بعدمَیں بعض جنازے بھی پڑھاؤں گا جن میں سے دوجنازہ حاضر ہیں۔ایک غائب ہے۔

ایک جنازہ مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کا ہے جو یہاں کوونٹری(Coventry) میں کچھ عرصے سے رہ رہے تھے۔11رجنوری2016ءکو87سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ماسٹر چراغ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے بیٹے تھے۔قادیان کے قریب کھارا ان کا گاؤں تھا۔ان کو(ماسٹر چراغ دین صاحب کو) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلاس فیلو ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔آپ کے والد صاحب کوحضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔آپ کے گاؤں کھارا میں احمدیت آپ کے دادا حضرت چوہدری امیر بخش صاحب کے ذریعہ سے آئی تھی۔(ان کے والد کی بات ہورہی ہے چوہدری عزیز ڈوگر صاحب کے)۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کوبھی ساری عمر جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ابتدا میں آپ نے تقریباً31سال تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دواخانہ خدمت خلق میں کام کیا۔اور یہ حضرت مصلح موعود کا دواخانہ تھا اس میں کام کیا اور ساتھ میں حضور نے ہی خود ان کوطب سکھائی تھی۔اور خلافت رابعہ میں پھر مرکز نے آپ کو گیمبیا اور جرمنی وغیرہ ممالک میں مختلف تعمیراتی کاموں کی نگرانی کرنے کے لئے بھیجا۔اس طرح آپ کو جماعتی عمارات بنانے کی توفیق ملی۔ربوہ کے قیام کے دوران خدام الاحمدیہ میں آپ مہتمم مقامی بھی رہے۔پھر چندسال تحریک جدید میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔1974ءمیں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔چیئر مین احمدی اطبّا ایسوسی ایشن اور صدر احمدی تجّار ایسوسی ایشن کی حیثیت سے بھی کام کیا۔1999ءمیں لندن سے کوونٹری شفٹ کر گئے جہاں وفات تک سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔کافی بیماریاں ان کو آئیں اور بیماری کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر تقریب میں شرکت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جرمنی وغیرہ یورپ کے دورے میں جہاں بھی مَیں جاؤں مَیں نے دیکھا ہے وہاں پہنچے ہوتے تھے۔پچھلے دنوں بیمار بھی تھے اس کے باوجود یہ بڑی کوشش کرکے ہالینڈ میں پارلیمنٹ میں جو فنکشن ہوا تھا وہاں بھی پہنچے ہوئے تھے۔ان کوبعض کتب کی اشاعت کی بھی توفیق ملی جس میں سیرت حضرت امّاں جان اور سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور دوسرے اقوال زرّیں اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک کتاب ہے جو شائع کرنے کی توفیق ملی۔نہایت شریف النفس، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ گہرا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا، وفا کا تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں اور بیٹے بھی جرمنی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔بیٹی بھی یہاں مڈلینڈ کی لجنہ کی صدر ہیں۔آپ کے بھائی حلیم طیب صاحب کہتے ہیں کہ 1947ءمیں جب ہجرت کی تو والدہ صاحبہ کو ان کی بیماری کی حالت میں قادیان سے سیالکوٹ تک اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور اس خدمت کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خطبہ میں بھی فرمایا تھا۔ان کا گاؤں کھارا قادیان سے قریب ہی تھا۔پارٹیشن کے وقت وہاں حفاظت کا انتظام، ڈیوٹیاں دیتے رہے اور بڑی بہادری سے مستورات کی حفاظت کا سامان کرتے رہے۔حضرت مصلح موعود نے درویشان قادیان کی حفاظت اور اسیران کی رہائی کے لئے بعض امور کے لئے حُکّام سے ملنے کے لئے ہندوستان میں بھی ایک وفد تشکیل دیا تھا۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ان کے قائد تھے اس میں یہ بھی شامل تھے۔

الیاس منیر صاحب کہتے ہیں کہ مختلف منصوبوں کے نگران اور انچارج ہوتے تھے مگر میں نے آپ کو مزدوروں کی طرح کام کرتے بھی دیکھا ہے۔اسی طرح تعمیراتی سامان خریدتے وقت کم سے کم قیمت پر بہترین کوالٹی کی تلاش میں مختلف مارکیٹوں میں جا کر چکر لگا کر جماعت کے پیسے بچانے کی کوشش کرتے تھے۔خلافت سے محبت اور عقیدت ان کا بنیادی حصہ تھی۔ایک دفعہ آپ کے گھٹنے میں تکلیف تھی تو پھر کہتے کہ یہ عارضی تکلیف ہے۔مستقل نہیں ہوسکتی کیونکہ میرے دائیں گھٹنے پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ پاؤں رکھ کر گھوڑے پر سوار ہوئے تھے۔اس لئے اس کی برکت سے امید ہے کہ اس کو تکلیف نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتے پھرتے رہے۔ایک زمانے میں ان پر بعض مشکل حالات بھی آئے، ابتلاء بھی آئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وفا سے انہوں نے وقت گزارا اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھا۔اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے اور جماعت سے وفا کا تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ اقبال نسیم عظمت بٹ صاحبہ کا ہے جو غلام سرور بٹ صاحب کی اہلیہ تھیں۔13رجنوری کو 94سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت کرم الٰہی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کڑیاں والے کی پوتی، حضرت میراں بخش صاحب کی نواسی اور حضرت شیخ محمد بخش صاحب رئیس اعظم کڑیاں والے کی بہو تھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے نظم ’’اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے‘‘ لکھ کر بھجوائی تھی۔مرحومہ نہایت نیک، صالحہ، نمازوں کی پابند، ملنسار، مہمان نواز، ہر ایک کی مدد کرنے والی خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔موصیہ تھیں۔اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔نسیم افضل بٹ ان کے بھتیجے ہیں جو ریجنل امیر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

ایک جنازہ غائب ہے۔یہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش قادیان کا ہے۔یہ 6رجنوری2016ءکو طویل علالت کے بعد89سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت منشی مہر دین صاحب پٹواری صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پوتی اور حکیم عبید اللہ صاحب کی بیٹی تھیں۔شادی تقسیم ملک سے پہلے ہوئی تھی۔بعد ازاں کچھ عرصے کے لئے، چند سالوں کے لئے پاکستان ہجرت کرگئیں اور پھر پہلے قافلے میں قادیان واپس آگئیں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہمیشہ درویشی کی زندگی گزاری۔نہایت سادہ تھیں اور سادگی سے زندگی گزاری۔اپنا یہ زمانہ صبر اور شکر اور توکّل اور وفا کے ساتھ گزارا۔موصیہ تھیں۔اس کے علاوہ باوجود اتنی زیادہ کشائش نہ ہونے کے مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔تہجد گزار، تقویٰ شعار خاتون تھیں۔محلے کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ان کے پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ایک بیٹے قریشی محمد فضل اللہ صاحب قادیان میں نائب ناظر اشاعت ہیں۔ایک بیٹے قریشی محمد رحمت اللہ صاحب اس وقت دفتر آڈیٹر میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔تین داماد قادیان میں سلسلہ کی خدمت کررہے ہیں۔ایک داماد لاہور میں مربی سلسلہ ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی وفا سے خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 12

تعلیم اسلام قبول کیا اور پھر اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تنزانیہ چلے گئے جہاں ایک دن احمدیہ بک سٹال سے جماعت کا تعارف ہوا اور آپ نے بیعت کرلی۔1987ءمیں آپ نے موروگورو تنزانیہ میں جامعۃ المبشرین میں داخلہ لیا اور 1990ءمیں فارغ التحصیل ہونے کے بعد کونگو واپس چلے گئے اور کنشاسا میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔علاوہ ازیں روانڈا اور یوگنڈا میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔اس دوران ایک دفعہ آپ شدید بیمار بھی ہوگئے لیکن حضور انور کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر شفایاب ہوئے۔اس بیماری کا آپ کی ٹانگ پر بھی اثر ہوا مگر اس معذوری کو کبھی آپ نے خدمت دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔مشکل حالات میں بھی ہمیشہ صبر وشکر کا ہی اظہار کیا۔بہت پر جوش داعی الی اللہ تھے۔سواحیلی زبان پر عبور حاصل تھا۔بہت اچھے مقرر تھے، نہایت ہنس مکھ، خلافت کے عاشق اور جماعت کا درد رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔اپنے بچوں کو بھی نظام جماعت سے وابستہ رکھا نیز ایک بیٹے کو وقف بھی کیا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 11 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7)مکرم محمد شریف چیمہ صاحب (ابن مکرم محمد حسین چیمہ صاحب مرحوم۔دارالصدر شمالی ربوہ) یکم نومبر 2015ءکو96 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ صوم وصلوۃ کے پابند، دعاگو، سادہ مزاج، درویش صفت، نیک اور مخلص انسان تھے۔ہمیشہ اپنی اولاد کی نیک تربیت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(8)مکرمہ مسرت سلطان صاحبہ (اہلیہ مکرم سلطان احمد کھوکھر صاحب۔ ربوہ) 16 ستمبر 2015ءکو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حاجی رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور سابق امیر جماعت راہوالی ضلع جالندھر کی پڑپوتی تھیں۔صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(9)مکرم محمد اشرف کھوکھر صاحب (ابن مکرم محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار آف تلونڈی کھجوراں والی ضلع گوجرانوالہ) 26رستمبر 2015ءکو طویل علالت کے بعد حرکت قلب بند ہونے سے 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نہایت خوش مزاج، بڑے باہمت، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت، اخلاص اور عقیدت کا تعلق تھا۔جماعتی پروگراموں اور جلسوں میں باقاعدگی سے شمولیت کرتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم قیصر محمود طاہر صاحب ہیٹی میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(10)مکرمہ عطیہ حکیم تنولی صاحبہ (ہیوسٹن۔امریکہ) 5نومبر 2015ءکو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ نے اپنی بیماری کا تمام عرصہ نہایت ہمت، حوصلہ اور صبر سے گزارا۔پاکستان قیام کے دوران شدید جماعتی مخالفت کے حالات کا بڑی بہادری سے ڈٹ کر مقابلہ کرتی رہیں۔آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا بزرگ خاتون تھیں۔

(11)عزیزم فائز احمد کاہلوں صاحب (واقف نو۔ابن مکرم صدیق احمد صاحب کاہلوں ۔ جرمنی) 7راکتوبر 2015ءکو 23سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم پیدائشی طور پر خون کی ایک بیماری میں مبتلا تھے۔لیکن اس کے باوجود جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور اپنی بیماری کو کبھی جماعتی خدمت میں روک نہیں بننے دیا۔آپ کو اپنی مجلس میں ناظم تبلیغ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔نمازوں کے پابند، صدقہ وخیرات کرنے والے، باقاعدگی سے چندہ جات کی ادائیگی کرنے والے نیک اور مخلص نوجوان تھے۔خلافت سے گہری محبت اور اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے 46ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت و کامیاب انعقاد

☆......جلسہ سالانہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام۔ ☆......مختلف سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات کی جلسہ سالانہ میں شرکت۔ ☆......موزیمبیق، ملاوی اور یوگنڈا سے جماعتی نمائندگان کی شرکت۔ ☆...... جلسہ کے ایام میں روزانہ نماز تہجد اور تربیتی موضوع پر درس کا اہتمام۔ ☆......نیشنل ٹی وی تنزانیہ TBC، نیشنل ریڈیو TBCFM، NIPASHE، MWANANCHI، اخبارات، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بھرپور کوریج۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو 2 تا 4 اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنا جلسہ سالانہ تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں Kitonga کے مقام پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کے ایام میں روزانہ نماز تہجد اور تربیتی موضوع پر درس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ 2 اکتوبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے مقامی طور پر خطبہ جمعہ دیا۔ آپ کے خطبہ کی زینت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغام تھا جو آپ نے انگریزی، سواحیلی اور اردو میں پڑھ کر سنایا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں فرمایا:

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ یہ جلسے ایک احمدی کے لئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے چاہئیں کیونکہ ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کے لئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہونا، اس کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے اکٹھے ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا باعث ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے منعقدہ مجالس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں۔ اس کی جنتوں کی طرف لی جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ جب صحابہ نے اس بارہ میں وضاحت چاہی کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ میں ترقی کریں۔ دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ بھی ہو اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے بہت دعائیں کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ شاملین کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات کو ان پر آسان کر دے اور ان کے ہمّ و غم دُور فرمائے۔ ان دعاؤں کا حقیقی وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک احمدی جلسہ کے مقصد کو مدّنظر رکھے اور اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ توبہ اور استغفار کی طرف مائل ہو اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کا طلبگار ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر پھر خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس نظام سے وابستہ کر دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہر فردِ جماعت کو بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اطاعت ہی ایک ایسا امر ہے جس کے ذریعہ سے کامیابیاں ملتی ہیں۔ یعنی کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو اطاعت کرنے والے ہیں اور جماعت کی کامیابی اور ترقیات بھی اسی سے وابستہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر بیعت کنندہ خواہ مرد ہو یا عورت یہ عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدّم کرے گا۔ اور نظام جماعت اور اس کی ترقی کے لئے کوشاں رہے گا۔ پس ہر احمدی جہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے وہاں خلیفۂ وقت کی اطاعت کے معیار کو بھی بلند کرنے کی کوشش اور جدوجہد کرے کیونکہ عبادات کی قبولیت کے لئے خلیفۂ وقت کی اطاعت لازمی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے۔ پس ہر احمدی کو کامل اطاعت کا جوأ اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آپ قرآن کریم کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر چلنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ خلیفۂ وقت کے معاون و مددگار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ آمین۔

(مکتوب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مؤرخہ 29 ستمبر 2015ء)

پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطبہ جمعہ سنا گیا اور مقامی طور پر اس خطبہ کا سواحیلی زبان میں براہ راست ترجمہ مکرم کریم الدین شمس صاحب نے کیا۔

مکرم خرم شہزاد صاحب مربی سلسلہ دار السلام تنزانیہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق پہلے سیشن میں حسب روایت پرچم کشائی ہوئی۔ امسال جلسہ سالانہ میں 5 اجلاسات کا انعقاد کیا گیا تھا جن میں درج ذیل احباب نے تقریر کرنے کی سعادت حاصل کی:

☆......افتتاحی تقریر مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کے اقتباسات بابت جلسہ سالانہ پیش کئے اور جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی اور تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی۔

دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆......'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہستی باری تعالیٰ کا منہ بولتا ثبوت' از مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ اروشا ریجن۔ ☆......'خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات' از مکرم آصف محمود بٹ صاحب مبلغ سلسلہ موروگورو۔ ☆......'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت امام مہدیؑ کا مقام' از مکرم معلم شابان Lusseza صاحب۔ ☆......'افریقہ کی سیاسی و ملکی ترقی میں خلافت احمدیہ کا کردار' از مکرم علی خامس Mbambwa صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ ☆......'تجارتی مہم جوئی کے بارہ میں اسلامی تعلیمات' از مکرم سیف حسن Nakuchima صاحب جنرل سیکرٹری۔ ☆......'حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تبلیغ و تربیت کے حوالے سے رہنمائی' از مکرم معلم عبد الرحمٰن عامے صاحب۔ ☆......'قرآن کریم کی تعلیمات اور دنیا کا امن' از مکرم بکری عبیدی صاحب انچارج سواحیلی ڈیسک تنزانیہ۔ ☆......'حضرت مسیح موعودؑ کا اسلام کے لئے اس زمانہ کا جہاد' از مکرم وسیم احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ موانزہ وشیانگا ریجنز۔ ☆......'ہر احمدی اسلام کا سفیر' از مکرم یوسف ڈاڈی Mmoto صاحب۔

معزز مہمانان کے تأثرات

امسال درج ذیل معزز مہمانان جلسہ سالانہ پر تشریف لائے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

☆......**ڈپٹی چیئرمین آف ہیومن رائٹس اینڈ گڈ گورننس تنزانیہ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے آفس کو اپنے اس جلسے میں مدعو کیا کیونکہ عموماً دینی جماعتیں ہمیں اپنے پروگراموں میں مدعو نہیں کرتی ہیں۔ اس حوالے سے آپ کی جماعت نے باہمی تعلق کا جو قدم اٹھایا ہے انشاء اللہ یہ تعلق قائم رہے گا۔

☆......**Seventh Day Adventists Church کے جنرل سیکرٹری** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: یہ پہلا موقع ہے کہ میں مسلمانوں کے کسی اجتماع میں مدعو کیا گیا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ جب میں مسلمانوں کے کسی پروگرام میں جاؤں گا تو سب کے ہاتھ میں مجھے کوئی

نہ کوئی ہتھیار نظر آئے گا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اس سے قبل مجھے جماعت احمدیہ کا قطعی تعارف نہیں تھا۔ لیکن اب مجھے علم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت امن کے قیام کے لئے کس قدر کوششیں کر رہی ہے۔ اور تشدّد کو ختم کرنے کی خواہاں ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کاوشوں میں آپ کی جماعت صفِ اوّل میں ہے۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' آپ کی تعلیمات کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ انسانیت کی خدمت بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ سکولوں کے ذریعہ لوگوں کی تعلیم، ہسپتالوں کے ذریعہ لوگوں کی صحت اور پانی کے نلکے لگا کر پینے کا صاف پانی مہیا کرنے میں کوشاں ہیں۔

آپ کے جلسہ میں لوگوں کا ڈسپلن دیکھ کر مَیں کافی متأثر ہوا ہوں۔ اتنے بڑے مجمع میں آپ کس قدر سکون و آرام سے بیٹھے ہیں، کوئی بدمزگی دیکھنے میں نہیں رہی۔

☆......**ریجنل کمشنر دارالسلام اور ڈی سی ٹمیکے** کے نمائندہ نے کہا کہ مجھے ڈی سی صاحب نے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس جلسہ سے میرے لئے جو بھی پیغام ہو لے کر آئیں اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔ یہ ڈی سی صاحب کا پیغام ہے جو میں آپ تک پہنچا رہا ہوں۔

دوسرا چونکہ مَیں بھی مسلمان ہوں اس لئے میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ جو نصائح آپ یہاں سن رہے ہیں

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

قسط نمبر 28

انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شَرُّ الْبَرِيَّةِ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کے ایک خط کے جواب میں خشوع خضوع کے ساتھ اور محنت اور مشقّت اٹھا کر اعمال صالحہ اور عبادات بجا لانے کی اہمیّت کو یوں بیان فرمایا۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

”قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہداتِ شاقّہ بجا لا کر اپنے مولا کو خوش کرنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف میں ارشاد و ترغیب ہے اور جو مورد کشود کار ہے وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے۔

اور اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جائے اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتّب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعُّم اور تلذّذ کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہوسکتا۔ ایک شخص شربتِ شیریں پی کر اس کے پینے کی مزدوری نہیں مانگ سکتا، سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقّت کے ختم ہونے سے وہیں ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادات، عبادات نہیں رہتیں بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ **سو حالت قبض جو بے ذوقی اور بے مزگی سے مراد ہے یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے۔** ہاں بے مزگی کی حالت میں اعمالِ صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے مگر ادنیٰ خیال سے اس گرانی کو انسان اُٹھا سکتا ہے۔ **جیسے ایک مزدور خوب جانتا ہے کہ اگر میں نے آج مشقّت اُٹھا کر مزدوری نہ کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گزارہ ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بجز اعمالِ صالحہ کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہوں جو خلافِ نفس ہوں اور مشقّت سے ادا کئے جاویں۔ اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ دل سے جس کام کے لئے مصمّم عزم کیا جاوے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے۔** سو مصمّم عزم اور عہد واثق سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہئے **اور نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الخ) بہت خشوع اور خضوع سے زور لگانا چاہئے اور بار بار پڑھنا چاہئے۔ انسان بغیر عبادت کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شَرُّ الْبَرِيَّةِ ہے۔** وقت گزر جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گزر گیا وہ ناقابل تلافی اور سخت حسرت کا مقام ہے۔ دعا کرتے رہو اور تھکو مت۔ لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (یوسف:88)۔

(مکتوبات احمد جلد 3 صفحہ 61-6)

تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے

اسی طرح ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام نے حضرت منشی صاحب کے نام اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا:

”**تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے جس قدر رکوع سجود آہستگی سے کیا جاوے وہی بہتر ہے۔** اسی طرح پر پڑھنے سے نماز میں **لذّت** شروع ہو جاتی ہے۔ سو یہ بات بہت اچھی اور نہایت بہتر ہے کہ رکوع سجود بلکہ تمام ارکان نماز میں تعدیل و اطمینان اور آہستگی سے رعایت رکھی جاوے۔ اگر **نماز تہجد میں تکرار سے یہ دعا کرو۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تو یہ طریق نہایت اقرب دل پر نورانی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔**“ (مکتوبات احمد جلد 3 صفحہ 62-63)

سورۃ فاتحہ کی برکات کو حاصل کرنے کا طریق

حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحبؓ چونکہ ایک سجادہ نشین کے بیٹے تھے اور عملیات اور چلّہ کشیوں کو ہی معراج سلوک و معرفت یقین کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس زمانے میں جب کہ ابھی آپ بیعت بھی نہیں لیتے تھے سورۂ فاتحہ کے برکات اور فیوض کو بطور منتر حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی، جیسا کہ آج کل کے مروّجہ پیروں اور سجادہ نشینوں میں یہ طریق جاری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک انسان اس روح کو اپنے اندر پیدا نہ کرلے جو سورۂ فاتحہ میں رکھی گئی ہے محض منتر جنتر کے طور پر پڑھنے سے وہ برکات حاصل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحبؓ کے نام اپنے مکتوب گرامی محرّرہ 7 مارچ 1885ء میں تحریر فرمایا:

” آپ نے جو سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کی اجازت چاہی ہے یہ کام صرف اجازت سے نہیں ہوسکتا بلکہ امر ضروری یہ ہے کہ **سورۃ فاتحہ کے مضمون سے مناسبت حاصل ہو۔ جب انسان کو ان باتوں پر ایمان اور ثبات حاصل ہو جائے جو سورۃ فاتحہ کا مضمون ہے تو برکات سورۃ فاتحہ سے مستفیض ہوگا**“۔ (مکتوبات احمد جلد 3 صفحہ 92-91)

دو پسندیدہ اعمال

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 21 جنوری 1892ء کو حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے نام اپنے ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا:

” رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے وہ دو ہیں **ایک نماز اور ایک جہاد**۔ نماز کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

اِس زمانہ میں جہاد کی صُورت

سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دُنیا میں پھیلاویں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خداتعالیٰ کوئی دوسری صورت دُنیا میں ظاہر کرے۔

اور نماز اپنی اُسی پہلی حالت پر ہی چاہئے کہ **نماز میں خداتعالیٰ سے ہدایت چاہیں اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا تکرار کریں خواہ گنجائش وقت کے ساتھ وہ تکرار سو مرتبہ تک پہنچ جائے۔ سجدہ میں اکثر يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ** ...... الخ **بتمامتر عجز کہا کریں۔**

مگر نماز کی قنوت میں عربی عبارتیں ضروری نہیں۔ قنوت اُن دعاؤں کو کہتے ہیں جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں سو بہتر ہے کہ ایسی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں۔ قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ اسی طرح پڑھنی چاہئیں جیسا کہ پڑھی جاتی ہیں مگر جدید مشکلات کی قنوت اگر اپنی زبان میں پڑھیں تو بہتر ہے تا اپنی مادری زبان نماز کی برکت سے بے نصیب نہ رہے۔ قنوت کی دعاؤں کا التزام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ بعض پانچ وقت کے قائل ہیں اور بعض صبح سے مخصوص رکھتے ہیں اور بعض ہمیشہ کے لئے اور بعض کبھی کبھی ترک بھی کر دیتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ قنوت مصائب اور حاجات جدیدہ کے وقت یا ناگہانی حوادث کے وقت ہوتا ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ دن مصائب اور نوازل کے ہیں اس لئے کم سے کم صبح کی نماز میں قنوت ضروری ہے۔ قنوت کی بعض دعائیں ماثور بھی ہیں مگر مشکلات جدیدہ کے وقت اپنی عبارت میں استعمال کرنی پڑیں گی۔

نماز کو مغز دار بنانا چاہئے

غرض نماز کو مغز دار بنانا چاہئے جو دعا اور تسبیح، تہلیل سے بھری ہوئی ہو۔ اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التزام رکھنا چاہئے اور ہمیشہ خداتعالیٰ سے نیک کاموں اور نیک خیالوں اور نیک ارادوں کی توفیق مانگنی چاہئے کہ بجز اس کی توفیق کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ یہ ہستی سخت ناپائیدار اور بے بنیاد ہے غفلت اور غافلانہ آسائش کی جگہ نہیں۔ ہر یک سال اپنے اندر بڑے بڑے انقلاب پوشیدہ رکھتا ہے۔ خداتعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہئے اور ہراساں اور ترساں رہنا چاہئے کہ وہ ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے اگرچہ وہ گنہگار ہی ہوں۔ اور چالاکوں اور خود پسندوں اور ناز کرنے والوں پر اُس کا قہر نازل ہوتا ہے اگرچہ وہ کیسے ہی اپنے تئیں نیک سمجھتے ہوں“۔

(مکتوبات احمد جلد 3 صفحہ 10-9)

اپنی عبادتوں کے ذریعہ سے خداتعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑ کر ان برگزیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو روشن ستاروں کی طرح آسمان پر چمک رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 2006ء میں احباب جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایسے لوگ عطا فرماتا رہا ہے اور فرما رہا ہے جو ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے لوگوں کی ہدایت کا باعث بنتے رہے ہیں اور بن رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نظارہ جماعت کے ایسے برگزیدہ لوگوں کے بارے میں دکھایا تھا جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

” میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں (رات کا وقت ہے میں ایک جگہ بیٹھا ہوں) اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا بہت سارے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب مَیں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ ”آسمانی بادشاہت“ پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازے پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب مَیں نے کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک شخص ہے مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔ اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ آسمانی باشاہت سے مراد سلسلے کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔ اور اس دیوانے سے مراد کوئی متکبر مغرور متمول یا تعصّب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے خدا اس کو توفیق بیعت دے گا۔ پھر الہام ہوا لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا گویا میں کسی دوسرے کو تسلّی دیتا ہوں کہ تُو مت ڈر۔ خدا ہمارے ساتھ ہے“۔

(بدر جلد 2 نمبر 45 مورخہ 8 رنومبر 1906ء صفحہ 3۔ الحکم جلد 10 نمبر 38 مورخہ 10 رنومبر 1906ء صفحہ 1)

پس آج رُوئے زمین پر پھیلے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی عبادتوں کے ذریعہ سے خداتعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑ کر ان برگزیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو روشن ستاروں کی طرح آسمان پر چمک رہے ہیں۔ جنہوں نے پہلوں سے مل کر دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بننا ہے اور آسمانی بادشاہت کو پھر سے دنیا میں قائم کرنا ہے۔ ہر دل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنی ہے۔ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ”پیر بنو۔ پیر پرست نہ بنو“ اور ”ولی بنو۔ ولی پرست نہ بنو۔“ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء کی پیروی کرتے ہوئے اپنی عبادتوں کو سنوارتے ہوئے، قبولیت دعا کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

” **ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں خاص تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔** جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہوسکتا ہے۔ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182)

(باقی آئندہ)

نمازجنازہ حاضروغائب

(1)مکرم عبدالباسط راجپوت صاحب(ابن مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم آنریری مربی سلسلہ، مانچسٹر یوکے) 10 نومبر 2015ء کو بعارضہ کینسر 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 1962ء میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئے تو سالہا سال تک مقامی جماعت میں جنرل سیکرٹری کے علاوہ کئی حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔علاوہ ازیں مانچسٹر نارتھ جماعت کے صدر، ناظم انصاراللہ اور مجلس انصاراللہ کے رکن خصوصی بھی رہے۔جماعت سینٹر کے قیام سے قبل ان کے گھر پر ہی نماز باجماعت کا انتظام ہوا کرتا تھا۔آپ نماز باجماعت کے پابند، مالی قربانی میں پیش پیش، اطاعت کا مثالی نمونہ دکھانے والے اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت سے گہری محبت،عقیدت اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم مبلغ سلسلہ کے بھتیجے تھے۔

(2)مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب(ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم۔سابق کارکن بک شاپ مسجد فضل لندن) 9 نومبر 2015ء کو بعارضہ کینسر 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو قریباً پانچ سال مسجد فضل لندن کی بک شاپ میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔نماز باجماعت کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، خلافت کے اطاعت گزار، خدمت دین کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔تادم آخر اپنی ضعیف والدہ کی خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے چھوٹے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب بھلی مربی سلسلہ آجکل نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

نمازجنازہ غائب:

(1)مکرمہ صغیرہ بی بی صاحبہ(اہلیہ مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش مرحوم۔قادیان) 26 اکتوبر 2015 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔1954ء میں آپ کی شادی مکرم فتح محمد صاحب گجراتی مرحوم کے ساتھ ہوئی جنہیں 313 درویشوں میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ نے دَوردرویشی اپنے خاندان کے ساتھ صبروشکراور ہمت کے ساتھ سے گزارا اور باوجود بہت تنگی کے اپنے بچوں کی دینی ودنیاوی تعلیم وتربیت کے لئے اہم کردارادا کیا۔آپ صوم و صلوۃ کی پابند، تہجد گزار نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی دو بیٹیاں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔

(2)مکرمہ عزیزہ محمود صاحبہ(اہلیہ مکرم حکیم محمود احمد صاحب مرحوم۔یوکے) 3 اکتوبر 2015ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت نظام الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بیٹی تھیں جو نیروبی مشرقی افریقہ جانے والے پہلے مبلغ سلسلہ تھے اور حکیم سراج الدین صاحب مرحوم آف بھاٹی گیٹ لاہور کی بہو تھیں۔آپ عبادت گزار، ہرایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی،صلہ رحمی کرنے والی،غریب پروراور مخلص نیک خاتون تھیں۔نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ابو سلطانوف سعید امین صاحب (چیچنیا۔حال فرانس) 26 اکتوبر 2015ء کو 41 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ چیچنیا کے اوّلین احمدیوں میں سے تھے۔آپ کو جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت اور یہاں کے روحانی ماحول سے متاثر ہونے کی وجہ سے قبول احمدیت کی سعادت ملی۔نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والے، ہرایک کے ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت سے گہری وابستگی، اطاعت اوراخلاص ومحبت کا تعلق تھا۔اپنے بچوں کی نیک تربیت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔آپ باقاعدگی سے حضورانور کا خطبہ جمعہ رشین زبان میں سنتے تھے۔آپ کو بہت فکر رہتی تھی کہ چیچن قوم جلد احمدیت قبول کرے۔مربیان سلسلہ کے ساتھ مل کر تبلیغی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جوسب خداتعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔

(4)مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب(ابن مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔جناح ٹاؤن۔سیالکوٹ) 29/28 اکتوبر 2015ء کی درمیانی رات 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، جماعتی خدمت میں پیش پیش نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت سے گہری وابستگی تھی۔حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5)مکرمہ رسول بیگم صاحبہ(اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد وڑائچ صاحب مرحوم) گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نمازوں کی پابند،تہجد گزار،غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی اور توجہ سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد خرم صاحب ہالینڈ میں مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(6)مکرم ایدی بخاری صاحب(واقف زندگی۔عوامی جمہوریہ کونگو) 31 اکتوبر 2015ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ عوامی جمہوریہ کونگو کے سب سے پہلے لوکل مبلغ اور دیرینہ خادم سلسلہ تھے۔ آپ 1962ء میں ایک عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔دوران

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ہائی بلڈ پریشر کا آزمودہ علاج

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔کینیڈا

موجودہ مہنگائی کے دور میں علاج معالجہ بہت مہنگا ہوچکا ہے ڈاکٹروں کی بھاری فیسیں ، مہنگے ٹیسٹ ،قیمتی ادویات ہرکسی کے بس کا روگ نہیں رہے۔ہم ذیل میں ایسے آزمودہ نسخہ جات تحریر کررہے ہیں جو بفضل خدا مفید بھی ہیں اور بےضرر بھی۔

ہائی بلڈ پریشر کا ہومیو علاج۔

A۔راؤولفیا سرپنٹائنا Q Rauwolfia Serp

فوائد: ۔بڑھے ہوئے خون کے دباؤ یعنی ہائی بلڈ پریشر کے لئے یہ ایک اہم ترین دوا ہے۔یہ دوا دماغ اور مرکزی نظام اعصاب کے افعال کو فوری طور پر درست کرتی ہے اور بہت جلد مریض روبصحت ہوجاتا ہے۔

B۔ کریٹےگس Q۔ (Crataegus)

یہ بہت اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب دوا ہے۔دل کے ہر قسم کے عوارض میں ایک انتہائی بےخطر دوا ہے۔اگر دل کی کواڑیوں کی عضوی خرابیوں کے باعث نسیجی ابتری سے متعلقہ کمی خون کے باعث دل کے فیل ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ ایک بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔یہ دوا نبض کی رفتار کو کم کرتی ہے اوراسے قوت بھی بخشتی ہے، تنفس میں سہولت پیدا کرتی ہے، پیشاب کی مقدار کو بڑھاتی ہے اوراستسقاء کے لئے نافع ہوتی ہے۔

دردقلب، اختلاج قلب دھڑکن نیز ذراسی مشقت یا ہیجانی کیفیت سے سانس کے پھولنے کے لئے یہ ایک نہائت موثر دوا ہے۔، دل میں شدید قسم کا درد ہو جو بائیں بازو تک جائے۔ دل کے عوارض کی بنا پر ہونے والے جوڑوں کے درد کے لئے بھی یہ دوا مستعمل ومفید ہے۔دل کی خرابیاں خواہ عضوی ہوں یا فعلی ہو، دونوں صورتوں میں یہ دوا نافع ہوتی ہے۔اگر دل بڑھ گیا ہو یا پھیل گیا ہو،نبض کی رفتار تیز ہو،نبض کی چال محسوس نہ ہوسکے،نبض بےقاعدہ ہو اور ضربیں چھوڑ چھوڑ کر چلے ان جملہ کیفیات میں یہ دوا بےحد موثر ثابت ہوتی ہے۔

ترکیب تیاری: A اور B ہر دو ٹنکچر مسعود یا کسی اچھی کمپنی کے 450 ایم ایل میں خرید لیں، اوران کو 1X میں تبدیل کریں، یعنی ایک حصہ دوا میں دس حصے ڈسٹلڈ واٹر ملا کر دس، بارہ جھٹکے دیں تو یہ 1X میں تبدیل ہوجائے گا۔ A اور B 1X کو باہم ملالیں اور پانچ دس قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں تین چار مرتبہ استعمال کریں جب یہ دوائی استعمال کریں تو ساتھ ہی ایک دو گلاس حسب مزاج وموسم سادہ یا ٹھنڈا پانی پئیں۔

ہمارے تجربہ کے مطابق بفضل خدا ہائی بلڈ پریشر و دیگر عوارض قلب کا مفید، بےضرو مستقل علاج ہے۔

ہومیو نسخہ نمبر 2۔ Phosphorus, Plumbum acetic, Kalium jodat, Glonoinum, Conium, Calcium joidt, Barium chlorat, Aurum chlorat, Arsen joidat, Arnica,

کسی ہومیو سٹور سے 30 طاقت میں لیکوڈ فارم 20 ایم ایل بنوالیں اور ساتھ خالی ہومیو میٹھی گولیاں 100 گرام بھی خرید لیں اور قدرے دوا گولیوں کہ اوپر چھڑکیں کہ تر ہوجائیں۔ پانچ سات گولیاں تین چار مرتبہ چوسیں۔ہائی بلڈ پریشر کے لئے بفضل خدا بےحد مفید وموثر ہے۔ہر دو ہومیو نسخہ جات ایک ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر کا گھریلو نباتاتی علاج

(1) لہسن تازہ ایک قاش یا پوتھی کتر کر کھانا کھانے کے فوراً بعد صبح، شام کھائیں۔

فوائد: عالمی سطح پر ہونے والی تازہ ترین تحقیقات کے مطابق اس کا مسلسل وباقاعدہ استعمال ہائی بلڈ پریشر کو بفضل خدا مستقلاً دور کرتا ہے۔خون کو پتلا کرتا ہے اور ہائی کولیسٹرول میں بھی مفید ہے۔بدبو کے ازالہ کے لئے منہ میں چھوٹی سبز الائچی رکھیں۔

(2) چھلکا اسبغول 2 تا 4 چمچ صبح کے وقت میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ پانی یا جوس میں حل کرکے پئیں۔

(3) بہت سی تحقیقات کے بعد پتہ چلا ہے کہ اجوائن میں ایک جز بیوٹائل فتھلائڈ پایا جاتا ہے جو بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔واضح ہو کہ اسی جزو کی وجہ سے اجوائن کی خوشبو ہوتی ہے، اسی مہک سے دماغ کی شریانیں کھل جاتی ہیں اور ذہنی تناؤ بھی کم ہوجاتا ہے جبکہ ذہنی تناؤ اور دباؤ کی وجہ سے ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ سفوف اجوائن نصف تا ایک چمچ پانی میں 24 گھنٹے بھگوکر حسب طبیعت وموسم نیم گرم یا ٹھنڈا کرکے پئیں۔

(4) پیاز میں پروسٹا گلینڈن پایا جاتا ہے جو کہ ہائی بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں معاون ہوتا ہے۔اس کے علاوہ اس میں اجوائن کی طرح ایک مادہ بیوٹائل فتھلائڈ پایا جاتا ہے جو ہائی بلڈ پریشر کو بڑھنے نہیں دیتا۔ پیاز کچا سلاد کے طور پر بھرپور مقدار میں استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

(5) مچھلی میں اومیگا۔3 روغنی تیزاب (فیٹی ایسڈ) پایا جاتا ہے جوکہ بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق ایسے افراد جو ہفتے میں کم ازکم دو ایک بار مچھلی کھاتے ہیں وہ ہائی بلڈ پریشر کے عارضے سے محفوظ رہتے ہیں۔

(6) ہائی بلڈ پریشر کے لیے سفوف آملہ بہت مفید ہے۔روزانہ صبح آدھی چمچ تا ایک چمچ ایک گھونٹ پانی میں حل کرکے پئیں۔

(7) لیموں کے رس اور اس کے چھلکے میں وٹامن P کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ باریک رگوں کی کمزوری یا ٹوٹ جانے کا ازالہ کرتا ہے لہذا لیموں کی سکنجبین اور خشک املی وآلو بخارے کو پانی میں بھگوکر اس کا پانی نتھار کر چینی ملا کر بار بار پلانا ہائی بلڈ پریشر کے لئے ازحد مفید ہے۔

(8) وٹامن سی ہائی بلڈ پریشر کے لیے بہت مفید پایا گیا ہے لہذا 3 کینو روزانہ کھانے سے ہائی بلڈ پریشر نہیں ہوتا۔

(9) کلونجی 1/4 تا نصف چمچ لہسن ایک عدد پوتھی، ادرک تازہ 1/4 چمچ روزانہ استعمال کرنے سے ہائی بلڈ پریشر کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(10) ست اجوائن، ست پودینہ، مشک کافور، تمام ہم وزن لے کر شیشے کی بوتل میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں یہ حل ہوجائیں گے۔ دو قطرے صبح شام ایک چٹکی چینی یا دو چمچ پانی میں ملا کر پئیں ہائی اور لو (Low) بلڈ پریشر و دیگر عوارض قلب میں مفید پایا گیا ہے۔

س: اگر کوئی شخص ایلوپیتھک ادویات ہائی بلڈ پریشر کے لئے استعمال کررہا ہو تو کیا اس کے دوران مذکورہ بالا دوائیں استعمال کرسکتا ہے؟

ج: ایلوپیتھک ادویات کے دوران ہماری درج کردہ ادویات بےشک استعمال میں لائیں، فائدہ ہو تو ان ایلوپیتھک ادویات کا استعمال آہستہ آہستہ بند کردیں۔لیکن ایلوپیتھک ادویات کو یک لخت بند کرکے ان کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں۔ گو کہ ہمارا درج کردہ علاج مفید بھی ہے اور بےضرر بھی مگر قلب کا معاملہ ہونے کی وجہ سے احتیاط لازم ہے۔

س: یہ اتنے نسخہ جات ہیں کہ مریض کی توجہ منتشر ہوجاتی ہے کہ کونسا نسخہ استعمال کرے؟

ج: ان کو بغور پڑھیں اور اپنی طبیعت و مزاج و حالات کے مطابق خود نسخہ منتخب کریں۔

پرہیز غذا: تیز نمک ، مرچ، مسالہ جات، گوشت ، انڈے، تمباکو، کثرت چائے وکوک، ذہنی تفکرات، تلی ہوئی اشیاء، مثلاً سموسے پکوڑے ، مٹھائیاں وغیرہ سے پرہیز کریں۔

غذا: ہرے پتے والی سبزیاں، سلاد، آٹھ گلاس سادہ تازہ پانی یومیہ پینا نہ صرف ہائی بلڈ پریشر بلکہ اکثر جسمانی امراض کا قلع قمع کرتا ہے۔

☆......☆......☆

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 20

کہ مسجد میں آ جاؤ اور نمازیں پڑھاؤ، تراویح پڑھاؤ۔ دو تین دن تو معلم نے پڑھائیں لیکن جب وہاں کے امام کو دوسرے شہر میں یہ خبر پہنچی کہ احمدی معلم نمازیں پڑھا رہا ہے تو اس نے پیغام بھجوایا کہ اس کو فوراً مسجد سے نکال دو۔ بہرحال ایک شریف النفس عیسائی نے معلّم کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا۔ اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت دے دی اور ایک جگہ مہیا کر دی۔ معلّم نے لوگوں کو کہا کہ جو میرے ساتھ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں وہ اس گھر میں آ جایا کریں۔ تیسرے دن ہی وہاں نماز شروع ہوگئی اور اس کے بعد پھر معلّم کی رہائش اور نماز سینٹر کے لئے مکان کرائے پر لے لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اب ایک جماعت قائم ہے اور عید پر بھی مقامی مسجد میں جتنے لوگ جاتے تھے اس سے زیادہ ہمارے معلم کے پیچھے لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آ رہے تھے اور بیعت کر لی۔

مبلغ انچارج گنی کنا کری کہتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے انتہائی بابرکت منصوبے کے تحت ہر جگہ جماعت کا تعارف ہو چکا ہے۔ ایک گاؤں میں جہاں پہلے سے اطلاع بھجوائی گئی تھی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی پیغام لے کر آ رہے ہیں۔ یہ گاؤں والے اور قریب کے گاؤں کے امام اور چیف ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک غیر معمولی جوش وجذبہ دیکھنے کو ملا۔ تقریباً چار گھنٹے کی مجلس سوال وجواب کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام گاؤں بشمول امام اور چیف اور اسی طرح ساتھ کے گاؤں کے امام اور گاؤں کے لوگ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوگئے۔ الحمدللہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک بنی بنائی خوبصورت مسجد بھی جماعت کو عطا فرمائی۔ گاؤں کا چیف امام کہنے لگا کہ آپ کی باتیں سن کر لگ رہا تھا کہ میں آج حقیقی مسلمان ہوا ہوں۔ لہٰذا آپ میری تربیت کریں اور مجھے صحیح اسلام سکھائیں۔

برکینا فاسو میں بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ریجن کے ایک گاؤں بومبیں (Bombain) میں ہمارے مشنری تبلیغ کی غرض سے پہنچے۔ نماز عشاء کے بعد تبلیغ کا آغاز کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے حوالے سے دلائل پیش کر کے لوگوں کی تسلی کروائی گئی۔ تبلیغ کے اختتام پر ایک شخص نے بتایا کہ جب میں چھوٹا تھا تو میرے والد نے ایک خواب سنائی تھی کہ ایک شخص ہاتھ میں تلوار لئے آسمان سے زمین کی طرف آ رہا ہے۔ میرے والد نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ امام مہدی کے آنے کا وقت ہے۔ کیونکہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں ہوسکتا ہے کہ اس کی یہ آمد میری زندگی میں نہ ہو اور میرے مرنے کے بعد ہو۔ بہرحال تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب بھی امام مہدی آئیں تو ان کو قبول کر لینا۔ آج آپ لوگوں کے منہ سے امام مہدی کے ظہور کی خبر سن کر مجھے میرے والد کی نصیحت یاد آ گئی۔ اس لئے میں آج اپنے خاندان سمیت احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے اس گاؤں میں 59 افراد نے بیعت کی۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی، تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی مجموعی تعداد 401 ہے۔ جن میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 245 بنی بنائی ملی ہیں۔ اس میں امریکہ اور بہت سارے دوسرے ممالک ہیں جہاں مساجد تعمیر کی گئیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی۔ دوران سال ستمبر میں آئرلینڈ میں تعمیر مکمل ہوئی۔ مڈغاسکر میں ہوئی۔ برازیل میں ہوئی۔ اور جاپان کی مسجد بھی آخری مراحل میں ہے۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کے تعلق سے واقعات میں آئیوری کوسٹ سے ہمارے ایک معلم کریم صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ دو ہفتہ قبل خواب میں دیکھا کہ گاؤں میں بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر ایک طرف جا رہے ہیں جبکہ ایک شخص ان کے آگے چل رہا ہے جس کے ہاتھ میں ایک عصا ہے۔ جو لوگ خواب میں اس کے پیچھے چل رہے تھے انہی میں سے بعض نے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم جس آدمی کے پیچھے چل رہے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو مَیں بھی خواب میں بھاگ کر ان لوگوں میں شامل ہو گیا۔ جب قریب سے دیکھا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جو ہماری ہدایت کے لئے ہمارے آگے چل رہے تھے۔ چنانچہ ہم ان کے پیچھے چلتے رہے۔ تھوڑی دور جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا عصا زمین میں گاڑتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں اپنی مسجد بنائیں گے۔ چنانچہ ابھی چند دن پہلے جب گاؤں کے چیف نے ہمیں مسجد کے لئے زمین دکھائی تو وہ عین وہی جگہ تھی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں مجھے اپنا عصا گاڑ کر دکھایا تھا۔

اروشہ ریجن تنزانیہ سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نئی جماعت کسوانی (Kisiwani) میں وقار عمل کے ذریعہ پانچ ہزار اینٹ تیار کی جا رہی ہے۔ وقار عمل میں نومبائعین شامل ہو رہے ہیں اور دو ہزار اینٹیں بن چکی ہیں۔ ان اینٹوں کو پکایا جائے گا۔ وہاں نومبائعین بھی بڑی محنت سے مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ اس طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تینکو ڈُوگو (Tenko Dogo) ریجن کی ایک ابتدائی جماعت کوکو نوغیں (Koko Nogain) میں کویت سے مولویوں کا ایک گروپ آیا اور ان کو ایک شاندار مسجد بنانے کی پیشکش کی۔ لیکن گاؤں والوں نے جب ان کو بتایا کہ ہمارا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے تو مولوی جماعت کے خلاف بولنے لگ گئے اور کہا کہ اگر آپ جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں تو ہم آپ کو بہت اچھی مسجد بنا کر دیں گے۔ اس پر گاؤں کے احمدی امام نے انہیں جواب دیا کہ اگر آپ مسجد بنانا چاہتے ہیں تو بنائیں لیکن یہ خیال مت کرنا کہ ہم جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری زندگیوں کا نچوڑ احمدیت ہے اور اس مٹی کی مسجد میں ہی ہم خوش ہیں۔ جو کچی مسجد بنی ہوئی ہے اسی میں ہم خوش ہیں اور اسی مٹی کی مسجد میں ہی ہم احمدی ہونے کی حالت میں مرنا پسند کریں گے اور جب تک میں زندہ ہوں اس جماعت میں کوئی فتنہ پیدا نہیں ہونے دوں گا۔ یہ جواب ساری جماعت کے ایمان کی تقویت کا باعث بنا۔ یہ صورتحال دیکھ کر مولوی وہاں سے اٹھے اور برا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہاں مٹی کی مسجد نہیں بلکہ ان کو مسجد کی منظوری دی گئی تھی اور پکی مسجد تکمیل کے مراحل میں ہے، تقریباً مکمل ہونے والی ہے۔

تراجم قرآن کریم

ایڈیشنل وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جو مکمل تراجم قرآن کریم جماعت احمدیہ کی طرف سے طبع کروائے جا چکے ہیں ان کی تعداد اب تک 74 ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال یہ 72 تھی اس سال دو نئی زبانوں سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہوا ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کی کتب اور فولڈر 22 زبانوں میں شائع ہوئیں اور بہت سارے ابھی چھپوائی کے مراحل میں ہیں۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبصرے۔ چین میں کتب کی نمائش کے دوران ایک رسالے کی مدیرہ صاحبہ ہمارے سٹال پر آئیں اور کتب کو دیکھتے ہوئے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کو کھول کر دیکھا۔ وہ کچھ دیر کھڑی ہو کر ورق گردانی کرتی رہیں۔ پھر بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیا اور تقریباً ایک گھنٹہ تک بیٹھی پڑھتی رہیں۔ پھر کہنے لگیں یہ کتاب اتنی دلچسپ تھی کہ چھوڑنے کو دل نہیں کرتا تھا۔ میں نے اسّی فیصد تو یہاں پڑھ لی ہے اور باقی گھر جا کر پڑھوں گی۔ اپنا رابطہ اور پتہ وغیرہ بھی دیا اور کہنے لگیں کہ انہیں اور لٹریچر بھجوایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم الشان مضمون کے بالا ہونے کے نظارے بار بار دیکھنے کو ملتے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے بسّم (Bassam) ریجن کے معلّم لکھتے ہیں کہ میں ایک جماعتی سکول کے کام کے سلسلہ میں بَونُوآ (Bonoua) شہر میں ایک سرکاری افسر سے ملنے اس کے دفتر گیا۔ دفتر میں جب مشن کا تعارف کروایا تو ایک اہلکار نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ سے کسی حد تک واقف ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس نے ایک بک سٹال سے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا فرنچ ترجمہ خریدا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ مذہباً عیسائی ہے مگر یہ کتاب اکثر اس کے مطالعہ میں رہتی ہے کیونکہ اس کے مضامین نہایت گہرے اور حیرت انگیز ہیں۔

وکالت اشاعت (طباعت)

وکالت اشاعت طباعت کا جو شعبہ ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 761 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر 58 زبانوں میں ایک کروڑ تئیس لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو کی تعداد میں شائع کئے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ پہلی دفعہ جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر گئی ہے۔

میاں قمر احمد مبلغ بینن کہتے ہیں کہ امیر صاحب فلسطین اور صدر صاحب مصر کے دورے کے بعد خاکسار مدرسۃ الاسلامیہ العربیہ کے ڈائریکٹر امام موسیٰ سے ملنے گیا۔ موصوف رمضان کے تیس دن پورتونوو کے بڑے ریڈیو پر درس دیتے ہیں۔ موصوف امام نے بہت محبت سے استقبال کیا اور کہا کہ میرے پاس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ آپ کے لٹریچر نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ میں زبان سے تو احمدی نہیں مگر دل سے احمدی ہوں۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

رپورٹ وکالت اشاعت ترسیل۔ وکالت اشاعت کا یہ ترسیل کا شعبہ جو بنایا گیا ہے ان کے مطابق دوران سال دنیا کے مختلف ممالک کو 38 مختلف زبانوں میں نئی شائع شدہ کتب تین لاکھ پانچ ہزار تین سو کی تعداد میں یہاں لندن سے بھجوائی گئیں۔ اور ان کتب کی کل مالیت تین لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈز تھی۔

قادیان سے کتب کی ترسیل بھی جاری ہے اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس کام کر رہا ہے اور مختلف ممالک کی مرکزی اور ریجنل لائبریریوں میں اور فروخت کے لئے دو کروڑ چھیاسٹھ لاکھ روپے کی مالیت کی کتب بھجوائی گئیں۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام ہوا۔ 220 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ان کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔ مزید جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

وکالت تعمیل وتنفیذ

وکالت تعمیل وتنفیذ لندن۔ وکالت تعمیل وتنفیذ کے کاموں میں بھارت، نیپال اور بھوٹان کے کام ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کاموں میں کافی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پریس ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دو لاکھ نوے ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹ اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

فارنہام (Farnham) میں رقیم پریس کے لئے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے انشاء اللہ یہ اسلام آباد سے وہاں شفٹ ہو جائے گا۔

افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کر رہے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، برکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد دس لاکھ پچاسی ہزار ہے۔

فضل عمر پریس قادیان کے لئے جدید اور تیز رفتار بائنڈنگ اور فولڈنگ مشین خرید کر بھجوائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس مشین کے ذریعہ سے کام ہو رہا ہے۔ گیمبیا میں پہلا جدید کمپیوٹرائزڈ پریس سسٹم لگایا گیا۔

نمائشیں و بک سٹالز

نمائش اور بک سٹالز، بک فیئرز جو ہیں ان کے ذریعہ سے اس سال چوبیس سو ساٹھ نمائشوں کے ذریعہ سترہ لاکھ نو ہزار سے اوپر افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سال تیرہ ہزار سات سو پینتیس بک سٹالز اور بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ سترہ لاکھ اٹھانوے ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

نمائشوں کے تعلق میں واقعات وتأثرات

نمائشوں کے حوالے سے واقعات اور تاثرات۔ نائیجیریا کی سٹیٹ اوسون (Osun) کے گورنر کے نمائندے نے یہ لٹریچر وغیرہ دیکھ کر کہا: ہم جماعت احمدیہ کی انسانیت کی خدمت کے معترف ہیں اور آپ کی امن کے لئے کی گئی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے۔ لکسمبرگ میں ایک نمائش کے موقع پر ایک جرمن آدمی ہمارے سٹال پر آیا اور مختلف کتب دیکھ کر کہنے لگا کہ میں ویسے تو دہریہ ہوں لیکن آپ کے اس پُرامن پیغام کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ کاش ہر ایک اس پیغام کو مان لے تب ساری دنیا امن سے بھر جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ پیغام ہر ایک تک پہنچائیں گے۔ اس پر ایک خادم نے کہا کہ ہم پہنچا رہے ہیں اس لئے تو یہاں بھی آئے ہیں۔

لیگوس نائیجیریا کے سیکیورٹی آفیسر کو جب مختلف

لیکچرز کی جو میری کتاب ہے Pathway to Peace دی گئی تو کہنے لگے: یہ کتاب پڑھ کر مجھے یقین ہوگیا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ حقیقی سچائی اور امن کی تبلیغ کی۔ اگر ہر مذہبی لیڈر اس عالمی امن کے لئے امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا ساتھ دے تو دنیا میں امن کی بارش ہونے لگ جائے اور ہمیں امن نصیب ہوجائے۔

اس سال بینن میں تراجم قرآن کریم اور کتب سلسلہ کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر کالج کے پروفیسر ہوبرٹ ماگا (Hubert Maga) صاحب نے ہمارے مربی کو نمائش دیکھنے کے بعد کہا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں۔ اسلام کے بارے میں میڈیا سے بہت کچھ سنا اور دیکھا تھا لیکن نمائش دیکھنے کے بعد سب کچھ اس کے برعکس پایا۔ مجھے یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے۔ جو لوگ متشددانہ کارروائیاں کرتے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ اسلام کا بہترین تصور پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ موصوف نے جاتے ہوئے فرنچ ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم اور اسلام کی دیگر کتب بھی خریدیں۔

کبابیر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ حیفا یونیورسٹی میں کبابیر جماعت کی طرف سے نمائش کی کتب اور ایک سٹال کا اہتمام کیا گیا۔ ہمارے بک سٹال پر ایک غیر احمدی نوجوان آیا اور کتابوں کو بغور دیکھنے لگا۔ اسی اثناء میں اس کی نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پر پڑی اور کہا کہ اس کتاب کی قیمت کیا ہے؟ میں دس کتابوں کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہوں تا کہ میری طرف سے یہ لوگوں میں تقسیم کی جائیں۔ ہم نے اس سے پوچھا کیا آپ نے اس کتاب کو پڑھا ہے۔ تو کہنے لگا میں اس کتاب سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس نے دس کتابوں کی قیمت ادا کی کہ میری طرف سے لوگوں کو دے دیں۔

نائیجیریا کے ایک پروفیسر نمائش کے موقع پر آئے۔ اپنے تاثرات میں کہتے ہیں کہ بہت عمدہ پروگرام ہے۔ میری خواہش ہے کہ دوسرے مسلمان بھی اسلام کی امن کی تعلیم ہمارے ملک اور ساری دنیا میں پھیلانے میں آپ کا ساتھ دیں۔

بُک سٹال اور بُک فیئرز کے حوالے سے واقعات

بُک سٹالز اور بک فیئرز کے حوالے سے بعض اور ایمان افروز واقعات۔ ابوطاہر منڈل صاحب مرشد آباد بنگال کہتے ہیں کہ ہم نے لال باغ میں ایک بک سٹال لگایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ کچھ مخالفین نے ہمارے بک سٹال کی مخالفت کی جس میں مرشد آباد کے اخبار کے ایڈیٹر سکھند و منڈل صاحب سٹال پر آئے اور مخالفین کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ میں اس جماعت کو اچھی طرح جانتا ہوں ایک دن یہی جماعت پوری دنیا کو فتح کرے گی۔

مبلغ انچارج جاپان لکھتے ہیں کہ ہمارے بک سٹال پر ایرانی سفارت خانے کے ایک عہدیدار آئے اور درّثمین فارسی اور دیگر کتب حاصل کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ کہنے لگے کہ 1980ء کے اواخر میں مشرقی افریقہ کے ممالک میں تعینات تھا تو ایک دن میں نے سواحیلی ترجمہ قرآن دیکھا تھا۔ مجھے اس وقت سخت حیرانگی ہوئی تھی کہ یہ وہی قرآن ہے جو ہم پڑھتے ہیں لیکن اس کا سواحیلی ترجمہ اس جماعت کو کرنے کی توفیق ملی ہے جسے ہم مسلمان نہیں سمجھتے۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے شائع کردہ اسلامی لٹریچر میں غیر معمولی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے جاپان میں اسلام کی زبردست خدمت کو سراہا جو جماعت احمدیہ جاپان انجام دے رہی ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ جو جاری کیا گیا تھا اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ چھتیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے تین کروڑ اٹھاسی لاکھ انتالیس ہزار سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔

اس وقت فلائرز اور لیف لیٹس کے ذریعہ پیغام پہنچانے کے لحاظ سے نمایاں کام کرنے والوں میں امریکہ جہاں بیالیس لاکھ فلائرز تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح گزشتہ چھ سالوں میں مجموعی طور پر امریکہ میں اکہتر لاکھ سے اوپر فلائرز تقسیم ہوئے۔ ان فلائرز کے علاوہ بک فیئرز، نمائشیں، اخبارات، ٹیلیویژن وغیرہ کے انٹرویو بھی ہیں ان کے ذریعہ سے ساٹھ ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ کینیڈا والوں نے چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار فلائرز تقسیم کئے اور ان کے ذریعہ سے پندرہ لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ جرمنی میں دو لاکھ نو ہزار لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ وہاں تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ سویڈن میں ایک لاکھ پچاس ہزار فلائرز تقسیم ہوئے۔ دو لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچا۔ سوئٹزرلینڈ میں ایک لاکھ ترانوے ہزار فلائرز تقسیم ہوئے۔ تین لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح ٹرینیڈاڈ پچپن ہزار۔ گوئٹے مالا ایک لاکھ۔ برازیل پچیس ہزار۔ جمائیکا وغیرہ بہت سارے ملک ہیں۔ ہیٹی اور بیلیز۔ اور آسٹریلیا میں چار لاکھ پچاس ہزار سے زائد پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ چار لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچا۔ فجی میں پندرہ ہزار، نیوزی لینڈ پچیس ہزار، مارشل آئی لینڈ۔ یوکے میں پانچ لاکھ بارہ ہزار سے زائد فلائرز تقسیم ہوئے۔ ناروے کی جماعت نے اس سال دو لاکھ نوّے ہزار اور اب تک مجموعی طور پر دس لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا۔ بیلجیئم نے اس سال تین لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ نو لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ہالینڈ ایک لاکھ تیئس ہزار۔ سپین پانچ لاکھ چار ہزار۔ فرانس دو لاکھ ستر ہزار پرتگال سولہ ہزار۔ ڈنمارک میں بھی اس سال دو لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ کروشیا پچیس ہزار۔ اور نائیجیریا نو لاکھ پچاس ہزار۔ تنزانیہ دو لاکھ۔ ٹوگو تیس ہزار۔ برکینا فاسو اٹھاون ہزار۔ کانگو کنشاسا ایک لاکھ پچاس ہزار۔ کینیا ایک لاکھ سینتیس ہزار۔ بینن چار لاکھ تریسٹھ ہزار۔ اور مختلف ملک جو لاکھ سے اوپر ہیں مَیں بتا دیتا ہوں۔ مالی ایک لاکھ تہتر ہزار۔ یوگنڈا ایک لاکھ تیئس ہزار۔ سیرالیون دو لاکھ اسّی ہزار۔ انڈیا میں پانچ لاکھ چھ ہزار سے زائد فلائر تقسیم کئے گئے جن کے ذریعہ سے اتنے ہی افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بنگلہ دیش میں کہتے ہیں کہ تین لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا۔ اسی طرح نیپال، بھوٹان میں بائیس ہزار اور دو ہزار آٹھ سو لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ جاپان میں کہتے ہیں دو لاکھ افراد تک پیغام پہنچایا۔ اسی طرح سنگاپور، تھائی لینڈ، کبابیر وغیرہ مختلف ممالک ہیں۔

اس سال سپین میں جامعہ یوکے سے جو طلباء فارغ ہوئے تھے ان کو لیف لیٹس تقسیم کرنے کے لئے بھجوایا گیا تھا اور انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں لیف لیٹس چھپوا کر دو لاکھ بیاسی ہزار کی تعداد میں چھیاسی چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں سپین کے لوگوں کو تقسیم کئے۔ پولیس نے بعض جگہ ان کو تقسیم کرتے دیکھ کر تلاشیاں بھی لیں پھر لیف لیٹ پڑھ کے معذرت بھی کی۔

کہتے ہیں اس سال کئی نئی جگہوں پر اسلام کا پیغام پہنچا۔ پھر ستمبر کے شروع میں ایک اور جامعہ کا گروپ وقف عارضی پر وہاں گیا تھا۔ انہوں نے پچپن ہزار کی تعداد میں لیف لیٹ تقسیم کئے۔ میکسیکو میں فلائر کی تقسیم کا غیر معمولی کام ہوا۔ ان کو میں نے لاس اینجلس میں خطبے کے دوران کہا تھا کہ اس علاقے میں تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جو انہوں نے کام کیا ہے بہت بڑی تعداد یہاں سپینش بولنے والی ہے۔ گوئٹے مالا سے ایک وفد یہاں بھجوایا گیا تھا۔ میکسیکو میں پرانے مایا تہذیب کے بعض لوگ مسلمان ہیں۔ خیاپاس (Chiapas) میں ان کی مسجد بھی ہے۔ چنانچہ پیغام بھجوایا گیا تو ستّر افراد نے مسجد اور امام سمیت احمدیت قبول کی۔ اس سال وہاں جامعہ کینیڈا کے طلباء بھجوائے گئے تھے۔ انہوں نے بہت بڑی تعداد میں فلائر تقسیم کئے۔ مریڈا (Merida) شہر کی آبادی ایک ملین ہے۔ پُرامن شہری ہیں، بیس یونیورسٹیاں ہیں۔ گزشتہ آٹھ ماہ میں ڈیڑھ ملین فلائر وہاں تقسیم کئے گئے ہیں اور آٹھ ماہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسّی بیعتیں بھی ہو چکی ہیں۔

پھر لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے بعض واقعات۔ عبدالنور عابد صاحب لکھتے ہیں کہ فلائر کی تقسیم کے نتیجہ میں ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس نے اپنا فون نمبر دیا۔ بعد میں ہم امیر صاحب کے ساتھ اس کے شہر اس سے ملنے گئے تو معلوم ہوا کہ وہ تمام خاندان بیروت سے 1930ء میں گوئٹے مالا آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ ہم سب احمدی تھے۔ بچپن سے میں احمدی ہوں۔ میرے ماں باپ احمدی ہونے کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔ اس کی عمر ساٹھ سال تھی اور ایک یونیورسٹی میں اکانومسٹ ہے۔ کہتے ہیں الحمدللہ کہ لیف لیٹس کے ذریعہ سے ہی پرانے ایک گمشدہ احمدی سے بھی رابطہ بحال ہوگیا۔ لیف لیٹ کی تقسیم کی وجہ سے گوئٹے مالا میں 91 بیعتیں حاصل ہوئیں۔

ڈنمارک کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ انصار اور خدام کے فلائر تقسیم کرنے کے پروگرام میں سابق وزیراعظم ڈنمارک کی بیٹی نے بھی فلائر لئے اور گھر جا کر اس نے کچن کی میز پر رکھ دیئے۔ جب سابق وزیراعظم نے ہمارا فولڈر Muslims for Loyalty دیکھا اور پڑھا تو اس کو اتنا پسند آیا کہ انہوں نے اس کو اپنے فیس بک (Facebook) کے اکاؤنٹ پر ڈال دیا جس کو اندازاً تین چار لاکھ افراد نے وِزٹ کیا۔

امیر صاحب فرانس کہتے ہیں کہ فرانس کے ایک شہر لی آن (Lyon) میں بعض مولویوں نے جماعت کے خلاف الزامات لگائے اور لوگوں سے کہا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اس شہر میں جماعت کی طرف سے جب پمفلٹ تقسیم کئے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اسلامی تعلیم پر مشتمل ایک پمفلٹ ایک امام کو ملا۔ اس نے جب پمفلٹ پڑھا تو اپنے جمعہ کے خطبہ میں کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کا پمفلٹ پڑھا ہے۔ یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں آج کے بعد میں ان کو غیر مسلم نہیں سمجھتا۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کہتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لیٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے اب آپ کا یہ لیف لیٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہم امّتِ مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اس طرح لیف لیٹنگ (Leafletting) کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ ہمارے سے رابطہ کر رہے ہیں۔

نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج امریکہ لکھتے ہیں کہ میکسیکو کے شہر کین کیون (Cancune) میں لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران ایک خاتون نے ہمارے مبلغ کو روک کر کہا کہ میں اسلام میں دلچسپی رکھتی ہوں اور آج ہی مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور موصوفہ نے ایک مبلغ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے رات کو اس کو خواب میں دیکھا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہ لڑکا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسلام کے بارے میں اشتہار تقسیم کر رہا ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے اسی وقت بیعت کر لی اور ان کا بڑا وسیع کاروبار ہے اور اپنا ایک گھر بھی انہوں نے ہمارے مبلغ کو پیش کر دیا۔

مبلغ سوئٹزرلینڈ لکھتے ہیں کہ اب تک ملک میں تیرہ لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہو چکے ہیں اور اس کا بہت اچھا فیڈ بیک (feedback) مل رہا ہے۔

کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے لکھا کہ آج ایک بچے نے مجھے ایک فلائر دیا تھا۔ جب میں نے اس کو پڑھا تو اس نے میرا دل موہ لیا۔ مسلمانوں کی طرف سے اس طرح کے مضامین کی تشہیر نہایت حوصلہ افزاء اور اطمینان بخش ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی یہ تحریر دوسرے مسلمانوں کو بھی متحرک کرنے میں کامیاب ہوگی۔

کتاب 'لائف آف محمدؐ' کی تقسیم اور اس پر غیروں کے تأثرات۔ یہ بڑے وسیع پیمانے پر تقسیم کی جا رہی ہے اور مجلس انصاراللہ یوکے نے مجموعی طور پر سٹالز کے ذریعہ سے یہ تقریباً انچاس ہزار سے اوپر کی تعداد میں 'لائف آف محمدؐ' اور پینتیس ہزار سے اوپر پاتھ وے ٹو پیس (Pathway to Peace......) تقسیم کی ہے اور لوگ کھڑے ہو کر مانگتے ہیں۔ آکسفورڈ سٹریٹ میں ایک سٹال لگایا تھا کہتے ہیں کہ ایک عرب خاتون جس کا تعلق قطر سے تھا آئیں اور انتہائی جذباتی ہوگئیں اور کہنے لگیں کہ اس سے بہتر کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا جو آپ ان کتابوں کے ذریعہ سے دے رہے ہیں اور زبردستی پچاس پاؤنڈ بھی دے گئیں۔

کہتے ہیں کہ ایک سٹال پر ایک افریقن خاتون آئی اور کتاب حاصل کرنے کے بعد بینر love for all دیکھ کر کہنے لگی آپ لوگ تو احمدی ہیں اور میں ہوم آفس کرائیڈن میں کام کرتی ہوں اور بہت سے احمدیوں کے کیسز پاس کر چکی ہوں۔ آپ لوگ بہت بہادری کا کام کر رہے ہیں۔ اب میں پہلے سے بھی بڑھ کر احمدیوں کے کیسز کا خیال رکھوں گی۔ اور احمدی بھی خیال رکھیں کہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ بول کے کیس نہیں پاس کروانا۔

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ان کی تعداد ایک سو دس ہے اور اب مزید کتابیں بھجوائی گئی ہیں جن میں روحانی خزائن جلد 4 اور حضرت مصلح موعود کی بہت ساری کتب شامل ہیں جن کا ترجمہ ہو گیا ہے، شائع ہو رہی ہیں۔

عربوں کے بعض واقعات ہیں۔ تیونس سے ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میری رہنمائی خدا تعالیٰ نے احمدیت کی طرف خود فرمائی۔ کہتی ہیں مَیں ایک دینی مسئلے کے حل کے لئے مختلف مذہبی چینل دیکھ رہی تھی کہ ایم ٹی اے مل گیا اور باقاعدگی سے دیکھنے لگی۔ پھر میں نے آپ کو چار دفعہ خواب میں دیکھا۔ وہ مجھے لکھ رہی ہیں کہ آپ کو چار دفعہ خواب میں دیکھا اور میرا دل مطمئن ہو گیا۔ ایک دن میرے داماد آئے اور کہنے لگے کہ ایم ٹی اے دیکھا کریں۔ مَیں نے کہا کہ میں تو پہلے ہی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں۔ جب صدر جماعت تیونس ہمیں ملنے آئے تو میں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد

اپنے میاں کو تبلیغ کی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

اسی طرح مراکش سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بیعت کے وقت تو شرائط بیعت کا سطحی اعتراف کیا تھا لیکن اب جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب پڑھتا ہوں یا خطبات جمعہ سنتا ہوں یا جماعت کے علماء کو سنتا ہوں تو حقیقی ادراک نصیب ہوا ہے۔

پھر دمشق سے ایک صاحب لکھتے ہیں مجھے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی کا علم تھا اور میں مختلف مجالس علم میں گیا مگر سب میں بھٹکتا ہی رہا اور ہلاکت کی طرف ہی بڑھتا رہا۔ آخر کار ایک دوست سے ایم ٹی اے کا علم ہوا اور احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ جس روز ان احمدی دوستوں نے میرے گھر آنا تھا اس روز میرے آٹھ سالہ بیٹے نے خواب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھا جو اسے نہایت خوبصورت باغ کا دروازہ کھول کر کہہ رہے ہیں کہ آؤ تم اور تمہارے والد اس میں داخل ہو جاؤ۔ اس واضح پیغام کے بعد مَیں بیعت کر کے خلافت حقہ سے وابستہ ہونا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ یہ لکھ رہے ہیں۔

الجزائر سے ایک صاحب لکھتے ہیں مَیں نے بیعت سن 2013ء میں کی ہے۔ مجھے لکھتے ہیں کہ ایک خواب میں دیکھا کہ مَیں آپ کے ساتھ ہوں اور بہت سے لوگ مخالفوں کی طرح آوازیں دیتے ہیں اور ہمیں مارنے کے لئے کھڑے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ خدا کی قسم یہ حق پر ہیں اور امام مہدی علیہ السلام کے خلیفۂ خامس ہیں۔ اس پر ایک شخص مجھے مارنے اور گرانے کے لئے نکلا۔ میں نے اسے مارا اور زمین پر دے مارا اور وہ بے حس ہو کر پڑا رہا۔ پھر دوسرا آیا اسے بھی مار کر پہلے پر دے مارا اور وہ بھی بے حرکت پڑا رہا۔ اور پھر تیسرا نکلا اس کا بھی یہی حشر ہوا۔ اس پر مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ میں حق پر ہوں اور جماعت احمدیہ حق پر ہے اور خدا کی طرف سے مؤید و منصور ہے۔

ایک صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ میرا تعارف جماعت سے کئی سال سے ہے لیکن بیعت کی توفیق مجھے چار ماہ قبل ملی۔ آپ سے بے پناہ محبت ہے اور جب بھی ایم ٹی اے پر آپ کو دیکھتا ہوں تو فوراً جذباتی ہو جاتا ہوں۔ مجھے اس عظیم محبت کا راز معلوم نہیں ہے۔ حالانکہ کہتے ہیں صرف ایک سال قبل جماعت کے بارے میں غلط خیالات کی وجہ سے مَیں آپ کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ بیعت سے پہلے جتنی نفرت تھی خدا تعالیٰ نے سب محبت میں بدل دی۔

الجزائر سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے امام الزماں کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عہد بیعت پر قائم ہیں اور ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

ایران سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری عمر 35 سال ہے۔ میرے دو بچے ہیں۔ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا اور میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دیکھتے ہی ان کو سچا مان لیا۔ مجھے 2014ء میں شرف بیعت حاصل ہوا۔ اور پھر یہ والدین کے لئے اور اہلیہ کی قبول احمدیت کے لئے دعا کی درخواست بھی کر رہے ہیں۔

مختلف زبانوں کے ڈیسکس کی رپورٹ

رشین ڈیسک۔ رشیا اور دیگر ریاستوں میں مبلغین اور معلمین اپنے اپنے ممالک میں رہتے ہوئے انٹرنیٹ کی سہولت کی وجہ سے بڑی محنت سے رشین ڈیسک کے ساتھ کام کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خطبات جمعہ اور دوسرے لٹریچر کے ترجمے ہو رہے ہیں اور ماشاء اللہ یہ بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ کافی وسعت آ چکی ہے۔

فرنچ ڈیسک میں بھی کافی کام ہو رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ، کتب کا ترجمہ، یُوٹیوب کے ذریعہ سے ان کا ایک آفیشل چینل بھی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے اور ایم ٹی اے پر لائیو پروگرام بھی ان کے چل رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار پانچ کتب کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائیں گی۔

چینی ڈیسک۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے اور کتابیں اور لٹریچر شائع کر رہا ہے۔

پریس اور میڈیا آفس۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ ان کے ذریعہ سے بڑی اچھی کورتج دنیا میں جماعت کو مل رہی ہے اور میڈیا فورمز کے ذریعہ انٹرویو بھی کیا جاتا ہے۔ بی بی سی آبزرور اور ایل بی سی ریڈیو شامل ہیں جنہوں نے کورتج دی۔

پھر پریس اینڈ میڈیا آفس کے ممبران نے دوران سال 250 انٹرویو دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

سالانہ رپورٹ احمدیہ ویب سائٹ یہ ہے۔ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہاں اچھا کام ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات آڈیو صورت میں بھی 'الاسلام' میں دستیاب ہیں۔ اَور بہت ساری کتب ہیں۔ یہاں وزٹ کریں گے تو آپ کو پتا لگ جائے گا۔

ریویو آف ریلیجنز کا کام بھی بڑا وسیع ہو چکا ہے۔ یو کے، کینیڈا اور انڈیا میں پرنٹ ہوتا ہے۔ تیرہ ہزار پانچ سو سے زائد کاپیاں پرنٹ ہوتی ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔ طلباء کے لئے اس سال قیمت پندرہ پاؤنڈ سے کم کر کے دس پاؤنڈ کر دی گئی ہے۔ اسی طرح کینیڈا وغیرہ میں بھی ان کو میں نے اگلے سال کے لئے بیس ہزار کا ٹارگٹ دیا تھا اب دیکھیں یہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ ان کے بعض خصوصی نمبر شائع ہوتے رہے ہیں اور بڑے اچھے مضامین ہوتے ہیں اب اسے کو لوگوں کو پڑھنا چاہئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا معیار اچھا نہیں۔ لیکن اب تو غیر بھی اس کے معیار کی تعریف کرنے لگ گئے ہیں۔ کئی غیروں نے لکھا ہے کہ ہم نے رسالہ دیکھا اور بڑے اعلیٰ معیار کے مضمون ہوتے ہیں۔ اس کو پڑھنا چاہئے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت عالم سمجھتے ہیں، بعض تنقید بھی کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں بغیر دیکھے تنقید ہو رہی ہے۔ امریکہ میں خاص طور پر اس کی تعداد بڑھانی چاہئے۔ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کو کوشش کرنی چاہئے۔

مختلف ممالک سے رسالوں کی اشاعت

اس سال مختلف ممالک میں مقامی طور پر رسالوں کی جو اشاعت ہوئی۔ 105 ممالک سے جو رپورٹ موصول ہوئی اس کے مطابق 28 زبانوں میں 140 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان زبانوں میں عربی، فرنچ، نارو تجین، اردو، جرمن انگریزی وغیرہ مختلف زبانیں شامل ہیں۔

(باقی آئندہ)..

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 10

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 10

ان پر عمل بھی کریں کیونکہ ہم مسلمانوں کا آج سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جو سنتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اسی لئے بعض جگہ بعض مسلمان اسلام مخالف حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ لہٰذا دینی رہنما جو بھی کہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

نومبائعین کے تأثرات

راشد عباس صاحب سونگا میلے شیا نگاریجن نے کہا کہ مجھے معلم Kaswezi صاحب کے ذریعہ احمدیت کا پیغام ملا۔ پہلے پہل تو مجھے لوگوں نے کہا کہ اگر تم بیعت کر لو گے تو احمدی تمہیں فری میسن بنا لیں گے کیونکہ احمدیت کا تعلق فری میسن سے ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ میرا تعارف احمدیت سے بڑھا تو مجھے احساس ہوا کہ لوگ احمدیوں کے بارہ میں غلط کہتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بیعت کرنے کا بہت ہی فائدہ ہوا۔ مجھے اور میرے بچوں کو دین کے بارہ میں اب حقیقی علم ہوا ہے۔

ایک اَور نومبائع نے اپنے تأثرات کا اظہار یوں کیا کہ مَیں جب 19 سال کا تھا تو مجھے مسلمان ہونے کا موقع ملا۔ لیکن مجھے دلی اطمینان نصیب نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے مَیں اس سے بہتر راستے کی تلاش میں لگا رہا۔ الحمد للہ کہ میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ مَیں نے سوچ سمجھ کر بیعت کی ہے اور دین کی اصل سمجھ مجھے اَب آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اَب مَیں قرآن پڑھ سکتا ہوں اور اذان بھی دے سکتا ہوں۔ یوں بڑے وسیع پیمانے پر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

میڈیا کورتج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ تنزانیہ کی کورتج جلسہ سے قبل اور جلسہ کے بعد درج ذیل میڈیا کے اداروں نے کی۔

T.v : Channel Ten, Tbc 1, BBc and Azam Tv, Mlimani Tv, Morning Star
Radio: Wapo Radio, Times FM, Radio One, Jogoo FM, City Fm, TBC FM, Zenji FM and Radio Iman
Newspapers: Majira, Nipashe, The Gaurdians, Daily News, Tanzania Daima, Raia Tanzania, Uhuru, Mwananchi, The Citizens and Mtanzania
Blog: Mjengwa, Udugu and Mchuzi.com

☆......Mwananchi سواحیلی زبان کے اخبار اور The Citizens انگلش اخبار میں 2؍اکتوبر 2015ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں ایک اعلان شائع کیا گیا۔ اور لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی۔

☆......ریڈیو کے ذریعہ بھی لوگوں کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ Radio One پر درج ذیل اعلان نشر ہوا:

''جماعت احمدیہ کا 46واں جلسہ سالانہ 4,3,2 اکتوبر 2015ء کو Kitonga دارالسلام میں منعقد ہوگا۔ احمدیہ مسلم جماعت تمام لوگوں کو بہت خوشی سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مدعو کرتی ہے۔ اس جلسہ میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ جیسے اسلام اور امن، اسلام میں عورتوں اور بچوں کے حقوق''۔

☆......جلسہ سالانہ سے قبل کی گئی پریس کانفرنس سے مولانا طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کے پیغام کو اخبار The Daily News نے ایسے پیش کیا:

احمدیہ مسلم جماعت لوگوں کو اسلام کے بارے میں غلط خیالات پھیلانے سے منع کرتی ہے۔ جس سے لوگوں میں یہ تأثر پیدا ہوا ہے کہ اسلام تشدد اور جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کو کسی طرح بھی تشدّد سے جوڑنا مناسب نہیں ہے کیونکہ لفظِ اسلام کا مطلب ہی امن ہے۔ اور اگر کوئی پیروکار غلط رویہ اپنائے تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ مذہب ایسی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام تو اس کے برعکس امن و امان اور باہم مل جل کر رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔

جماعت احمدیہ ہر سال جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہے جس کا سب سے بڑا مقصد تمام احباب جماعت کی تربیت کرنا ہے۔ کیونکہ الحمد للہ ہر سال جماعت میں نئے ممبران داخل ہوتے ہیں۔ اور ہر سال تقریباً 3000 سے زائد احمدی احباب جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2015ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 183)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اکتوبر 2015ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے متعدد واقعات میں سے بعض واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اسیران کی رہائی اور شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

کلمہ طیّبہ مٹا دیا گیا

چوک داتا زیدکا، ضلع سیالکوٹ؛ اکتوبر 2015: طاہر احمد ملہی چوک داتا زیدکا میں دکان کرتے ہیں۔ ان کے شٹر پر کلمہ طیّبہ کی خوبصورت عبارت تحریر تھی۔ ایک مخالف احمدیت نے پولیس میں یہ درخواست دائر کی کہ طاہر احمد کی دکان کے شٹر سے کلمہ کو مٹا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ جماعتِ احمدیہ کے ذمہ دار افراد پر مشتمل ایک وفد علاقہ کے بااثر لوگوں سے ملا۔ ملاقات میں علاقہ کے باشندوں کو نفرت انگیز اور امن عامہ میں خلل ڈالنے والی کارروائیوں سے باز رہنے کی بات کی گئی۔

پولیس نے طاہر احمد کو اپنے ہاتھ سے کلمہ مٹانے کے لئے کہا جس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے یہ جرأت نہیں کر سکتے۔ ہاں البتہ اگر پولیس اپنی وردی میں باقاعدہ کارروائی کرتے ہوئے کچھ کرے گی تو وہ راستے میں بالکل حائل نہیں ہوں گے۔

کسی بدبخت نے رات کے اندھیرے میں کلمہ طیّبہ کو دکان کے شٹر سے مٹا دیا۔ جب احمدی شکایت لے کر پولیس کے پاس گئے تو بجائے اس کے کہ وہ ایسی 'جرأت' کرنے والے شخص کو ڈھونڈنے کی کارروائی کرتے انہوں نے اس کارروائی کے ہو جانے پر گویا شکر ادا کیا!

حکومتِ پنجاب کا دوہرا معیار

لاہور: حکومتِ پنجاب کی وزارتِ داخلہ نے 16/اکتوبر 2015ء کے اخبار نوائے وقت میں ایک بہت بڑا اشتہار شائع کروایا۔ اس کی عبارت کچھ اس طرح تھی:

''محرم الحرام کے تقدّس اور مذہبی رواداری کو یقینی بنانے کے لئے کسی عبادت گاہ یا کسی اور جگہ اشتعال انگیز تقاریر یا شرّ انگیزی کی صورت میں اس کے منتظمین/مالکان کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج کیا جائے گا

نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب بھر میں مذہبی عدم برداشت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے اب تک

لاؤڈ سپیکر کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانے والے

1603/افراد کو سزائیں

وال چاکنگ کے ذریعے شر انگیز مواد کی تشہیر کرنے والے

282/افراد کو سزائیں

اسلحہ کی نمائش کے ذریعہ خوف و ہراس پھیلانے والے

437/افراد کو سزائیں

نفرت انگیز تقاریر، شر انگیز مواد کی نشر و اشاعت اور اسلحے کی نمائش کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔۔۔

محرم الحرام کا احترام ہم سب پر فرض

محکمہ داخلہ حکومتِ پنجاب''

سوال یہ ہے کہ حکومتی انتظامیہ صرف محرّم کے مہینہ میں ہی اتنی محتاط کیوں ہے۔ حکومت دیگر مکاتبِ فکر کی حفاظت کے لئے اقدامات کرتی دکھائی کیوں نہیں دیتی؟ ایسے 'مولوی' جن کا تسلیم شدہ کام اسلام کے نام پر لوگوں میں نفرتیں پھیلانا ہے، محرّم کے مہینہ میں متعدد اضلاع میں ان کا داخلہ تک ممنوع ہے یا بعض صورتوں میں تقاریر کرنے کی بھی اجازت نہیں مگر ربوہ میں جب دل کرتا ہے حکومتی انتظامیہ کی اجازت اور باقاعدہ اشیر باد کے ساتھ نہ صرف جماعت احمدیت کی مخالفت پر مبنی جلسے کرتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اشتعال انگیزی کو 'عروج' پر پہنچاتے ہوئے عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف ابھارتے اور ان میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ سب کام علی الاعلان لاؤڈ سپیکرز پر ہوتا ہے۔ قانون تو سب کے لئے مساوی ہوتا ہے۔ 'اشتعال انگیزی' اشتعال انگیزی ہی ہوتی ہے چاہے وہ کسی بھی مکتبِ فکر کے خلاف کی جائے۔ ایسی ہی اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں سانحہ پشاور، سانحہ گوجرہ، سانحہ لاہور اور سانحہ گوجرانوالہ وغیرہ ہوئے۔

مُلّاں اور تحفظ ناموس رسالت ایکٹ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم پر USCIRF کی رپورٹ

واشنگٹن: امریکی ادارہ USCIRF (یونائیٹڈ سٹیٹس کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم) نے اپنی سال 2015ء کی رپورٹ میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ پاکستان میں اب تک اہل تشیّع، مسیحی برادری، احمدی مسلمانوں اور ہندوؤں پر مذہب کی آڑ میں مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے بعض مثبت ریمارکس کے باوجود حکومتِ وقت ان لوگوں کو سکیورٹی مہیا کرنے میں ناکام نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ جو اشتعال انگیزی کرتے ہیں ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پاکستان کے بدنامِ زمانہ 'بلاسفمی لاز' اور 'امتناعِ قادیانیت ایکٹ' کے سائے میں لوگوں کی مذہبی آزادی کو سلب کرنے اور ان کو تکالیف پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے۔

اس رپورٹ میں یہ بھی رپورٹ کہا گیا ہے کہ سال 2015ء کے دوران متعدد احمدیوں کو انفرادی طور پر ٹارگٹ کر کے قتل کیا گیا۔ مئی 2014ء میں کینیڈا کی شہریت کے حامل ایک پاکستانی ڈاکٹر کو ان کی فیملی کے سامنے اس وقت قتل کر دیا گیا جب وہ پاکستان میں خدمتِ خلق کے جذبہ کے ساتھ نادار مریضوں کے علاج کے لئے موجود تھے۔ جولائی میں ایک احمدی خاتون اور ان کی دو معصوم پوتیوں کو ایک حملہ میں قتل کر دیا گیا۔ دسمبر کے مہینہ میں پاکستان کے ایک مشہور ٹی وی چینل سے ایسا پروگرام نشر کیا گیا جس میں احمدیوں کو 'ملک دشمن' قرار دیا گیا۔ کچھ روز بعد ہی ایک اور احمدی کو قتل کر دیا گیا۔ مزید برآں پاکستان کے مختلف علاقوں میں مقامی پولیس نے احمدیوں کو مجبور کیا کہ وہ اپنے گھروں اور دکانوں سے قرآنی آیات اور اسلامی عبارات کو مٹائیں۔

اس رپورٹ کے ایک اور سیکشن میں احمدیوں پر لگائی جانے والی قانونی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا گیا:

احمدیوں پر قانون اور آئین دونوں کے تحت بہت سخت پابندیاں لگائی گئی ہیں جس کی وجہ سے باقاعدہ طور پر انتظامیہ کے تعاون کے ساتھ ان سے ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ 2014ء میں پاکستان کے آئین میں ہونے والی دوسری ترمیم کو چالیس سال پورے ہو گئے۔ اس ترمیم کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ تعزیراتِ پاکستان میں بھی احمدیوں پر متعدّد پابندیاں عائد کر کے ان کی مذہبی آزادی کو سلب کیا گیا ہے۔ ان کا عبادت کرنا یا مذہبی بات کرنا بھی ایک جرم ہے۔

اس رپورٹ کے آخر پر یہ تجاویز دی گئی ہیں کہ پاکستان حکومت پر زور دیا جائے کہ 'بلاسفمی' یا 'امتناعِ قادیانیت آرڈیننس' کے تحت درج کیے جانے والے مقدمات کو دوبارہ سے دیکھا جائے تا کہ معصوموں پر لگائے جانے والے الزامات کی تلافی ہو سکے۔

نیز یہ کہ 'بلاسفمی لاء' کے ساتھ ساتھ 'امتناعِ قادیانیت آرڈیننس' جیسی غیر منصفانہ آئینی و قانونی شقوں کو ختم کیا جائے۔ نیز 'بلاسفمی' کے تحت مقدّمات کو 'قابلِ ضمانت' قرار دیا جائے اور جھوٹے طور پر الزام عائد کرنے والے شرّ پسندوں کے لئے سزا کا اعلان کیا جائے۔

وطنِ عزیز میں ایک طرف اشتعال انگیزی کی روک تھام کے لئے قانونی طور پر اقدامات کرنے کے اشتہارات شائع کیے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب ملّاں کو کھلی چھوٹ حاصل ہے کہ وہ جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے خلاف عوام کے جذبات مشتعل کرنے کے لئے بیانات اخبارات میں شائع کروائیں۔ ملاحظہ ہو روزنامہ نوائے وقت لاہور کی 4/نومبر 2015ء کی اشاعت سے ایک خبر:

''چنیوٹ (نامہ نگار) ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف بولنے والے اغیار کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں کسی بھی قسم کی ترمیم و تنسیخ برداشت نہیں کریں گے۔ عقیدہ ختمِ نبوّت اسلام کی روح ہے۔ قادیانی فتنہ ملک و اسلام دشمن قوتوں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے مرکزی ختم نبوّت چناب نگر کے عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا غلام مصطفیٰ سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ نے کسی بھی دور میں جھوٹے مدعی نبوت کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ مجاہدین ختم نبوت نے قادیانیوں کو ہر محاذ پر شکست سے دوچار کیا۔ قادیانی ہر جگہ پر ملکی امیج کو خراب کرنے کے لئے اپنے مذموم حربے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ قادیانیوں کی چالبازیوں اور ان کے مکر و فریب سے بچنا تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔''

اسیرانِ راہ مولا

(پاکستان میں اس وقت کئی معصوم احمدی جن میں بعض عمر رسیدہ بھی ہیں محض اپنے عقیدہ اور ایمان کی وجہ سے نہایت ظالمانہ طور پر جیلوں میں محبوس ہیں۔ اس نظم میں ان اسیران راہ مولا کے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولی کی جلد رہائی کے سامان فرمائے۔

رہِ وفا میں بلاؤں سے ڈرنے والا نہیں
مَیں ناتواں ہی سہی پھر بھی جُھکنے والا نہیں

خُدا کے بعد محمدؐ سے عشق کرتا ہوں
یہ جُرم ایسا ہے جو مجھ سے چُھپنے والا نہیں

نظر سے ایسے پِلائے ہیں جام ساقی نے
کہ اب نشّۂ جاں تو اُترنے والا نہیں

ملے گی جو بھی اذیّت قفس میں سہہ لوں گا
مگر میں شکوۂ تقدیر کرنے والا نہیں

کھڑا رہوں گا مقابل پہ مثلِ کوہِ گراں
ہوائے جَور و ستم سے بکھرنے والا نہیں

ہے بدنصیبی، چمن میں چلی ہے بادِ سموم
مَیں پھول وہ جو تپش سے جُھلسنے والا نہیں

پڑا ہے دیدۂ نمناک کے کنارے پر
یہ میرے ضبط کا آنسو ڈھلکنے والا نہیں

طلب کرے گی وفا گر، تو جان دے دوں گا
صلیبِ عشق سے ایسے اُترنے والا نہیں

(ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔ مورو گورو تنزانیہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولوی صفدر حسین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/اگست 2011ء میں حضرت مولوی صفدر حسین صاحبؓ (یکے از صحابہ 313) کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت مولوی صفدر حسین صاحبؓ نے 17/اگست 1892ء کو بیعت کی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپؓ کا نام 349 نمبر پر 'مولوی منشی صفدر علی صاحب ولد محی الدین صاحب ساکن ...... ضلع میدک علاقہ ملک سرکار نظام' درج ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ''ازالہ اوہام'' اور ''کتاب البریہ'' میں پُرامن جماعت کے ضمن میں آپؓ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ کے والد محترم محی الدین صاحب ریاست حیدرآباد دکن میں مہتمم تعمیرات تھے۔

جب مولوی انواراللہ خان صاحب افسر اعلیٰ امور مذہبی حیدرآباد دکن نے ''ازالہ اوہام'' کے جواب میں ''انوارالحق'' نامی کتاب لکھی تھی تو حضرت مولوی صفدر حسین صاحبؓ نے اس پر تنقیدی نظر ڈالی تھی (اور بعد میں حضرت مولانا مولوی میر محمد سعیدؓ نے اس کا جواب نہایت شرح و بسط سے تصنیف کیا تھا)۔

محترم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/اگست 2011ء میں مکرمہ و۔ن صاحبہ نے اپنے والد محترم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جنہیں 1974ء میں نامعلوم شرپسندوں نے سرگودھا میں گولیوں کا نشانہ بنایا اور بعدازاں آپ زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔

آپ 20/اکتوبر 1910ء کو مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں حضرت حکیم سراج الدین صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے جنہوں نے 1904ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی اور اپنے وقت کے علماء میں آپؓ کا شمار ہوتا تھا۔ محترم ماسٹر صاحب کی والدہ کا نام صالحہ بی بی تھا۔

محترم ماسٹر صاحب نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ اس کے بعد ترجمۃ القرآن کے ساتھ اپنے والد محترم کے مشکوٰۃ الشریف کے درس میں شامل ہوتے رہے۔ گھر میں بہت دینی ماحول تھا۔ نماز باجماعت اور قرآن کریم کو تدبّر سے پڑھنے پر خاص زور دیا جاتا۔ نماز میں غیرحاضری کی صورت میں سزا بھی دی جاتی۔

1924ء میں محترم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب اور آپ کے بڑے بھائی مکرم راجہ زین العابدین صاحب نے مڈل پاس کیا اور دونوں کو اپنے قصبہ مڈھ رانجھا کے مڈل سکول میں مدرس لگالیا گیا۔ 1928ء میں ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب نے S.V. کا امتحان پاس کیا اور 1935ء میں ادیب عالم کا امتحان بھی پاس کیا۔ بعد میں آپ کے چھوٹے بھائی مکرم راجہ بشیرالدین صاحب بھی بطور مدرس سکول میں پڑھانے لگے اور آپ تینوں بھائیوں کی بدولت ہی قصبہ مڈھ رانجھا میں احمدیت متعارف ہوئی۔

محترم ماسٹر صاحب کی شادی 31 مئی 1930ء کو مکرم شیخ عبدالحمید وہرہ صاحب آف چنیوٹ کی بیٹی ہاجرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

محترم ماسٹر صاحب کو بچوں کی تعلیم کا بہت خیال تھا۔ چنانچہ 1935ء میں آپ نے احمدی بچیوں کو بھی اپنے سکول میں ایک کلاس جاری کرکے خود تعلیم دینا شروع کی۔ بعد میں غیرازجماعت بچیاں بھی اس کلاس میں آنے لگیں اور دو سال میں کلاس کی تعداد 40 تک پہنچ گئی۔ اس پر محکمہ تعلیم نے ایک استانی کا تقرر کرکے بچیوں کا سکول بھی تیسری تک جاری کردیا۔

محترم ماسٹر صاحب نے 22 سال تک مڈھ رانجھا کے سکول میں ملازمت کی اور جب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں آگیا تو اس میں منتقل ہوگئے۔ پچاس سال کی عمر میں موتیابند کی وجہ سے ملازمت چھوڑنی پڑی۔ پھر دو سال آنکھوں کے آپریشن میں صَرف ہوگئے۔ بعدازاں ایک سال تک ماہنامہ ''انصاراللہ'' میں بطور کارکن کام کیا۔ اس کے بعد 1967ء میں محمودآباد سٹیٹ سندھ میں بطور ہیڈماسٹر ملازم ہوئے۔ 1971ء میں شدید ملیریا بخار میں مبتلا ہونے کے باعث آپ کی قوّت سماعت بہت کمزور ہوگئی جو آخری عمر تک رہی۔

بے شمار بچوں کو دنیاوی تعلیم سے آراستہ کرنے کے علاوہ قرآن کریم پڑھانے کی توفیق بھی آپ نے پائی۔ 1958ء میں محلّہ دارالبرکات کی مسجد آپ کی زیرنگرانی تیار ہوئی۔ یہاں پندرہ سال زعیم انصاراللہ بھی رہے۔ پھر محمودآباد میں صدر جماعت اور صدر موصیان رہے۔ نیز کئی سال تک نمائندہ مجلس مشاورت کا اعزاز بھی حاصل رہا۔

آپ باقاعدہ نماز تہجد ادا کرنے والے اور بہت گریۂ وزاری سے دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ گھر کے کاموں میں اہلیہ کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ 1974ء کے فسادات میں کئی بے گناہ احمدیوں کو اسیرراہ مولیٰ بننے کی سعادت ملی جن میں آپ کے ایک بیٹے نعیم احمد ظفر صاحب اور ایک نواسہ اشرف علی صاحب بھی شامل تھے۔ یہ سب اسیران سرگودھا جیل میں تھے جنہیں مختلف اذیتیں پہنچائی جاتی رہیں۔ ربوہ سے لوگ گروپس کی صورت میں اپنے رشتہ دار قیدیوں کو ملنے جاتے اور انہیں کھانے پینے کی اشیاء، صابن اور کپڑے وغیرہ دے کر آتے۔ قریباً ایک ماہ اسیری کو گزر گیا تو آپ بھی اپنے بیٹے اور نواسے کو ملنے کیلئے ایک وفد میں شامل ہوکر ریل گاڑی میں سرگودھا گئے۔ جب یہ وفد واپس ربوہ آنے کے لئے سرگودھا ریلوے سٹیشن پہنچا تو وہاں نامعلوم نقاب پوشوں نے احمدی قافلہ پر فائرنگ کردی جس کے نتیجہ میں 9/افراد زخمی ہوئے۔ آپ کے سر پر بھی گولی لگی۔ فائرنگ رُکی تو باقی احمدیوں نے زخمیوں کو اٹھاکر گاڑی میں ڈالا۔ لیکن پولیس نے کہا کہ جب تک رپورٹ درج نہیں ہوجاتی اُس وقت تک زخمیوں کو نہیں لے جاسکتے۔ چنانچہ زخمیوں کو گاڑی سے نیچے اتارا گیا اور جو زیادہ زخمی تھے انہیں سرگودھا ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ آپ بھی تقریباً تین ہفتے سرگودھا کے ہسپتال میں رہے پھر لاہور کے جنرل ہسپتال میں منتقل کردیا گیا۔ لیکن ڈاکٹر آپ کے سر میں سے گولی نکالنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد آپ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں منتقل کردیا گیا جہاں 29 ستمبر 1974ء کو آپ نے شہادت پائی۔ آپ ربوہ کے پہلے شہید تھے۔

آپ موصی تھے اور تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں آپ اور آپ کی اہلیہ بھی شامل ہیں۔ غضّ بصر انتہا درجہ کا تھا۔ سکول کے طلباء میں فرشتہ کے نام سے مشہور تھے۔ ہمیشہ اسوۂ رسولؐ پر عمل پیرا رہے۔ تعلق باللہ کا ایک واقعہ یہ ہے کہ میرے (مضمون نگار کے) بیٹے کی پیدائش سے پہلے ہی اس کا نام امتیاز احمد رکھ دیا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو اس کا نام حضور سے رکھوانا ہے۔ تو آپ نے حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کو نام کے لیے خط لکھ دیا۔ جب جواب آیا تو حضورؒ نے بھی اس کا نام امتیاز احمد ہی تجویز فرمایا تھا۔

آپ شاعر بھی تھے۔ فارسی زبان پر عبور حاصل تھا اور درثمین فارسی اکثر مطالعہ میں رکھتے تھے۔ آپ کی پانچ بیٹیاں اور چھ بیٹے تھے۔ مکرم ہادی علی چودھری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا آپ کے نواسے ہیں۔

انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 ستمبر 2011ء میں مکرم شوکت علی صاحب کے قلم سے ان کے ہم زلف انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب انتہائی قابل انجینئر لیکن سادہ مزاج خداترس آدمی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شاندار ملازمت اور لاکھوں روپے تنخواہ پانے کے باوجود ذاتی گھر یا کار وغیرہ کے مالک نہیں تھے۔ بلکہ سادگی کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ عام لوگوں کے ساتھ بسوں میں سفر کرتے اور سادہ لباس پہن کر سادہ کھانا کھاتے۔ جو بھی پکا ہوتا، گرم یا ٹھنڈا، بخوشی قبول کرتے۔ یہاں تک کہہ دیتے کہ اگر کوئی پرانا بچا ہوا سالن ہے تو وہ دے دیں۔

کوئی اپنی کسی بیماری کے علاج کے لئے امداد مانگتا تو فوراً ہاں کردیتے۔ کئی عزیزوں کے علاج پر بھی لاکھوں روپیہ خرچ کردیا لیکن کبھی واپس نہ لیا۔ چندے بھی دل کھول کر ادا کرتے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ ایمانداری کا یہ حال تھا کہ موٹروے کی تعمیر کے دوران چکوال میں تھے۔ مجھے فون کیا کہ میرا گھریلو سامان کرایہ کے ٹرک میں وہاں بھجوا دو۔ مَیں نے کہہ دیا کہ کمپنی کا ٹرک بھیج دیں۔ کہنے لگے نہیں یہ میرا ذاتی کام ہے۔

نوکری کے دوران بڑی بڑی رشوت کی پیشکش ہوتی رہی لیکن آپ کے قدم نہ ڈگمگائے۔ یہاں تک کہ ایک بار ٹھیکیداروں نے رشوت قبول نہ کرنے پر مارکٹائی بھی کی لیکن آپ ایمانداری پر قائم رہے۔ فرشتہ سیرت درویش انسان تھے۔ ایک نوجوان بیٹی کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔ آپ کی وفات 64 سال کی عمر میں ہوئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی موجود ہے۔

مکرم ملک محمدالدین صاحب اور مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 ستمبر 2011ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرمہ م۔ فیروز صاحبہ نے اپنے والدین کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم ملک محمدالدین صاحب 1924ء میں کبیروالہ میں پیدا ہوئے۔ 18 سال کی عمر میں 1942ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ سے قبل آپ کے بڑے بھائی مکرم ملک نورالدین صاحب قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل کرچکے تھے۔ دونوں بھائی تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے اور دونوں نے صدر جماعت کے علاوہ کئی شعبوں میں بھی خدمت دین سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ کبیروالہ میں ان کا گھرانہ احمدیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا اور مخالفین کہتے تھے کہ ان دونوں بھائیوں کو ختم کردو تو کبیروالہ سے احمدیت ختم ہوجائے گی۔

محترم ملک محمدالدین صاحب بتایا کرتے تھے کہ بیعت کرنے کے بعد انہوں نے کبھی نماز تہجد بھی ترک نہیں کی۔ 9 اور 10 مارچ 2011ء کی درمیانی شب بھی آپ کی وفات اُس وقت ہوئی جب آپ تہجد کی تیاری کررہے تھے۔

آپ کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بھی زیرتعلیم رہے لیکن بعض وجوہات کی بِنا پر تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ لیکن مطالعہ کا انتہائی شوق تھا اور بڑی نادر کتب جمع کی ہوئی تھیں۔ حافظہ بھی بلا کا تھا اور تبلیغ کے دوران کوئی حوالہ پیش کرنا ہوتا تو کتاب کی ضرورت نہ پڑتی بلکہ کتاب کا نام اور حوالہ زبانی یاد ہوتا۔

1953ء کے فسادات میں آپ کو مالی طور پر بہت نقصان اٹھانا پڑا لیکن ایمان نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ آپ کی بیٹی کی عمر اس وقت قریباً دو سال تھی۔ وہ شدید بیمار ہوگئی اور حالات اتنے خراب تھے کہ ڈاکٹر کے پاس لے جانا بھی مشکل تھا۔ آپ کے بڑے بھائی نے پریشانی سے کہا کہ اگر یہ بچی مرگئی تو ہم لوگوں کے سامنے جھوٹے پڑجائیں گے۔ اس پر دونوں بھائیوں نے گڑگڑا کر دعا شروع کی تو اگلے ہی روز سے بچی خدا کے فضل سے تندرست ہونا شروع ہوگئی اور تین چار دن میں مکمل طور پر صحت مند ہوگئی۔

مکرم محمدالدین صاحب بہت مہمان نواز تھے۔ جو بھی میسر ہوتا مہمان کو پیش کردیتے۔ مرکز سے آنے والے اکثر مہمان آپ کے ہاں ہی ٹھہرا کرتے۔ مسجد کی تعمیر سے قبل لمبا عرصہ آپ کے گھر پر ہی جمعہ بھی ادا کیا جاتا رہا۔ آپ ہی امام الصلوٰۃ اور خطیب بھی ہوتے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ شادی کے وقت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14/نومبر 2011ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا حضورِانور ایدہ اللہ کی والدہ محترمہ کی وفات کے موقع پر کہا جانے والا کلام شائع ہوا ہے۔ اس طویل نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تھک کے آخر کار جب اُس ماں نے آنکھیں موند لیں
حسرتیں باقی ہیں پر ارماں نے آنکھیں موند لیں
آٹھ سالوں تک بہت جھیلا عذابِ ہجر کو
آخرش کمزور بے کس جاں نے آنکھیں موند لیں
صبر کی سِل تو نے سینے پر دھری کچھ اس طرح
دل میں اُٹھتے درد کے طوفاں نے آنکھیں موند لیں
یادِ ماضی ہے ، اُداسی ہے ، غمِ تنہائی ہے
دردِ فُرقت بڑھ گیا درماں نے آنکھیں موند لیں
جس کی اُلفت نے کیا سیراب برسوں تک تجھے
اُس محبت کے کھلے باراں نے آنکھیں موند لیں
ہو گئی رُخصت جہاں سے دُخترِ فضلِ عمر
مہرباں اور پیکرِ احساں نے آنکھیں موند لیں
اُس کی یادوں کی مہک عرشیؔ شکستہ دل میں ہے
داستاں باقی ہے گو عنواں نے آنکھیں موند لیں

احمدی نہیں تھیں۔ بعد میں دو سال تک مختلف کتب کا مطالعہ کیا اور مطمئن ہو کر بیعت کر لی تو پھر کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ 1953ء اور 1974ء کے فسادات میں بہت صبر و ثبات کا مظاہرہ کیا اور کئی معجزے بھی دیکھے۔ مثلاً 1953ء میں سوشل بائیکاٹ کی وجہ سے کوئی سبزی دودھ دینے کو تیار نہ تھا۔ لیکن ایک بزرگ آ تا گلی میں آواز لگاتا سبزی لے لو۔ آپ اور آپ کی جٹھانی اس سے سبزی خرید لیتیں۔ حالات ٹھیک ہونے کے بعد وہ دوبارہ نظر نہ آیا۔ جب آپ نے گلی والوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی بتایا کہ گلی میں کبھی کوئی سبزی والا نہیں دیکھا گیا۔

محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 ستمبر 2011ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب نے اپنی بڑی بہن محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کا مختصر ذکر خیر کیا ہے۔

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ قریباً 1939ء میں مکرم رانا عبداللطیف خاں صاحب ولد حضرت چوہدری عبدالحمید خاں صاحبؓ کے ہاں کاٹھگڑھ ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئیں۔ ہم پانچ بہنیں اور تین بھائی تھے۔ ہماری یہی بہن ہماری تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی۔ قرآن بھی پڑھایا۔

1962ء میں ان کی شادی ہمارے ماموں زاد مکرم رانا محمد حنیف خاں صاحب ولد مکرم رانا عبدالستار خاں صاحب کاٹھگڑھی آف لکی نوشور کوٹ سے ہوئی۔ 1965ء میں جب ہم دو بھائی ربوہ میں پڑھنے لگے تو اس بہن نے رضا کارانہ طور پر ربوہ میں ٹھہر کر ہمارا بہت خیال رکھا۔ پھر 1967ء میں خاکسار بغرضِ تعلیم لاہور گیا تو رہائش اپنی اسی بہن کے ہاں رکھی۔ آپ خدمت دین میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ پہلے لاہور اور پھر لکی نوشور کوٹ میں خوب خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کے لئے بستر علیحدہ بنوائے ہوئے تھے۔ صاف گوئی اور ہر کسی کا احترام ان کا شیوہ تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند تھیں اور جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ تبلیغ اور تربیت میں بہت مستعد تھیں۔ لوگوں کے دکھ درد بلاتفریق بانٹنے کی کوشش میں ہر وقت رہتیں۔ احمدی یا غیراحمدی کی وفات ہو جاتی تو فوراً پہنچ جاتیں۔ مہمانوں کو سنبھالتیں اور اپنے گھر سے کھانا بھجواتیں۔ وہ کسی کا بھی دکھ دیکھ نہیں سکتی تھیں۔ اپنے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی اور بچوں کی شادی کے بعد ربوہ میں ایک کنال کا پلاٹ لے کر چاروں بچوں میں تقسیم کر دیا اور سب کو لے کر وہاں منتقل ہو گئیں۔

7 مارچ 2011ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کینیڈا میں آپ کی وفات ہوئی۔ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

محترم محمد اشرف اسحٰق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 ستمبر 2011ء کی ایک خبر کے مطابق جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور مبلغ سلسلہ محترم مولانا محمد اشرف اسحٰق صاحب ابن مکرم محرم دین صاحب مورخہ 4 ستمبر 2011ء کو چند ماہ پھیپھڑوں کی انفیکشن میں مبتلا رہ کر وفات پا گئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم محمد اشرف اسحٰق صاحب 1946ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1970ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ لمبا عرصہ بیرونی ممالک میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے یوگنڈا میں قریباً چھ ماہ اور تنزانیہ میں قریباً 8 سال کا عرصہ گزارا۔ 1984ء میں امیر و مشنری انچارج سورینام (جنوبی امریکہ) مقرر ہوئے۔ 1989ء میں واپس ربوہ آئے اور 1992ء میں پھر آپ کی تقرری فجی میں ہوئی۔ دسمبر 1995ء میں واپسی ہوئی۔ کچھ عرصہ شعبہ تاریخ احمدیت میں خدمت کی جس کے بعد تا وفات وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ میں خدمات دینیہ میں مصروف رہے۔ ذیلی تنظیموں میں بھی مختلف شعبوں میں خدمات کرنے کی توفیق پائی۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ اور ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے علاوہ کوارٹرز تحریک جدید میں لمبا عرصہ تک بطور صدر محلّہ خدمت کرتے رہے۔

آپ ملنسار، مہمان نواز، خاموش طبع اور نرم خُو طبیعت کے انسان تھے۔ خدمت دین کو ہمیشہ فوقیت دیتے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ فریدہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/اگست 2011ء میں مکرم عبدالعزیز خانصاحب نے اپنی والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ آف خوشاب کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کا سارا خاندان غیراحمدی تھا اور اسی حالت میں آپ کی شادی محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب سے ہوئی۔ محترم حافظ صاحب اگرچہ احمدی والدین کی اولاد تھے لیکن بچپن میں ہی آپ ہر دو کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گئے چنانچہ آپ کی تربیت احمدی ماحول میں نہیں ہو سکی۔ تاہم فطرت نیک تھی اور بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد اپنی خاندانی مسجد میں امام الصلوٰۃ کے فرائض ادا کرنے شروع کر دیئے تھے۔ 1931ء میں آپ نے 72 مقتدیوں سمیت باقاعدہ احمدیت قبول کر لی جن میں آپ کی اہلیہ بھی شامل تھیں۔

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کا قبولِ احمدیت کے بعد نظام جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رہا۔ گو آپ نے دنیاوی تعلیم حاصل نہیں کی۔ مگر بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھا اور نماز، قرآن کے علاوہ چندہ جات کی ادائیگی اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی طرف خاص توجہ دیتیں۔ آپ پردہ کی بہت پابند، تہجد گزار، پانچ وقت کی نمازوں کی پابند اور روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے والی تھیں۔ گو اَن پڑھ تھیں مگر کافی عرصہ لجنہ خوشاب کی صدر رہیں۔ پڑھی لکھی مددگار سے کام لیتی تھیں۔ جب تک صحت نے اجازت دی باقاعدگی سے رمضان میں روزے رکھتیں اور اعتکاف میں بیٹھتی رہیں۔

آپ کی وفات فروری 1974ء میں خوشاب میں ہوئی۔ چونکہ آپ موصیہ تھیں آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالستار خان صاحب آجکل گوئٹے مالا میں امیر و مبلغ انچارج کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ نیز آپ کی اولاد میں کئی دیگر مربیان سلسلہ بھی شامل ہیں۔

مکرم نسیم احمد بٹ صاحب کی شہادت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 ستمبر 2011ء کی خبر کے مطابق مکرم نسیم احمد بٹ صاحب ولد مکرم محمد رمضان بٹ صاحب مرحوم آف فیصل آباد کو 3 اور 4 ستمبر 2011ء کی درمیانی رات چند نامعلوم افراد نے آپ کی رہائشگاہ میں دیوار پھلانگ کر گھر کے اندر داخل ہو کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ ایک فائر پیٹ میں اور دوسرا کمر میں لگا۔ آپ کو سول ہسپتال پہنچایا گیا جہاں صبح ساڑھے نو بجے زخموں کی تاب نہ لا کر آپ شہید ہو گئے۔ تدفین ربوہ میں ہوئی۔

قبل ازیں 1994ء میں آپ کے چھوٹے بھائی مکرم وسیم احمد بٹ صاحب اور آپ کے تایا زاد مکرم حفیظ احمد بٹ صاحب ولد اللہ رکھا بٹ صاحب کو شہید کر دیا گیا تھا جبکہ آپ کے دوسرے تایا زاد مکرم نصیر احمد بٹ صاحب ولد اللہ رکھا بٹ صاحب کو ستمبر 2010ء میں شہید کر دیا گیا تھا۔

مرحوم 1957ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ پرائمری کے بعد پاور لوم فیکٹری میں بطور کاریگر کام کرنے لگے۔ ایک بااخلاق اور باکردار شخصیت کے حامل اور بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ نماز جمعہ باقاعدگی کے ساتھ مسجد جا کر ادا کرتے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ بیوی بچوں کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔ ہمدردئ خَلق اور غربا پروری آپ کا نمایاں خلق تھا۔ آپ نے 1994ء میں اپنے چھوٹے بھائی کی شہادت پر بھی کمال صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ اپنی شہادت سے قبل گولیاں لگنے کے بعد بھی خود کو سنبھالا اور اپنی بیوی کو حوصلہ اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ شہید مرحوم کی شادی 1983ء میں محترمہ آسیہ نسیم صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد بٹ صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال کے ساتھ ہوئی تھی۔ خداتعالیٰ نے آپ کو 4 بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا تھا۔ جبکہ ایک بیٹا ڈیڑھ سال قبل وفات پا گیا تھا۔

محترم چودھری محمد عبدالوہاب صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 ستمبر 2011ء میں مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب کے قلم سے محترم چودھری محمد عبدالوہاب صاحب (برادرِ اصغر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) کا ذکر خیر شائع ہوا ہے جو 7 ستمبر 2010ء کو مختصر علالت کے بعد اسلام آباد (پاکستان) میں بعمر 71 سال وفات پا گئے۔ تدفین ربوہ میں ہوئی۔ پسماندگان میں 3 بیٹے اور اہلیہ شامل ہیں۔

محترم چودھری محمد عبدالوہاب صاحب حضرت چودھری محمد حسین صاحب سابق امیر جھنگ شہر کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ 9/اکتوبر 1939ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ دورانِ ملازمت کئی شہروں میں مقیم رہے اور ہر جگہ خدمتِ دین میں پیش پیش رہے۔

محترم چودھری محمد عبدالوہاب صاحب کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد رہے اور علَم انعامی حاصل کیا۔ بنک کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر 1988ء سے اسلام آباد میں رہائش اختیار کر لی اور یہاں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس مشاورت میں نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ نیز ناظم ضلع انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ خاکسار کو 13 سال زعیم اعلیٰ انصاراللہ رہنے کا موقع ملا ہے۔ اس دوران مرحوم کو نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مرکزی ہدایات پر سختی سے عمل کراتے۔ آپ کے دَور میں نظامت ضلع اسلام آباد نے پاکستان کے اضلاع میں لگاتار دو سال اوّل پوزیشن حاصل کی۔ آپ کام کرنے والوں کی کھلے دل سے حوصلہ افزائی کرتے۔ طبیعت میں مزاح بھی تھا اور نرم گفتگو سے ہر ایک کا دل موہ لیتے تھے۔ اکثر سوال و جواب کی محافل منعقد کرواتے جن میں مرکزی عہدیداران کو بھی بلایا جاتا اور دعوت الی اللہ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چلتا رہتا۔ سب ایک ٹیم کی طرح کام کرتے۔ آپ وقت کی خود بھی پابندی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے۔ مقامی اجتماعات باقاعدگی سے منعقد کرواتے اور کوشش ہوتی کہ حاضری سو فیصد ہو۔ اس کے لئے ضلع بھر کی مجالس سے آنے والے احباب رات کو مسجد میں قیام کرتے۔ اُن کا آمد و رفت کا سارا خرچ خود برداشت کرتے تھے۔

آپ خلیفۂ وقت کو باقاعدگی سے خطوط لکھتے اور دوسروں کو بھی اس کے لئے بار بار یاددہانی کرواتے۔ پنج وقتہ نماز کے پابند، نہایت دعاگو، منکسرالمزاج، خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے اور مشکلات اور تکالیف کو ہمیشہ صبر اور شکر سے برداشت کیا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی بھی نہایت اعلیٰ تربیت کی۔ آپ کے تین بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب سالہا سال سے خدام الاحمدیہ میں قائد ضلع اسلام آباد کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/اگست 2011ء میں حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی رحلت کے حوالہ سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

جب خبر رحلت کی آئی تو سبھی کو یوں لگا
فیض کا سیلِ رواں تھا جو اچانک رُک گیا
بارشِ انوار کی وہ اک صدی شاہد رہی
قدرتِ ثانی کے سب جلووں کی وہ زندہ گواہ
پیکرِ حُسنِ عبادت ، منبعٔ لطف و کرم
خوبیاں اس ذات کو بخشیں خدا نے بے بہا
زندگی اس کی دعاؤں کا بھرا کشکول تھا
جاری و ساری رہے گا فیض کا چشمہ سدا
فیض اس ماں کا سدا جاری رہے گا بالیقیں
جس کا بیٹا کشتیٔ دینِ متیں کا ناخدا
ہے ہمالہ صبر کا غمگیں ترا مسرور ہے
اس کو اپنی گود لے اور شاد رکھ صبح و مسا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 اگست 2011ء میں ''منزلِ ضبط'' کے عنوان سے مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے جو انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ مورخہ 5/اگست 2011ء سننے کے بعد کہی۔ اس خطبہ میں حضور انور نے اپنی مرحومہ والدہ ماجدہ کا ذکر خیر فرمایا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

اتنے ضبط سے ذکرِ جدائی کون کرے گا
کون کرے گا ایسے ، ماں کے غم کی باتیں
ضبط کے پشتوں کو اتنا مضبوط کیا تھا
ٹوٹ نہ پائے ، سیل اشک کو دے دی ماتیں
اُمڈے ہوئے جذبات پہ قابو وہ رکھتا ہے
حمد میں گزریں جس کے دن، سجدوں میں راتیں
اس منظر کی منظر کشی نہ ہو گی قدسی
متحیّر ہیں سوچیں ، عاجز قلم دواتیں
وہ مُسکائے تو کِھلتے ہیں دل کے غنچے
ورنہ قدسی کیا عیدیں ہیں کیا شبراتیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
February 05, 2016 – February 11, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday February 05, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 39-49 with Urdu translation.
00:30	In His Own Words
01:00	Yassarnal Quran: Lesson no. 60.
01:30	MTA Conference Address
01:50	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:15	Spanish Service
02:45	Pushto Muzakarah
03:25	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 247-254 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 28. Recorded on December 15, 1994.
04:30	Ilmul Abdaan
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 200.
06:00	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 50-60 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'health and its effects on fatih'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 58.
07:00	IAAAE Symposium: Recorded on May 02, 2015.
07:40	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on January 30, 2016.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 88.
11:35	Tilawat: Surah As-Saaffaat, verses 62-120.
11:55	Seerat-un-Nabi: The topic of 'forgiving'.
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondhane: Recorded on January 28, 2016.
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir: A live Arabic discussion programme.
20:30	Open Forum:
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday February 06, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Quran
01:00	IAAAE Symposium
01:35	Attractions Of Canada
01:55	Introduction To The Holy Quran
02:10	Friday Sermon: Recorded on February 05, 2016.
03:20	Rah-e-Huda: Recorded on January 30, 2016.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 342.
06:00	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 61-72 with Urdu translation.
06:15	In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as).
06:45	Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:15	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 02, 2012.
08:05	International Jama'at News
08:40	Question & Answer Session: Rec. July 25, 1997.
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Surah As-Saaffaat, verses 121-183.
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday February 07, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Address
02:30	Story Time: Programme no. 25.
02:50	Friday Sermon: Recorded on February 05, 2016.
04:00	Maidane Amal Ki Kahani
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 343.
06:00	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 73-81 with Urdu translation.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein: Selected extrtacts from the writings of the Promised Messiah (as) about the existence of God.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 58.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on March 30, 2013 in Spain.
08:00	Faith Matters: Programme no. 186.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 26, 1995.
10:00	Live Jalsa Salana Bangladesh
13:00	Friday Sermon: Spanish Translation of Friday sermon delivered on October 17, 2014.
13:05	Friday Sermon [R]
14:15	Shotter Shondhane: Recorded on January 29, 2016.
15:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
16:25	Guftugu
17:00	Kids Time: Programme no. 25.
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
21:35	Loch Lomond
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday February 08, 2016

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
03:50	Ashab-e-Ahmad
04:30	Loch Lomond
04:50	Friday Sermon: Recorded on January 29, 2016.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 344.
06:00	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 82-89.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'the importance of helping each other'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:05	UK Jamia Sports Day: Recorded on May 02, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 24, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on September 11, 2015
11:10	Taqareer
12:00	Tilawat: Surah Saad, verses 44-89.
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on March 19, 2010.
14:05	Shotter Shondane: Recorded on January 30, 2016.
15:10	Taqareer [R]
15:45	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:05	The Bigger Picture: Recorded on January 19, 2016.
17:00	In His Own Words
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	UK Jamia Sports Day [R]
19:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:30	Somali Service
20:00	Qisas-ul-Ambiyaa
21:00	Servants Of Allah: Astonishing stories of the pioneer missionaries of the Ahmadiyya Muslim Community.
22:10	Friday Sermon [R]
23:10	Taqareer [R]

Tuesday February 09, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:20	UK Jamia Sports Day
02:05	Kids Time
02:40	Friday Sermon
03:45	Hijrat
04:25	Homeopathy And Its Miracles
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 345.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ankaboot, verses 1-11 with Urdu translation.
06:15	Dars Majmooa Ishtehara'at: Writings and announcements made by the Promised Messiah (as) published in newspapers.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 59.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on May 07, 2013 in Spain.
08:00	Open Forum
08:30	Aao Urdu Seekhain
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 26, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on February 05, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Az-Zumar, verses 1-18.
12:15	In His Own Words
12:45	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 186.
14:00	Shotter Shondane: Recorded on January 30, 2016.
15:00	Spanish Service: Programme no. 13.
15:30	Open Forum
16:05	From Democracy To Extremism
17:00	Aadab-e-Zindagi
17:35	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on February 05, 2016.
20:30	Aao Urdu Seekhain
20:55	Australian Service
21:30	Noor-e-Mustafa
21:55	Faith Matters: Programme no, 186.
22:50	Question And Answer Session [R]

Wednesday February 10, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishtihirat
00:40	Yassarnal Quran
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
02:10	From Democracy To Extremism
03:10	Aao Urdu Seekhain
03:30	Story Time
03:45	Australian Service
04:15	Aadab-e-Zindagi
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 276.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ankaboot, verses 12-23 with Urdu translation.
06:15	Al-Tarteel: Lesson no. 19.
06:50	Jalsa Salana Bangladesh Address: Rec. February 07, 2016.
10:05	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on February 05, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Az-Zumar, verses 19-32.
12:25	Friday Sermon: Recorded on March 12, 2010.
13:40	Jalsa Salana Bangladesh: Recorded on February 07, 2016.
16:55	Faith Matters: Programme no. 185.
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 03, 2012.
19:30	French Service: Episode no. 13.
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:55	Friday Sermon [R]
22:55	Nazm Competition: Recorded on February 06, 2016.

Thursday February 11, 2016

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:25	In His Own Words
00:55	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Bangladesh: Rec. February 07, 2016.
04:30	Open Forum
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 207.
06:05	Tilawat & Dars Majmooa Ishteharaat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 59.
07:00	Inauguration Of Baitul Wahid Germany: Recorded on May 27, 2015.
07:55	Beacon Of Truth: Rec. November 01, 2015.
08:20	In His Own Words
08:50	Tarjamatul Quran Class: Recorded on December 21, 1994.
09:55	Indonesian Service
11:00	Japanese Service: Programme no. 09.
12:05	Tilawat: Surah Az-Zumar, verses 33-52.
12:20	Dars Majmooa Ishteharaat [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
12:55	Beacon Of Truth: Rec. November 08, 2015.
14:00	Friday Sermon: Recorded on February 05, 2016.
15:05	Such To Yeh Hai
15:40	Ahmadiyyat In Los Angeles
16:05	Persian Service: Programme no. 50.
16:35	Tarjamatul Quran Class [R]
17:40	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Inauguration Of Baitul Wahid Germany
19:40	In His Own Words
20:05	Ahmadiyyat In Los Angeles [R]
20:30	Live German Service
21:35	Tarjamatul Quran Class [R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 05 February , 2016 | Issue No. 06

2014 - 2015ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پرنازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔اس سال پورٹو ریکو(Puerto Rico) میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔

2014-2015ء میں پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 776 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔نئی جماعتوں کے قیام کے دوران ایمان افروز واقعات۔دوران سال 401 مساجد کا اضافہ ہوا۔ان میں سے 156 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 245 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔مساجد کی تعمیر کے تعلق میں دلچسپ واقعات۔

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شائع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد 74 ہو چکی ہے۔دوران سال سنہالی اور برمی زبان میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہوئے۔

105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق امسال 761 مختلف کتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ 23 لاکھ 74 ہزار 800 کی تعداد میں طبع ہوئے۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ ایک سال میں شائع ہونے والے لٹریچر کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر ہوئی۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت (طباعت) ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل)، وکالت تعمیل وتنفیذ، رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریسوں کی مساعی کا تذکرہ

اس سال 2460 نمائشوں اور 13 ہزار 735 بکسٹالز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔
نمائشوں اور بکسٹالز کے تعلق میں زائرین کے نیک تأثرات کا تذکرہ۔

اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 36 لاکھ سے زائد لیف لیٹس کی تقسیم۔تقسیم لٹریچر کے دوران دلچسپ واقعات کا تذکرہ۔

مختلف مرکزی ڈیسکس، پریس اینڈ میڈیا آفس، احمدیہ ویب سائٹ، ریویو آف ریلیجنز کی مساعی کا تذکرہ۔
اس وقت دنیا کی 28 زبانوں میں 140 اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 22 اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اس وقت دوران سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہوں ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے لیکن جو مختصر خلاصہ بھی تیار کیا جاتا ہے وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ سب بیان نہیں کیا جا سکتا اور بہت سارا حصہ اس میں سے چھوڑنا پڑتا ہے۔آج میں نے ویسے بھی ارادہ کیا ہے کہ جتنا زیادہ مختصر کر سکوں کروں اور ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ ختم ہو جائے۔ اب دیکھیں میری کوشش کامیاب ہوتی ہے کہ نہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 207 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اس سال جو نیا ملک شامل ہوا ہے پورٹو ریکو(Puerto Rico) ہے جس میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہ چھوٹا سا سپینش ملک ہے۔ انگریزی زبان بھی بولی جاتی ہے۔تینتیس لاکھ پینتالیس ہزار کی آبادی ہے۔قریباً ساڑھے تین ہزار مربع کلومیٹر رقبہ ہے۔یہاں ایک داعی الی اللہ حسن پرویز باجوہ صاحب کے ذریعہ سے پہلے پیغام پہنچا۔ایک بیعت ہوئی۔اس کے بعد امریکہ سے مبلغین نے اس کا دورہ کیا اور پروگرام وغیرہ ہوتے رہے ریڈیو پروگرام بھی ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات مزید بیعتیں ہوئیں۔

نئے ممالک میں نفوذ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پرانے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کے لئے تعلیم وتربیتی پروگرام بنائے گئے۔لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا۔اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے اور بے شمار ممالک ہیں جن میں یہ سارے کام ہوئے۔

اللہ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 776 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1280 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام میں سرفہرست بینن کا نمبر ہے جہاں اس سال 155 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں 136 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر مالی ہے جہاں 65 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے ممالک ہیں جن میں یوکے بھی شامل ہے جہاں بیس بائیس سے اوپر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔قیام کے دوران بہت سارے ایمان افروز واقعات سامنے آتے ہیں۔اس وقت بیان کرنے مشکل ہیں۔

بینن سے لوکل مشنری عالیو صاحب لکھتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں لانتیری (Lanterie) میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں جب تبلیغ شروع کی تو لوگ اسلام کی موجودہ حالت پر باتیں کرنے لگ گئے کہ آج مسلمان یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں یعنی ہر قسم کی خرابیاں گنوانے لگ گئے۔تب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا کہ اسی حالت کی درستی کے لئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے تو آپ علیہ السلام آئے ہیں۔آپ مسیح اور امام مہدی بن کر آئے ہیں۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اگر یہی امام مہدی ہیں تو پھر کوئی معجزہ بیان کریں۔تو مشنری کہتے ہیں میں معجزات کی باتیں کرنے لگا تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا چھوڑو کہ معجزات کیا کیا بیان ہوئے۔ ہمارے یہاں اس علاقے میں عرصے سے بارش نہیں ہوئی۔ دعا کرو کہ بارش ہو جائے۔ہم تب مانیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے آئے ہیں اور اگر تم یہی نشان مانگتے ہو تو میں بھی اس اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تمہیں کہتا ہوں کہ بارش ہو جائے گی۔ اور کہتے ہیں ہم نے دعا کی۔ اگلے دن دوسرے شہر میں جب پہنچے ہیں تو پیچھے ان کی اطلاع آئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رات ہی بہت بارش ہو گئی۔

امیر صاحب کانگو لکھتے ہیں کہ مشرقی صوبے میں دورہ کیا۔ پمفلٹ تقسیم کئے۔مخالفین نے یہ کوشش کی کہ لوگ پیغام نہ سنیں۔ گھر گھر جا کر لوگوں کو منع کیا۔لیکن الحمدللہ اس کوشش کے باوجود ساؤتھ کے جس شہر میں وہ گئے تھے وہاں اب تک ساٹھ سے زیادہ لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں اور اس کے علاوہ اس علاقے میں مختلف جگہوں پر پانچ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور صوبے میں دو ہزار سے زیادہ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

امیر صاحب کانگو ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے کام سے کنشاسا آیا اور احمدیہ مشن بھی آ گیا۔اس نے بتایا کہ 'پوپوکاپاکا' (Popokapaka) میں کئی سو احمدی ہیں (ایک جگہ کا نام ہے) ان کو مدد کی ضرورت ہے اس لئے ان کو بھی کچھ مدد دیں۔ کہتے ہیں وہاں گئے۔ ہمارے ریکارڈ میں تو یہ جماعت تھی ہی نہیں۔ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا کہ یہ جماعت یہاں قائم ہے۔ بہرحال جائزہ لینے کے بعد معلم بھجوایا۔ جب ہمارا معلم وہاں پہنچا اور وہاں کے مولوی کو پتا لگا کہ یہ احمدی ہے۔اس نے کہا تم لوگ کافر ہو ہم تمہاری بات نہیں سنیں گے یہاں سے چلے جاؤ۔لیکن بہرحال رمضان کے مہینے میں ایک واقعہ ہوا۔مسلمانوں کی مسجد کا جو امام تھا وہ کچھ دنوں کے لئے وہاں سے کہیں گیا ہوا تھا۔تراویح اور نمازیں پڑھانے کے لئے ان کو کوئی نہیں مل رہا تھا۔ چنانچہ اگلے روز انہوں نے معلم سے کہا

باقی صفحہ نمبر13 پر ملاحظہ فرمائیں